بھگوت گیتا

اور

اسلامی تعلیمات

تالیف
قمرالدین خان
B.E,(Mech)

Second Edition 2016

Printed by
Farid Book Depot (Pvt) Ltd.
2158-59, M.p. Street, Pataudi House, Darya Ganj, New Delhi- 2
Phone- 011-23289786, 23280786, Fax- 011-23279998
Website:. faridexport.com / faridbook.com

NO COPYRIGHT

اس کتاب کی کاپی رائٹ ۔کیو۔ایس۔خان کے پاس ہے۔مگراس بات کی عام اجازت ہے کہ اس کتاب کوفروخت کرنے یا مفت تقسیم کرنے کے مقصد سے کوئی بھی اسے شائع کرسکتا ہے۔اوراس کتاب کا کسی بھی زبان میں ترجمہ بھی کیا جاسکتا۔بشرطیکہ اس کی اصل تحریر میں کوئی تبدیلی نہ کی جائے۔ہم اس کے عوض کسی مالی معاوضہ یارایلٹی کے طالب نہیں ہیں۔بہترین کوالیٹی کی پرنٹنگ کے لئے آپ ہم سے اس کے اصل مسودہ کی ٹائپ شدہ کاپی حاصل کرسکتے ہیں۔کتاب کی شائع شدہ کاپیاں ہمیں اپنے ریکارڈ کے لئے ضرور بھیجیں۔

کتاب کا نام : بھگوت گیتا اور اسلامی تعلیمات

تالیف : قمرالدین خان

پہلی اشاعت : 2015

تعداد : 2000

کمپوزنگ : سلمان شیخ

قیمت : -/40 روپے

ISBN No : 978-93-80778-29-7

Published by
Tanveer Publication
Hydro Electric Machinery Premises
A/13,Ram Rahim Udyog Nagar,
L.B.S Marg, Sonapur, Bhandup (W), Mumbai- 400078
Mob: 9320064026
E-mail: hydelect@vsnl.com / khanqs1961@gmail.com

اس کتاب کے ملنے کا پتہ

روشنی پبلیشر،سی۔۱۲۹۸،سپنا کولونی،راجاجی پورم،لکھنو

فون نمبر:09453834478 (مولانا اخلاق ندوی)

فردوس کتاب گھر،۱۷۹،وزیر بلڈنگ،شالیمار ہوٹل کے پاس،محمد علی روڈ،بھنڈی بازار،ممبئی نمبر۔۴۰۰۰۰۳
فون نمبر: 9892184258 (مولانا انیس قاسمی)

فہرست

حصہ اوّل۔ بھگوت گیتا کی اہم تعلیمات

ا۔ مہابھارت کی حقیقت ۹

۲۔ دعوت وتبلیغ کی اہمیت ۱۲

۳۔ علم دین کی اہمیت ۱۳

۴۔ خدا کے پسندیدہ بندوں کی صفات ۱۴

۵۔ شیطانی اوصاف ونظریات اوران کے نقصانات وانجام ۱۶

۶۔ خدا کون ہے؟ ۱۸

۷۔ خدا کتنا بڑا ہے؟ ۲۱

۸۔ شری کرشن جی اور رام چندر جی کون ہیں؟ ۲۳

۹۔ دیوتا کون ہیں؟ ۲۷

۱۰۔ کیا قیامت ہوگی؟ ۲۹

۱۱۔ آخرت کی حقیقت ۳۰

۱۲۔ برباد کون ہوگا؟ ۳۱

۱۳۔ نیکی کرنے والے بھی جہنم میں کیوں جائیں گے؟ ۳۲

۱۴۔ مکتی کیسے ملے گی؟ ۳۵

۱۵۔ بھگوت گیتا کے مطابق عبادت کیسے کریں؟ ۳۷

حصہ دوم۔ پُنرجنم کی حقیقت

۱۶۔ پُنرجنم کی حقیقت ۴۴

۱۷۔ سورج کے شمال میں ہونے کا کیا مفہوم ہے؟ ۴۶

۱۸۔ مہابھارت میں پُنرجنم کی حقیقت کا بیان ۴۹

۱۹۔ چاندوگیہ اُپنشد میں پُنرجنم کی حقیقت کا بیان ۵۳

۲۰۔ برح دارنک اُپنشد میں پُنرجنم کی حقیقت کا بیان ۵۸

۲۱۔ کیا بھگوت گیتا میں پُنرجنم کی تعلیم ہے؟ ۶۱

۲۲۔ گروڑ پُران میں جہنم کا بیان ۶۴

۲۳۔ ایسے سوال جن کا پُنرجنم میں یقین رکھنے والے جواب نہیں دے سکتے ۶۷

۲۴۔ مہابھارت اور اپنشد میں تحریف کن لوگوں نے کی ۷۰

۲۶۔ خلاصہ ۷۱

پیش لفظ

اگر لغت میں ہم کسی لفظ کے معنی تلاش کریں تو ہر لفظ کے دسیوں معنی ملیں گے۔ اور لکھنے والا اپنی فکر، عقیدے اور مقصد کے لحاظ سے ہر لفظ کے معنی کو منتخب کرتا ہے۔

جن لوگوں کا قرآن اور حدیث کی تعلیم کے مطابق عقیدہ اور نظریہ ہے وہ جب بھگوت گیتا کے شلوک کا ترجمہ کرتے ہیں تو وہ سنسکرت کے الفاظ کا ایسا مفہوم اور معنی لغت سے چنتے ہیں کہ ان ترجموں میں توحید اور آخرت کی واضح تعلیم نظر آتی ہے۔

مگر جن لوگوں کا عقیدہ اور نظریہ مشرکانہ ہے وہ بھگوت گیتا کے شلوک کا ترجمہ کرتے وقت لغت سے سنسکرت کے الفاظ کا ایسا معنی اور مفہوم چنتے ہیں جن سے ان کے مشرکانہ نظریات کو تقویت ملے۔

بھگوت گیتا میں توحید اور آخرت کی واضح تعلیم موجود ہے مگر اسے سمجھنے اور پہچاننے کے لئے انسان میں توحید اور آخرت والا ایمان اور عقیدہ بھی ضروری ہے۔

آج اس دور میں جب حکومت بھگوت گیتا کی تعلیم اسکولوں میں لازمی قرار دینے کا منصوبہ بنا رہی ہے۔ مسلمانوں کے ایک طبقے کا گیتا کے توحید اور آخرت والی تعلیم کی معلومات کو حاصل کرنے اور مسلمانوں میں عام کرنے کی سخت ضرورت ہے تاکہ ہمارے مسلمان بچے شرک کی تعلیم سے متاثر نہ ہو جائیں۔ بلکہ وہ توحید اور آخرت کی تعلیم سے آراستہ ہو کر ان کی کتاب سے ان کو ہی توحید اور آخرت کی تعلیم دینے والے داعی بن جائیں۔ اسی مقصد سے یہ کتاب لکھی گئی ہے۔

● ہم اس کتاب کو بہت مختصر رکھنا چاہتے ہیں تاکہ لوگ اسے آسانی سے چھاپ کر مفت تقسیم کر سکیں۔ اس لئے ہم ہر شلوک کے ایک ایک لفظ کا مطلب نہیں لکھ سکتے۔ مگر ڈاکٹر ساجد صاحب کی بھگوت گیتا کے ترجمے کی اور ایک کتاب ہے جو ۶۰۰ صفحات کی ہے اور اس میں انھوں نے ہر شلوک کے ایک ایک سنسکرت لفظ کا مطلب اور مفہوم کے ساتھ ترجمہ کیا ہے۔ اور ان ترجموں کی سنسکرت کے ماہر اور ہندو علماء نے بھی تعریف کی ہے۔ اس لئے اگر آپ بھگوت گیتا کا گہرائی سے مطالعہ کرنا چاہتے ہیں تو ڈاکٹر ساجد کی تفصیلی ترجمے والی کتاب کا مطالعہ کریں۔

اس کتاب میں مضمون نمبر ۳ سے کتاب کے آخر تک جو بھی مضامین ہیں ان کو ہندو بھائیوں کو مدِ نظر رکھ کر لکھا گیا ہے۔ اس کتاب کو پڑھتے وقت آپ یہ مت سمجھئے کہ مصنف آپ کو بھگوت گیتا سے دین کی تعلیم دے رہا ہے۔ بلکہ اس کتاب کو لکھنے کا مقصد ہے کہ پہلے تو آپ کو بھگوت گیتا میں کیا لکھا ہے اس بات کا کچھ علم ہو جائے۔ اور اس کے بعد توحید اور آخرت

کی جو دعوت ہر مسلمان کو دنیا میں عام کرنا ہے اس دعوت کو قرآن کی روشنی میں دینے کے ساتھ آپ ہندوستان میں بھگوت گیتا کے ذریعے عام کیجیئے۔ تاکہ حق بات ہندو بھائیوں کو اس کتاب کے ذریعے بھی پہنچے جس پر وہ ایمان پر رکھتے ہیں۔ اس طرح آپ پر دھرم پریورتن کا الزام بھی نہیں آئے گا۔ اور دعوت کا کام بھی ہوتا رہے گا۔

● شمس نوید عثمانی صاحب نے اپنی کتاب ''اگر اب بھی نہ جاگے تو'' کے صفحہ نمبر ۱۹۹ پر ایک لمبی حدیث شریف بیان کیا ہے۔ اس مضمون کا آخری حصہ اس طرح ہے۔

راوی کہتے ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''بے شک تمام مخلوقات میں ایمان کے اعتبار سے قوی اور عجیب ترین حقیقتاً ایک قوم ہوگی۔ وہ میرے بعد ہوں گے۔ وہ کچھ صحیفے پائیں گے۔ ان (صحائف) میں کتاب ہے جو کچھ ان (صحائف) میں ہے اس پر وہ ایمان لائیں گے''۔

مندرجہ بالا حدیث میں کتاب سے مراد قرآن ہے۔ یعنی ان کو ان صحائف میں قرآن نظر آئے گا۔ اس مفہوم کو تقویت قرآن کی مندرجہ ذیل آیت سے بھی ملتی ہے۔

''بے شک یہ (قرآن) اوّلین صحیفوں میں ہے۔''

دیکھا آپ نے احادیث بتاتی ہیں کہ یہ قوم براہِ راست قرآن پر ایمان نہیں لائے گی بلکہ پہلے وہ اپنے صحائف کو پائے گی۔ یعنی یہ وہ قوم ہوگی جو اپنے صحائف سے کٹی ہوگی اور گویا انہیں دوبارہ دریافت کرلے گی۔ ان صحائف میں اسے قرآنی تعلیمات نظر آئیں گی اور اس رخ سے وہ اسلام قبول کرے گی اور اس طرح اس قوم کا ایمان عجیب ترین ہوگا اور اتنے مرتبہ والا ہوگا کہ ان کا ثواب صحابہؓ کے ثواب کے مانند ہوگا۔

اب تک آپ جان ہی چکے ہیں کہ دنیا کی مذہبی اقوام میں وہ کون سی واحد قوم ہے جس کے پاس آسمانی صحائف ہیں اور وہ ان سے کٹی ہوئی ہے۔

تو اس طرح اس حدیث کی روشنی سے ہمیں اس بات کا یقین ہے کہ اگر ہندو بھائیوں کو اگر ان کی کتاب کے ذریعے سے توحید اور آخرت کی بات سمجھائی جائے تو بہت اچھے نتیجے ملیں گے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح طریقے سے دعوت کا کام کرنے کی سمجھ اور توفیق عطا فرمائے۔ آمین یا رب العلمین

آپ کا بھائی

قمرالدین خان

9320064026

khanqs1961@gmail.com

مقدمہ

’’بھگوت گیتا اور اسلامی تعلیمات‘‘ یہ کتاب ڈاکٹر ساجد صدیقی کی کتاب بھگوت گیتا (خدا کا بیان) پڑھ کر لکھی گئی ہے۔ ڈاکٹر ساجد صدیقی کی کتاب کا بہت سے غیر مسلم دانشوروں نے تعریف کی ہے۔ ان کے کچھ مقدمے ہم یہاں نقل کر رہے ہیں۔ تاکہ آپ کو بھی ان کے ترجمے کے صحیح ہونے کا یقین ہو جائے۔

(۱) قابل تحسین و حیرت انگیز مثال اور مشعل

ڈاکٹر ریکھا ویاس۔ ایم۔اے (سنسکرت) پی ایچ ڈی، دہلی۔
(چاروں ویدوں کی مترجم اور اٹھارہ کتابوں کے مصنفہ)

میرے شناسا اکثر مجھے کہتے ہیں ’’ہماری طرح آپ بھی جان پہچان والوں کے کام کیا کیجئے، اس سے اچھا رہتا ہے۔‘‘ میں ان سے کہتی ہوں ’’میں جس کا کام کرتی ہوں وہ پہچان والا ہی ہو جاتا ہے۔‘‘ کام کے ذریعے سے ہوئی پہچان بے حد پختہ، روحانی اور ٹھوس ہوتی ہے۔ ڈاکٹر ساجد صاحب سے پہچان بھی ان کے وسیع اور اعلیٰ ترین کام کے ذریعے ہوئی اور پختہ ہو گئی کہ لگتا ہی نہیں کہ یہ میرے ویدوں کے ترجمے کی تعریف میں آئے اُن کے فون کے ردّ عمل کا بہترین نتیجہ ہے اور نئی شناسائی ہے۔

خدا نے اس کائنات کی بنیاد عمل پر رکھی ہے۔

’’عمل‘‘ کائنات کی بنیاد ہے۔ گیتا کی بنیاد یہی عمل ہے۔ ساجد صاحب نے اس عمل کی کتاب گیتا یعنی ’’شری مد بھگود گیتا‘‘ کا ترجمہ کر کے اس میں عملِ صالح پر ثابت قدم رہنے کا ایک اور نیا باب جوڑ دیا ہے۔ اتنے سارے صحائف میں سے اگر انہوں نے اس کتاب کا انتخاب کیا ہے تو یقیناً قلب وشعور پر اس کے فلسفے کی چھاپ ہو گی ہی۔

عالی جناب ڈاکٹر ساجد نے بہت ہی آسان عام بول چال اور دل نشین زبان میں یہ ترجمہ کیا ہے، یہ اس ترجمے کا سب سے جاندار حصہ ہے۔ اردو کی ملمع کاری اسے لاکھوں کروڑوں لوگوں تک پہنچائے گی عالی جناب ساجد صاحب گیتا کے مغز تک پہنچے ہیں، یہ بھی ترجمے کی طاقت ہے۔ صرف لفّاظی ہو تو وہ بات نہیں بنتی۔

یہ ترجمہ محض ترجمہ یا انوادنہیں ہے، کسی کتاب کی زبان کا تبادلہ بھی نہیں ہے بلکہ تہذیبوں کا ملاپ قومی اتحاد کی مثال ہے جو ہماری سب سے بڑی ضرورت ہے۔ آج بھارت دوبارہ عالمی قائد اور طاقت بن جائے اگر آپسی اختلاف اور حریفائی کا جذبہ ختم ہو جائے۔

بدقسمتی سے ہم نے ان عظیم کتابوں کو مذہب کے حوالے سے دیکھنے کی عادت پال رکھی ہے جبکہ یہ اخلاق و کردار کو

سنوارنے والے اُصول وقوانین یعنی'' آچار شاستر''
ہیں۔ انہیں کوئی بھی اپنا سکتا ہے۔ یہ سب کے ہیں
سب کے ان کے ہیں۔ ڈاکٹر ساجد صاحب کے ترجمے
سے سماج کے کافی بھرم ٹوٹیں گے۔ گیتا کے بارے میں
کم جاننے والے اسے'' کتاب جنگ'' سمجھنے کی بھول
کر لیتے ہیں جبکہ یہ فرائض کی جانب ذہن کو مرکوز
کرنے والی کتاب ہے۔ یہ اپنے اور پرائے کے فرق کو
مٹانے والی جسم اور روح کا فرق بتانے والی کتاب
ہے۔ آج کے بھٹکتے بھولتے مادّہ پرستی اور عیش و آرام کی
سمت بھاگتے سماج کے لئے ڈاکٹر ساجد صاحب کا
ترجمہ نا قابل یقین و حیرت انگیز مثال اور مشعل ہے۔

ڈاکٹر ریکھا ویاس
ایم اے (سنسکرت) پی ایچ ڈی، دہلی

(۲) پروفیسر ہیمنت دتّا تریے کھیرنار

ایم اے (سنسکرت) تلک مہاراشٹر یونیورسٹی
ایم ایڈ (سنسکرت) ممبئی یونیورسٹی
بی ایڈ (سنسکرت) انگلش کوی کل گروکالی داس یونیورسٹی رام ٹیک، ناگپور۔
'وید' مضمون کیلئے سنسکرت میں گولڈ میڈل یافتہ

'بھگوت گیتا' انسانی تہذیب کا ایک انمول تحفہ ہے۔
'گیتا' صرف ایک مذہبی کتاب نہیں بلکہ یہ انسانی زندگی
کی رہنمائی کرنے والی مقدس کتاب ہے۔ انسانی
زندگی کے تمام مسائل کا حل اس کتاب میں موجود ہے۔
محترم پانڈورنگ شاستری آٹھولے جو سوادھیائے تنظیم کے
عالمی بانی ہیں، وہ کہتے ہیں کہ

"Geeta is not only Bible of Hinduism
but Geeta is a Bible of Humanity

'' گیتا صرف ہندو اِزم کی بائبل نہیں ہے بلکہ 'گیتا'
انسانیت کی بائبل ہے۔''

زندگی کی جدوجہد میں انسان کس طرح کا برتاؤں کرے
یہ بتلاتے ہوئے انسانی زندگی کے بہتر مقاصد کو گیتا ہی واضح
کرتا ہے۔ پُروتّم یوگ، بھوِت یوگ، استھت پردرشن،
کرم، ممانسا۔ ان موضوعات پر تفصیلی بحث مقدس کتاب
'گیتا' میں ہے۔ گیتا Progressive Idialism یعنی
انسانی زندگی کی اعلیٰ ترین ترقی کی رہنمائی کرتا ہے۔

محترم ڈاکٹر ساجد صدیقی صاحب نے گیتا کا مطالعہ
کر کے مسلمانوں کی مقدس کتاب 'قرآن شریف' کے مذہبی
نظریات کو ایک دوسرے سے مطابقت ظاہر کرنے کی جو
کوشش کی ہے۔ اس کی تعریف الفاظ میں بیان کرنا بہت
مشکل ہے۔ ان کی تحریر کردہ ترجمے کے ذریعے تمام ہندو اور
مسلمان بھائیوں کو ایک دوسرے کے نظریات کو سمجھنے میں
بہت مدد ملے گی۔'' خدا ایک ہی ہے اور ہم سب اسی ایک
خدا کی عیال ہیں۔'' اس جذبے کو واضح کرنے کے لئے
محترم ڈاکٹر ساجد صدیقی صاحب کا تحریر کردہ گیتا کا مواد
سنسکرت کے تناظر میں جانچنے کی جو سعادت مجھے نصیب

ہوئی، اس کیلئے میں اپنے آپ کو خوش نصیب سمجھتا ہوں۔

محترم ڈاکٹر ساجد صدیقی صاحب کی اس تحریر کا مطالعہ کرنے کے بعد ہندو مسلم سماج میں یکجہتی کا ماحول پیدا کرنے میں ضرور مدد ملے گی۔ خدا ان کی اس کوشش کو کامیاب کرے، یہی میری نیک خواہشات ہیں۔

آپ کا خیر خواہ

پروفیسر ہیمنت دتا ترے کھیرنار

(سنسکار سنسکرت کلاسیس، مالیگاؤں کیمپ)

مندرجہ ذیل مسلمان دانشوروں نے بھی ڈاکٹر ساجد صدیقی صاحب کی کتاب'' بھگوت گیتا (خدا کا بیان)'' کا مقدمہ لکھا اور تعریف کی ہے۔

(۳) مولانا محفوظ الرحمن شاهین جمالی (چترویدی)

شیخ الحدیث وصدر المدرسین مدرسہ امداد الاسلام، میرٹھ

چیف ایڈیٹر دیوبند ٹائمز۔ عالمی خطیب، تقابل ادیان کے عالم

یہ کتاب خدائی نغمۂ توحید ہے۔ ڈاکٹر ساجد صدیقی صاحب نے گیتا اور اسلامی تعلیمات میں قربت اور ہم آہنگی پیدا کرنے کی جو کوشش کی ہے اُسے بہ نظرِ تحسین دیکھا جانا چاہئے اور باہمی اخوت و بھائی چارے کے جذبات کو فروغ دینے میں اس سے مدد لینا چاہئے اور ڈاکٹر ساجد صاحب کو قومی ایوارڈ یا سنسکرت ساہتیہ ایوارڈ سے بھی سرفراز کیا جانا چاہئے۔

(٤) محمد فاروق خان صاحب

(جماعت اسلامی ہند، دہلی)

مترجم: قرآن شریف ہندی، اردو۔ تقابل ادیان کے عالم۔ شاعر، تصانیف: (۱) کلام نبوت (۲) آخرت کے سائے (۳) حقیقت نبوت (۴) علم حدیث کا تعارف (۵) مطالعہ حدیث (٦) مجموعہ کلام۔

گیتا کے اس ترجمے کے مستند ہونے پر اطمینان حاصل ہوتا ہے۔ مجھے امید ہے کہ مترجم کی کوشش اور کاوش کی قدر و قیمت کو محسوس کیا جائے گا اور شائقین اس سے پورا فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں گے۔ جو لوگ دین حق کی دعوت کے فروغ و اشاعت کیلئے کوشاں ہیں انہیں اس ترجمے کا مطالعہ لازماً کرنا چاہئے۔

(۵) علاّمہ مولانا حافظ جلال الدین القاسمی

ایم اے میسور یونیورسٹی (جمعیت اہل حدیث)

(عالمی خطیب، سات زبانوں کے ماہر، تقابل ادیان کے عالم)

ہندوستان میں 'گیتا' کے کئی ترجمے موجود ہیں مگر اردو زبان میں 'گیتا' کے جتنے بھی دستیاب ترجمے ہیں۔ ان سب سے زیادہ متوازن، روشن، شُستہ اور خاطر نشین ترجمہ اسے ہی کہا جائے تو بیجا نہ ہوگا۔ یہ کتاب دین حق کی دعوت کا کام کرنے والے دعاۃ کیلئے ایک نعمت اور مذہب نا آشنا ہندوؤں کیلئے انکشاف حقیقت اور فرقہ پرستوں کیلئے تازیانہ عبرت اور درس ہدایت بھی ہے۔

۱۔مہابھارت کی حقیقت

● آسان لفظوں میں ایسا کہا جا سکتا ہے کہ مہابھارت یہ دنیا کی سب سے بڑی نظم کی کتاب ہے۔اس میں ایک لاکھ سے زیادہ مصرعے یا منتر ہیں اور سو سے زیادہ ابواب ہیں۔اس کتاب کے باب نمبر ۲۵ سے باب نمبر ۴۲ کو ایک الگ کتاب کی شکل دی گئی ہے۔اور اسی کتاب کو بھگوت گیتا کہتے ہیں۔

● مہابھارت نظم کے مصنف کا نام ہے شری وید ویاس جی ہے۔یہ ہندو مذہب کے سب سے بڑے دانشور ہیں۔وید ویاس جی ایک نیک، انتہائی ذہین اور عالم و فاضل انسان تھے۔ویدوں کو ترتیب آپ نے ہی دی ہے۔آپ نے ۱۸ پُران لکھے ہیں۔جس میں ایک کا نام بھویشیہ پُران ہے۔اس پُران میں آپ نے نبی کریم ﷺ کی پیشن گوئی کی ہے اور آپؐ کے اُمتی ہونے کی خواہش کا اظہار کیا ہے۔

(محمد ان ولڈ اسکرپچر صفحہ نمبر ۶۹۔۶۸)

(بھویشیہ پُران پرو ۳، کھنڈ ۳، ادھیائے ۳ منتر ۵۔۸)

● مہابھارت نظم کے لئے آپ نے صرف ۲۵ ہزار منتر لکھے تھے۔مگر آپ کے بعد لوگوں نے اضافہ کر کے اسے ایک لاکھ سے زیادہ کر دیا۔آپ کا مہابھارت نظم لکھنے کا مقصد تھا کہ آپ لوگوں کو ایک دلچسپ کہانی کے ذریعے یہ بات اچھی طرح سمجھا دیں کہ جب بھی حق اور باطل کی جنگ ہوگی تو اگر حق کمزور بھی ہوگا تب بھی آخر میں فتح حق کی ہی ہوگی اور باطل کو مٹ جانا ہے۔

مگر بعد والے لوگوں نے مہابھارت کی کہانی میں اس طرح اضافہ کیا کہ اب اس میں اغوا، قتل، دھوکہ بازی، گندی سیاست وغیرہ وغیرہ ہی بھرا پڑا ہے۔

<u>مہابھارت جنگ کی مختصر تفصیل:۔</u>

(۱) ہندو بھائیوں کا عقیدہ ہے کہ مہابھارت کی جنگ آج سے تقریباً ۸ لاکھ ۶۴ ہزار سال پہلے دواپر یگ میں لڑی گئی۔

(۲) یہ جنگ دو چچا زات بھائیوں کے درمیان لڑی گئی۔کورو ۱۰۰ سگے بھائی اور اس وقت کے بادشاہ دھرت راشٹر کے بیٹے تھے۔پانڈو لقب کے پانچ بھائی دھرت راشٹر کے بھائی پانڈو کے بیٹے تھے۔کورو بھائی پانڈو بھائیوں کو اپنی سلطنت میں کوئی حصہ نہیں دینا چاہتے تھے۔اور کورو خود بھی غلط راستے پر تھے اس لئے یہ جنگ لڑی گئی۔

(۳) اس جنگ میں کوروؤں کی طرف سے گیارہ اکشوہنیوں کی اور پانڈوؤں کی طرف سے سات اکشوہنیوں کی فوج تھی۔ایک اکشوہنی میں ۲۱۸۷۰ رتھ ۲۱۸۷۰ ہاتھی، ۶۵۶۱۰ گھوڑے، ۱۰۹۳۵۰ پیدل فوج ہوتی ہے۔یعنی اس جنگ میں تقریباً ۴۰ لاکھ لوگوں نے

حصہ لیا۔
(۴) دھرت راشٹر اندھا تھا۔ سنجئے دھرت راشٹر کا وزیر اور رتھ چلانے والا تھا۔ جنگ کا حال بتانے کے لئے مہابھارت کے مصنف نے سنجئے کو روحانی آنکھوں والے کا کردار دیا تھا، تاکہ وہ جنگ کے میدان سے دور، اندھے دھرت راشٹر کو جنگ کا آنکھوں دیکھا حال بتا سکے۔
(۵) شری کرشن جی نے اس جنگ میں اپنے ہاتھ میں کبھی ہتھیار نہیں اٹھایا۔ مگر وہ ارجن کے رتھ چلانے والے اور استاد تھے۔
(۶) جنگ کے پہلے دن جب دونوں طرف کی فوجیں آمنے سامنے کھڑی تھیں ارجن نے کوروں کی طرف سے لڑنے والوں میں اپنے عزیز و اقارب، اور رشتہ داروں کو دیکھا تو ان کو اپنے ہاتھوں سے قتل کرنے کے خیال سے ہی کانپ گئے اور ہتھیار جنگ سے پہلے ہی رکھ دیے۔
ارجن کی اس حالت کو دیکھ کر شری کرشن جی ارجن کو بہت دیر تک سمجھاتے رہے کہ حق کیا ہے۔ گمراہی کیا ہے۔ خدا کون ہے۔ آخرت کیا ہے، آخرت کی کامیابی کے راستے کیا ہیں۔ جہاد کیا ہے۔ اور جہاد کرنا کیوں ضروری ہے وغیرہ وغیرہ۔ شری کرشن جی کی یہ نصیحتیں مہابھارت نظم میں باب ۲۵ سے ۴۲ تک لکھی ہوئی ہیں۔ انھیں نصیحتوں کو الگ سے کتابی شکل میں لکھا گیا اور بھگوت گیتا نام دیا گیا۔
شری کرشن جی کی نصیحتوں کو سن کر آخر ارجن پھر جنگ کے لئے راضی ہو گئے تھے۔
(۷) اٹھارہ دن کی جنگ کے بعد جس میں ایک ارب اور چھیاسٹھ کروڑ لوگ مارے گئے۔ یہ جنگ پانڈوؤں کی فتح پر ختم ہوئی۔
● ہندو بھائی مہابھارت میں کہے گئے واقعات کو حقیقت مانتے ہیں۔ مگر کئی وجوہات کی بنا پر اسے ایک کہانی ہی کہا جائے گا۔
(۱) پہلی وجہ یہ ہے کہ اس زمین پر انسان کا وجود صرف ۱۲ ہزار سال پرانا ہے۔ جب کہ مہابھارت کے لئے کہا جاتا ہے کہ یہ ۸ لاکھ ۶۴ ہزار سال پہلے لڑی گئی تھی۔
(۲) دوسری وجہ یہ ہے کہ شری کرشن جی کی وفات ۳۱۰۲ سال قبل مسیح میں ہوا تھا۔ اور مہا بھارت کہانی میں مرکزی کردار شری کرشن جی نے ہی ادا کیا ہے۔ تو جو صرف پانچ ہزار سال پرانے زمانے میں تھا تو وہ ۸ لاکھ سال پہلے کیسے پہنچ گیا۔
(۳) تیسری وجہ اس کہانی میں لوگوں کی تعداد ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ اس جنگ میں ایک ارب ۶۶ کروڑ لوگ مارے گئے۔ جب کہ پانچ ہزار سال پہلے پوری دنیا کی آبادی اتنی نہیں تھی۔ تو اس طرح مہا بھارت کی کہانی حقیقت سے دور ہے۔
مگر جو بھی ہو اسی دلچسپ مہابھارت کی وجہ سے لوگ بھگوت گیتا کو آج بھی جانتے ہیں۔ ورنہ ہندو مذہب میں درجنوں پُران ہیں اور ایک لاکھ میں ایک بھی ہندو بھائی ان کے نام تک نہیں بتا سکتا ہے۔ اگر بھگوت گیتا بھی صرف ایک نصیحت کی کتاب ہوتی تو آج یہ بھی

گم نام ہوتی۔ مگر مہابھارت جیسی دلچسپ کہانی کی وجہ سے اسے ہر ہندو بھائی جانتے ہیں۔

● اگر بھگوت گیتا کو قرآن اور حدیث کی روشنی میں پڑھا جائے تو اس میں جگہ جگہ شرک کی نفی اور اسلام کی تعلیمات نظر آتی ہیں۔ آپ سب کی آسانی کے لئے میں الگ الگ موضوع پر بیان کئے گئے منتروں کو ایک ساتھ جمع کر کے الگ الگ عنوان سے آپ کے سامنے پیش کر رہا ہوں تا کہ پوری بھگوت گیتا کو پڑھ کر آپ کو جو معلومات حاصل ہونی ہیں اس کا نچوڑ اس کتاب کو پڑھ کر بھی حاصل ہو جائے۔

شری کرشن جی کی زندگی

● ہندو بھائیوں کے عقیدے کے مطابق شری کرشن جی ۲۸ جولائی ۳۲۳۸ قبل مسیح میں متھرا میں واسودیو کے یہاں پیدا ہوئے۔ آپ کی والدہ کا نام دیوکی تھا۔ آپ ان کے آٹھویں بیٹے تھے۔ آپ وارنسی نسل اور یادو خاندان سے تھے۔ آپ کے ماما کنس کو کسی نجومی نے کہا تھا کہ تمہارا بھانجا تمہاری سلطنت کو ختم کر دے گا۔ کنس بہت ظالم تھا۔ اس نے دیوکی اور واسودیو کو جیل میں قید کر دیا اور ان کے جتنے بیٹے ہوتے ان کو قتل کر دیتا۔ اس طرح اس نے ان کے سات بیٹوں کو قتل کیا۔ جب شری کرشن جی پیدا ہوئے تو معجزاتی طور سے جیل کے دروازے کھل گئے اور آپ کے والد آپ کو راتوں رات ورنداون اپنے رشتے دار کے یہاں چھوڑ آئے۔ آپ کی وہیں پرورش ہوئی اور بڑے ہو کر آپ نے کنس کو ختم کیا۔ آپ آخری عمر تک متھرا کے راجا رہے۔

غلطی سے ایک شِکاری جس کا نام جرا تھا اُس کا تیر آپ کے پاؤں کے تلوے میں لگ گیا تھا اس زخم کی وجہ سے ۱۷ یا ۱۸ فروری ۳۱۰۲ قبل مسیح آپ کا انتقال ہو گیا۔

● ہندو مذہبی کتاب میں جنسی بے راہ روی کی اجازت نہیں ہے۔ مثال کے طور پر مندرجہ شلوک میں لکھا ہے۔

● جو لوگ اپنے رہنما کی بیوی کو غلط طریقے سے حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ جو دوسروں کی بیویوں کو اغوا کرتے ہیں۔ جن کے خیالات کنواری لڑکیوں کے لئے گناہ آلود ہیں۔ اور جو پاک دامن عورتوں پر بہتان لگاتے ہیں وہ جہنم میں جائیں گے۔ (گروڈ پران، ادھیائے ۳، منتر نمبر ۲۲)

● چونکہ برہم (خدا) نے تمہیں عورت بنایا ہے اس لیے اپنی نظریں نیچی رکھو اوپر نہیں۔ اپنے پیروں کو سمیٹے ہوئے رکھو۔ اور ایسا لباس پہنو کہ کوئی تمہارا جسم دیکھ نہ سکے۔ (رگ وید، ۸۔۳۳۔۱۹)

● تو شری کرشن جی جو خود دوسروں کو ان تعلیمات کی نصیحت کرتے تھے وہ کس طرح خود ان گناہوں کو کر سکتے ہیں۔ مگر پھر بھی ہندو مذہب کے علماء اپنی جنسی بے راہ روی کو جائز اور مذہبی قرار دینے کے لئے شری کرشن جی کو ایک عاشق مزاج نوجوان کے طور پر لوگوں کے سامنے پیش کرتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

۲۔دعوت وتبلیغ کی اہمیت

بھگوت گیتا میں دعوت وتبلیغ کی اہمیت کا بیان مندرجہ ذیل شلوکوں میں ہے۔

شری کرشن جی نے کہا خدا کہہ رہا ہے کہ

● حقیقت یہ ہے کہ میری عبادت کرتے ہوئے، جو (داعی) میرے بندوں کو اس سب سے اعلیٰ وروحانی علم غیب سے خبردار کرتا ہے یا انھیں سمجھتا ہے، بلاشبہ (وہ) میرے سب سے اعلیٰ اور روحانی (جنّت کے) مقام کو حاصل کرتا ہے۔(۱۸:۶۸)

(یعنی دین کے داعی جنّتی ہیں۔)

نوٹ:۔ شلوک کے آخر میں ۱۸:۶۸ لکھنے کا مفہوم ہے کہ یہ باب (ادھیائے) ۱۸ کا شلوک نمبر ۶۸ ہے۔یعنی جہاں بھی اس طرح بھگوت گیتا کا حوالہ دیا جائے گا اس حوالے میں بائیں طرف ادھیائے کا نمبر دائیں طرف شلوک نمبر ہوگا۔

● اِس دنیا کے انسانوں میں، اس (داعی) کے مقابلے کوئی اور نہیں ہے، (جس سے) میں اس قدر محبت کرتا ہوں اور (مستقبل میں بھی) اس کے مقابلے دوسرا کوئی مجھے اس سے زیادہ پیارا نہیں ہوگا۔(۱۸:۶۹)

(یعنی دین کے داعی خدا کے محبوب بندے ہیں)

● جو شخص اس (خدا کے احکامات وقوانین پر مبنی) دینی تعلیمات پر غور وخوض کرے گا اور (درجہ بہ درجہ اس کے) ٹکڑے ٹکڑے کو بتدریج سمجھے گا، وہ علم کے ذریعے خدا کی خوشنودی حاصل کرے گا (اور) میں اس کی تمام امیدوں کو پوری کروں گا، اس طرح کا یہ میرا فیصلہ ہے۔(۱۸:۷۰)

(یعنی دین سیکھنے اور سکھانے والوں کی خدا ساری مرادیں پوری کرے گا)

● بے شک، جو انسان (ایک خدا پر) ایمان رکھتے ہوئے اور حسد نہ رکھتے ہوئے، (اس علم کو) سنے گا، وہ (دنیا میں خوف وغم سے) آزاد رہے گا (اور مرنے کے بعد جنّت میں) نیک اعمال کرنے والے لوگوں کے پاک اور اچھے مقام کو بھی پائے گا۔ (۱۸:۷۱)

(یعنی عمل کی نیت سے دین کا علم سیکھنے والا بھی جنّتی ہے)

● اے بھرت (ارجن)! میرے ولی! حقیقت یہ ہے کہ مخلوقات کی فلاح کیلئے اعمالِ صالحہ کو (مکمل طور پر) کرنے والا کوئی (بھی مومن جہنم کے) مقام میں نہیں جاتا۔ بلاشبہ اس (مومن اور مکمل طور پر عملِ صالح کرنے والے شخص) کی نہ اس دنیا میں بربادی ہے اور نہ ہی اس (آخرت) مقام میں ہے۔(۶:۴۰)

(یعنی خدمتِ خلق کرنے والا داعی نہ برباد ہوگا اور نہ جہنم میں جلے گا)

☆☆☆☆☆

۳۔علمِ دین کی اہمیت

بھگوت گیتا میں علمِ دین کی اہمیت کا بیان مندرجہ ذیل شلوکوں میں ہے۔

شری کرشن جی نے کہا: خدا کہہ رہا ہے کہ

● اس طرح اے پارتھ (ارجن)! (ویدوں میں بیان کئے گئے) خدا کی قدرت (سے بنائے گئے قوانین) کے پہیہ کے ساتھ جو آگے نہیں بڑھتا، اس کی یہ زندگی گناہوں سے بھر جاتی ہے، کیوں کہ وہ خواہشات کی پیروی اور عیش و آرام میں ڈوبے رہنے کیلئے زندگی گزارتا ہے۔(۳:۱۶)

(یعنی جو خدا کے حکم کی پروا نہیں کرتا وہ گمراہ ہوجاتا ہے۔)

● یہ (گناہوں کو تحریک دینے والی چیز) خواہش پرستی کا شرک ہے۔ یہ (خواہش پرستی) (آگے بڑھ کر) غصہ (اور ظلم) میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ یہ بدی (فجور) کی صفت سے پیدا ہوتی ہے۔ اس دنیا میں اس خواہش پرستی جیسے شرک کو سب سے بڑا دشمن سمجھو (یہی نہیں بلکہ) یہ سب سے بڑا گناہ اور سب سے بڑی بربادی و نقصان بھی ہے۔(۳:۳۷)

(یعنی جو من مانی زندگی گزارتا ہے برباد ہوجاتا ہے۔)

● **امن و سلامتی والے دین کا یہ علم تمام علموں کا بادشاہ ہے۔** علم غیب یا رازوں کا بادشاہ ہے اور نہایت پاک علم ہے۔ یہ سب سے عظیم اور لا فانی خالق (کی طرف سے) سیدھا اور بالکل واضح نازل کیا گیا ہے۔**(۹:۲)**

● اے پرن تپ (ارجن)! اس (امن و سلامتی والے) دین پر ایمان نہ لانے والے انسان، (بار بار) موت والی دنیا یعنی جہنم کے راستے میں ہی (پیدائش اور موت کی) گردش میں پھنسے رہتے ہیں، (اسی وجہ سے وہ) مجھے کبھی حاصل نہیں کر پاتے۔**(۹:۳)**

● خلاصہ:

جو خدا کے حکم کے مطابق زندگی نہیں گزارتا وہ اپنی من مانی طریقے سے زندگی گزارتا ہے۔ اور من مانی طریقے سے زندگی گزارنے والے کی بربادی یقینی ہے۔

دین کا علم اس کائنات کے عظیم مالک کا اتارا ہوا ہے۔ جو بھی اس پر یقین نہیں رکھتا وہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔ وہ کبھی خدا کی رضا کو حاصل نہیں کر سکتا۔

☆☆☆☆☆

۴۔خدا کے پسندیدہ بندوں کی صفات

بھگوت گیتا میں خدا کے پسندیدہ بندوں کے اوصاف مندرجہ ذیل شلوکوں میں ہے۔

شلوک کے شروع میں ''شری کرشن جی نے کہا خدا کہہ رہا ہے کہ'' ایسا اس لئے لکھا گیا ہے کیوں کہ اس کا پس منظر اس طرح ہے کہ ارجن جنگ سے پہلے اپنے ہتھیار زمین پر رکھ کر ہمت ہار جاتے ہیں تو شری کرشن جی انھیں جہاد اور دین کی کی بہت سی باتیں سمجھاتے ہیں۔ اس گفتگو میں ارجن کچھ ایسی باتیں بھی پوچھتے ہیں جو شری کرشن جی کے علم میں نہیں ہوتا ہے تو انھیں الہام ہوتا ہے۔ اور پھر وہ اس بات کو ارجن کو بتاتے ہیں۔ چونکہ شلوک میں موجود تعلیم الہامی ہے اس لئے شری کرشن جی کہتے ہیں کہ ''خدا کہہ رہا ہے کہ''۔

ہندو علماء چونکہ شری کرشن جی کو ہی (نعوذ باللہ) خدا مانتے ہیں اس لئے وہ اس جملے کو اپنی تشریحوں میں نہیں لکھتے ہیں۔ یہ جملے صرف ڈاکٹر ساجد صاحب نے لکھا ہے۔ اور کئی سنسکرت کے ہندو علماؤں نے اس کو صحیح کہا ہے۔

- شری کرشن جی نے کہا، خدا کہہ رہا ہے کہ

بے شک ۱۔نفرت اور حسد کے بغیر جینے والا،

۲۔تمام مخلوقات سے دوستی و محبت رکھنے والا،

۳۔رحم کرنے والا

۴۔بے غرض رہنے والا

۵۔غرور اور گھمنڈ سے دور رہنے والا

۶۔راحت اور مصائب پر صبر کرنے والا

۷۔معاف کرنے والا۔ **(۱۲:۱۳)**

- ۸۔مطمئن اور قانع رہنے والا

۹۔ہمیشہ عبادت میں لگا رہنے والا،

۱۰۔نفس کو قابو میں رکھنے والا،

۱۱۔وعدے وعہد پر مضبوطی سے جما رہنے والا شخص،

۱۲۔جو اپنے نفس اور عقل کو میرے حوالے کر دیتا ہے

۱۳۔اور جو میرا غلام یعنی عابد بھی ہے، وہ مجھے بہت زیادہ پسند ہے۔ **(۱۲:۱۴)**

- ۱۔جس سے لوگوں کو تکلیف نہیں ہوتی اور

۲۔جو لوگوں کے ذریعے (کسی کو) تکلیف پہنچاتا بھی نہیں ہے اور جو خوشی غم، خوف اور فکر سے آزاد ہوتا ہے، وہ مجھے بہت ہی پیارا ہے۔ **(۱۲:۱۵)**

- جو کسی (مخلوق یا دیوتا) سے توقع وامید نہ رکھنے والا ہے۔

۲۔پاک جسم، دل اور دماغ والا ہے۔

۳۔ایماندار ہے۔

۴۔غیر جانبدار غیر متعصب ہے،

۵۔خوف وغم سے آزاد ہے،
۶۔ جو تمام (دنیا پرستی کے) کاروبار کو چھوڑ چکا ہے، وہ میرا حقیقی عابد ہے،(اور وہ) مجھے بہت عزیز ہے۔**(۱۲:۱۶)**

● ۱۔ جو نہ (کسی چیز کے ملنے پر) بہت زیادہ خوشی فخر محسوس کرتا ہے، نہ ہی (کسی چیز کے جانے کا) غم کرتا ہے(اور) نہ پچھتاوا کرتا ہے،
۲۔نہ کوئی خواہش رکھتا ہے،
۳۔ منحوس اور غیر منحوس (جیسے برے عقائد،) چھوڑ دینے والا ہے،(اور) جو (مجھے ایک خدا کی) عبادت یا غلامی میں عزّت محسوس کرنے والا ہے وہ مجھے بہت عزیز ہے۔**(۱۲:۱۷)**

۱۔ (جو) دوست اور دشمن سے یکساں ومنصفانہ برتاؤ کرنے والا ہے اور
۲۔عزّت، ذلّت، سردی، گرمی، راحت اور مصیبت میں صبر کرنے والا ہے،
۳۔(خدا کے) شریکوں کو چھوڑنے والا، **(۱۲:۱۸)**

● ۴۔(جس کے لیے) ملامت اور تعریف (دونوں) برابر ہیں،
۵۔خاموش طبع ہے،
۶۔جس کسی بھی حالت میں ہو، قانع اور مطمئن ہے،
۷۔بے گھر (ہو کر بھی) عقل کو (ایک خدا کے ایمان پر) مضبوطی سے قائم رکھ کر، اس کی عبادت میں لگ کر عزّت محسوس کرتا ہے، ایسا انسان مجھے بہت عزیز ہے۔ **(۱۲:۱۹)**

۱۔ جو (مومن بندہ) اس (دنیا اور مخلوقات) کے بارے میں،
۲۔دین کے بارے میں،
۳۔ وہ مقام جہاں موت نہیں ہے(اس جنّت) کے بارے میں، اور (خدا نے) جس طرح کہا ہے، (اس طرح) مکمل طور پر ایمان رکھتا ہوا، اور سب سے اعلیٰ روحانی خدا کی عبادت میں لگا ہوا ہے، وہ مجھے سب سے زیادہ عزیز ہے۔**(۱۲:۲۰)**

● اے پانڈو (ارجن)! جو مجھے روحانی اور سب سے اعلیٰ مانتے ہوئے میرا عابد بن کر تمام اعمال (صرف) میرے لیے ہی کرتا ہے (اور) تمام مخلوقات انسانوں اور دیوتاؤں وغیرہ کو میری شراکت سے خارج کر دیتا ہے اور کسی سے دشمنی نہیں رکھتا وہ مجھے پالیتا ہے۔ **(۱۱:۵۵)**

● اے بھرت (ارجن)! میرے ولی! حقیقت یہ ہے کہ مخلوقات کی فلاح کیلئے اعمالِ صالحہ کو (مکمل طور پر) کرنے والا کوئی (بھی مومن جہنم کے) مقام میں نہیں جاتا۔ بلا شبہ اس (مومن اور مکمل طور پر عملِ صالح کرنے والے شخص) کی نہ اس دنیا میں بربادی ہے اور نہ ہی اس (آخرت) مقام میں ہے۔**(۶:۴۰)**

☆☆☆☆☆

۵۔شیطانی اوصاف ونظریات اوران کے نقصانات وانجام

شری کرشن جی نے کہا، خدا کہہ رہا ہے کہ

● شیطانی خصلت یا اوصاف کے لوگ یہ نہیں جانتے کہ ترقی (جنّت) کیا ہے؟ اور تنزّلی (جہنّم) کیا ہے؟ اور (جسم ونفس کی) پاکی کو بھی نہیں جانتے اور (ان میں) اچھا اخلاق وکردار نہیں ہوتا اور ان میں سچّائی بھی نہیں ہوتی۔(۱۶:۷)

● وہ کہتے ہیں کہ اس دنیا (کا نظام) حکمت کے بغیر، مقصد کے بغیر اور غلط بنیادوں پر قائم ہے۔

۲۔(اس دنیا کا) خدا نہیں ہے،

۳۔(تمام کائنات) بلاوجہ تخلیق ہوگئی ہے۔

۴۔خواہش پرستی یا جنسی خواہش کو پوری کرنے کے سوا (اس دنیا کی زندگی کا) اور کیا دوسرا مقصد ہے؟ (۱۶:۸)

● اس طرح کا تباہی اور بربادی والا نظریہ قائم کرکے یہ کم عقل والے اپنے آپ کو خالق سمجھ کر، غیر ضروری اور تکلیف دہ کاموں میں لگ جاتے ہیں، (جو اس) دنیا کو تباہ وبرباد کرنے والے ہوتے ہیں۔(۱۶:۹)

● (خدا کا سہارا اور اس کے قوانین و احکامات کی پیروی کو چھوڑ کر) کبھی پوری نہ ہونے والی بری خواہشات کی پیروی کرتے ہوئے ان ہی کے سہارے،

۲۔دجل وفریب،

۳۔لالچ وناشکری،

۴۔جھوٹی عزت وشہرت کے سرور میں ڈوبے ہوئے، خدائی حکمت، منصوبے اور مقاصد کی خلاف ورزی کو بنیاد بنا کر، ناپاک اور گندے عزائم کو اپناتے ہوئے، من کو لبھانے والی ماڈّی چیزوں کو (حاصل کرکے) دنیا کی ترقی میں لگے رہتے ہیں۔(۱۶:۱۰)

● (خدا کا سہارا چھوڑ کر،) خواہشات کا سہارا لے کر، ماڈّی چیزوں سے لطف اندوز ہونے کو زندگی کا مقصد بنانے والا انسان ''(ابھی تو میرے پاس) اتنا ہی ہے۔'' اس طرح کا عہد کئے رہتا ہے اور پھر (زندگی کے) خاتمے یعنی مرنے تک لامحدود خوف، غم اور فکر میں گھرا رہتا ہے۔(۱۶:۱۱)

● (شیطانی اوصاف رکھنے والے) سیکڑوں قسم کی جھوٹی توقعات اور امیدوں کے چکّر میں پھنس کر، خواہش پرستی (جیسا شرک) اختیار کرتے ہیں (اور پھر خواہشات کی پیروی کرکے) غلط طریقے سے جنسی خواہشات کو پورا کرنے میں اور ہمیشہ ماڈّی فوائد (اور) عیش وآرام دینے والی چیزوں کی دریافت میں لگے رہتے ہیں (اور جب خواہشات پوری نہیں ہوتیں تو) غصے یا تناؤ کے جال میں پھنس کر، بے انصافی کے ذریعے غلط طریقوں سے دنیاوی فائدے اور دولت کو سمیٹنے

میں لگ جاتے ہیں۔ (۱۶:۱۲)

● (شیطانی اوصاف کے حامل انسان کا نظریہ یہ ہوتا ہے کہ)

ا۔آج یہ جو کچھ بھی مجھے حاصل ہے، (وہ) میرے (بل بوتے پر ہے۔)

۲۔(میرے) اس دریافت کرنے والے ذہن نے ان سب چیزوں کو حاصل کیا ہے۔

۳۔یہ میری دولت مستقبل میں دوبارہ اور بھی (زیادہ ہو جائے گی۔) (۱۶:۱۳)

● یہ بات ثابت ہوگئی کہ مَیں ا۔سب سے زیادہ مادّی چیزوں سے لطف اندوز ہو رہا ہوں۔

۲۔میں طاقتور اور مسرور ہوں۔

۳۔بلا شبہ میں خدا یا حاکم ہوں، (اس لیے) وہ (میرا) دشمن، میری (طاقت سے ہی) مارا گیا ہے۔

۴۔اور دوسروں کو بھی (میں ہی) ماروں گا۔(۱۶:۱۴)

● جہالت سے گمراہ ہو کر (وہ) اس طرح (سوچتا ہے کہ) ا۔ (مَیں) دولت مند رشتہ داروں (اور اقارب) سے (گھِرا ہوا) ہوں۔

۲۔میرے ذریعے ہی (بڑے بڑے) خدا کی خوشنودی کے کام انجام دیئے جاتے ہیں۔

۳۔(میں بڑے پیمانے پر) صدقہ وخیرات دینے والا ہوں۔

۴۔میں مسرور مست اور شادماں رہنے والا ہوں۔(اب بتاؤ کہ) میرے برابر دوسرا کون ہے؟(۱۶:۱۵)

● (ایسے گمراہ لوگ) خواہش پرستی (کی وجہ سے ساری زندگی) مادّی چیزوں سے لطف اُٹھانے میں لگے رہتے ہیں (اور) ناشکری ولالچ کے جال میں پھنس کر، بے شمار الجھنوں اور پریشانیوں کے نتیجے میں گمراہ ہوجاتے ہیں (اور پھر آخر کار مرنے کے بعد) گندگی وآلودگی سے بھری ہوئی جہنّم میں گِر جاتے ہیں۔(۱۶:۱۶)

● ایسے (گمراہ لوگ) خدائی احکامات وقوانین کی خلاف ورزی کا ساتھ دے کر، لوگوں کو دھوکہ دینے کیلئے اعمالِ صالحہ کرتے ہیں۔(یہ اعمالِ صالحہ) ان کے اپنے خیال سے قائم کردہ باتیں یعنی بدعات ہوتی ہیں، (جو کہ) عبادت کے نام پر (ان کی اپنی) برتری، عزّت وشہرت، دولت، فخر اور خوشی (میں اضافے) سے جڑی ہوئی ہوتی ہیں۔(۱۶:۱۷)

● ا۔گھمنڈ،

۲۔طاقت اور ضد،

۳۔جلد بازی،

۴۔خواہش پرستی اور

۵۔غصّہ، (نفرت وظلم) کے بل پر (یہ لوگ) مجھ روح اور جسم سے پرّے (خدا) سے حسد رکھتے ہیں، (اسی لئے مجھ پر) تنقید کرتے رہتے ہیں۔(۱۶:۱۸)

۶۔خدا کون ہے؟

● **خدا ایک ہے:۔**

شری کرشن جی نے کہا خدا کہہ رہا ہے کہ

ان (چاروں) میں جو عالم صبر کے ساتھ ایک خدا کی عبادت میں لگا رہتا ہے وہ سب سے افضل ہے کیوں کہ اس عالم کو میں سب سے زیادہ پیارا ہوں اور وہ (بھی) مجھے (سب سے زیادہ) پیارا ہے۔ (۷:۱۷)

● **خدا کی کوئی شکل نہیں اور وہ ہی سب کو پالتا ہے۔**

شری کرشن جی نے کہا خدا کہہ رہا ہے کہ

میری نہ دکھائی دینے والی مورتی، (جسم یا شکل) کے ذریعے، اس ساری دنیا کا پھیلاؤ ہے۔ تمام مخلوقات مجھ سے قائم ہیں اور مَیں ان سے قائم نہیں ہوں۔ (۹:۴)

● **خدا کسی کی روح میں نہیں اور مرنے کے بعد کوئی روح خدا میں نہیں سمائے گی اور خدا ہی سب کا خالق ہے۔**

شری کرشن جی نے کہا خدا کہہ رہا ہے کہ

''اور (میں) مخلوقات میں موجود نہیں ہوں اور مخلوقات مجھ میں بھی موجود نہیں ہیں۔ (ثبوت کے طور پر) میری قدرت سے جُڑی ہوئی (مخلوقات) کو دیکھو (تو معلوم ہوگا کہ) میں از خود تمام مخلوقات کا (اکیلا) خالق اور تمام مخلوقات کو پالنے والا ہوں۔'' (۹:۵)

● جس طرح آسمان میں (نہ دکھائی دینے والی) زبردست ہوا، ہر جگہ اور ہمیشہ قائم رہتی ہے، اُسی طرح تمام مخلوقات کو مجھ سے قائم سمجھو۔ (۹:۶)

● **خدا نے سب کو پہلی بار پیدا کیا۔ وہ قیامت کے دن سب کو مارے گا۔ پھر اس کے بعد دوبارہ زندہ کرے گا۔**

شری کرشن جی نے کہا خدا کہہ رہا ہے کہ

● اے کنتی کے بیٹے ارجن! میں نے کائنات کی شروعات میں، ان تمام (انسانوں) کو تخلیق کیا ہے اور کائنات کے خاتمے یعنی قیامت کے وقت میری مرضی سے، خدائی قدرت کے ذریعے، تمام انسان دوبارہ (اُٹھائے) جائیں گے۔ (۹:۷)

● اے کنتی کے بیٹے! میری تخلیقی قدرت کے حکم سے ہی جاندار اور بے جان چیزیں پیدا ہو رہی ہیں۔ اسی وجہ سے اس دنیا یا ارض کو تبدیل کرنا بھی (میری قدرت کے قبضے میں ہے۔) (۹:۱۰)

● مجھ کو تمام مخلوقات کا عظیم حاکم اور سب سے اعلیٰ خالق نہ مان کر، بیوقوف لوگ مجھے انسان کی طرح جسم رکھنے والی مخلوق مان کر (میری) پناہ میں آتے ہیں یا میری عبادت کرتے ہیں۔ (۹:۱۱)

● (خدا کو انسان، مخلوق، جسم والا یا مورتی سمجھنا) بلا شبہ،

ایک شیطانی سوچ یا نظریہ ہے اور اسی گمراہ کن الجھن سے لوگوں نے شیطانی فطرت، قدرت اور طاقت کی پناہ لے لی ہے، (اسی لیے ان لوگوں کا) ۔علم ضائع ہو گیا،

۲۔ان کے تمام اعمال ضائع ہو گئے (اور ان کی)
۳۔تمام امیدیں اور توقعات ضائع ہو گئیں۔(۹:۱۲)

(یعنی خدا کو جسم والا ماننا بربادی کا راستہ ہے۔)

جو خدا کو لافانی اور خالق، مالک مانے گا وہ کامیاب ہوگا۔

شری کرشن جی نے کہا خدا کہہ رہا ہے کہ

● لیکن اے پارتھ (ارجن)! عظیم انسان، کسی اور (مخلوق یا دیوتا) کو من میں لائے بغیر، میری روحانی (غیر مادّی) قدرت اور فطرت پر ایمان لاتے ہوئے جو میری پناہ لیتے ہیں۔(وہ مجھے) تمام مخلوقات کی شروعات کرنے والا اور لافانی بھی مانتے ہیں۔(۹:۱۳)

● میری عبادت میں صبر کے ساتھ لگے ہوئے، (یہ عظیم انسان) ا۔ ہمیشہ (میری) بڑائی بیان کرتے ہوئے،
۲۔(میری راہ میں عملاً) جد و جہد، کوشش اور جہاد کرتے ہوئے اور
۳۔اپنے عہد پر مضبوطی سے قائم رہتے ہوئے اور
۴۔(مجھے ہی) سجدہ کرتے ہوئے، میری عبادت کرتے ہیں۔(۹:۱۴)

● علم کے مطابق عبادت کرنے والے، بلا شبہ مجھ کو (ایک مان کر) یکسوئی سے عبادت کرتے ہیں اور دوسرے، (علم کے مطابق عمل نہ کرنے والے) لوگ، دنیا کی بہت ساری الگ الگ شکل رکھنے والی (مخلوقات، چیزوں یا مورتیوں کی) کی عبادت کرتے ہیں۔(۹:۱۵)

● بلا شبہ میں سب سے اوّل ذات ہوں، اسی لیے تمام دیوتاؤں (فرشتوں) کے اور عظیم رسولوں کے متعلق سب کچھ جانتا ہوں اور میری شروعات کو یا میرے ظاہر ہونے کو نہ ہی دیوتا یعنی فرشتے جانتے ہیں اور نہ ہی بڑے بڑے رسول (جانتے ہیں۔) (۹:۲)

● جو مجھ کو نہ پیدا ہونے والا، شروعات کے بغیر (ازلی) اور تمام جہانوں کا عظیم حاکم اور مالک مانتا ہے، وہ بیوقوف اور گمراہ نہیں (اور وہ) مرنے کے بعد تمام گناہوں سے آزاد بھی ہو جائے گا۔(۹:۳)

ارجن نے خدا کی تعریف ان الفاظ میں کی۔

● رشی کیش (کرشن) کی جگہ پر (اپنی تجلی دکھانے والے) اے خدا! ا۔آپ کی شان و شوکت سے ساری دنیا خوش ہو رہی ہے (اور) محبت سے سرشار ہے اور
۲۔شیاطین خوف کے مارے مختلف سمتوں میں بھاگ رہے ہیں۔اور
۳۔تمام (عبادت میں) کامل ہستیوں کے گروہ سجدہ کر رہے

ہیں۔ **(۱۱:۳۶)**

● اے توقع سے بھی عظیم ۲۔اے! لامحدود (قدرت والے خدا!) ۳۔ (آپ خلق کا نظام سنبھالنے والے فرشتے) برہما سے بھی پہلے کے خالق ہیں۔ اے فرشتوں یعنی دیوتاؤں کے خدا! (آپ) کائنات کوسہارا دینے والے یا ٹھکانہ دینے والے ہیں، کیونکہ آپ قائم نہ رہنے والی دنیا اور اُس قائم رہنے والی آخرت سے بھی پرے جو کچھ ہے ان کے بھی لافانی (خالق ہو، تو پھر) کیوں آپ کو عظیم انسان یعنی شری کرشن بھی سجدہ نہ کرے؟ **(۱۱:۳۷)**

● آپ ہی سب سے اوّل روحانی خدا ہیں (اور)
۲۔سب سے قدیم ہستی ہیں
۳۔آپ ہی اس کائنات کا سب سے بڑا سہارا ہیں۔
۴۔آپ سب کچھ جاننے والے اور جاننے کے قابل ہیں۔
۵۔آپ سے ہی کائنات کی لامحدود مادّی تخلیق (نشانیوں) کا پھیلاؤ ہے اور
۶۔ (آپ سے ہی) روحانی (جنّت کا) مقام (قائم) ہے۔**(۱۱:۳۸)**

● آپ سب سے پہلے پیدا ہونے والے انسان (آدم) کے حاکم ہیں! ہوا، ۲۔آگ،
۳۔پانی اور چاند کے منتظم ہیں۔سب سے پہلے باپ (آدم) کے عظیم (خدا)! آپ کو میں سجدہ کرتا ہوں۔آپ کے آگے سر جھکاتا ہوں۔**(۱۱:۳۹)**

● آپ کو سامنے سے اور پیچھے سے سجدہ کرتا ہوں۔آپ کو ہر جگہ سجدہ کرتا ہوں، کیونکہ (آپ) سب کچھ ہیں۔اے لامحدود قدرت والے (خدا)! بے شک آپ کی عظیم طاقت وقدرت سے ہی (اس دنیا کو) سب کچھ حاصل ہو رہا ہے اور اُس (آخرت میں بھی آپ کی قدرت ہی سے) ہر چیز (حاصل) ہوگی۔**(۱۱:۴۰)**

● بلاشبہ آپ خیال سے پرے، نہ دکھائی دینے والے ہیں۔
۲۔(آپ) مورتی یا شکل کے بغیر ہیں یا آپ کے جیسا کوئی نہیں ہے۔
۳۔ (آپ) کائنات کی جاندار اور بے جان (مخلوقات کو) پیدا کرنے والے (باپ) ہیں۔
۴۔احترام کے قابل ہیں اور
۵۔استاد ہیں۔
۶۔آپ کے برابر کبریائی رکھنے والا کوئی بھی نہیں ہے۔
۷۔تینوں عالموں میں آپ سے بڑھ کر کوئی دوسرا کیسے ہوسکتا ہے؟ **(۱۱:۴۳)** **(بقیہ صفحہ نمبر ۲۲ پر)**

☆☆☆☆☆

۷۔خدا کتنا بڑا ہے؟

(ا) روشنی کی کرن ایک سیکنڈ میں تین لاکھ کلومیٹر کا سفر طے کرتی ہے۔یعنی ایک سیکنڈ میں اس زمین کے جس پر ہم رہتے ہیں سات بار چکر لگا سکتی ہے۔

- ہمارا سورج زمین سے اتنا دور ہے کہ اس سے نکلی ہوئی شعاع کو زمین تک پہنچنے کے لئے آٹھ منٹ لگتے ہیں۔

- ہمارا سورج زمین سے دس لاکھ گنا بڑا ہے۔مگر ہمارا سورج ہی اس کائنات کا سب سے بڑا ستارہ نہیں ہے۔ بلکہ ایٹا کریناء نام کا ستارہ ہمارے سورج سے ۵۰ لاکھ گنا بڑا ہے۔بیٹل جوس نام کا ستارہ ہمارے سورج سے ۳۰ کروڑ گنا بڑا ہے۔ وی۔وائے۔کینیں میجورِس نام کا ستارہ ہمارے سورج سے ایک ارب گنا بڑا ہے۔
  ہم جس کہکشاں میں ہیں اس کا نام مِلکی وے گیلیکسی ہے اور اس کہکشاں میں ہمارے سورج جیسے ۳۰۰، ارب سورج ہیں۔

- ہماری یہ کہکشاں اتنی وسیع و عریض ہے کہ تین لاکھ کلومیٹر فی سیکنڈ کی رفتار سے سفر کرنے والی روشنی کی ایک کرن کو اس کہکشاں کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک سفر کرنے کے لئے ایک لاکھ سال لگیں گے۔

- ہماری اس کہکشاں سے دُگنی بڑی کہکشاں جو ہم سے نزدیک ہے اس کا نام انڈرومیڈا ہے اور جو ۶۰ گنی بڑی ہے اس کا نام M-81 اور جو ۶۰۰ گنا بڑی ہے اس کا نام ہے IC-1011 ایسی ہی بہت ساری کہکشائیں مل کر ایک کلسٹر بناتی ہیں۔ہم جس کلسٹر میں ہیں اس کا نام وِرگو کلسٹر ہے۔ اس کلسٹر میں تقریباً ۴۷۰۰۰ کہکشائیں ہیں۔

- بہت سے کلسٹر مل کر ایک سُپر کلسٹر بناتے ہیں۔ ہماری کہکشاں جس سُپر کلسٹر میں ہے اس کا نام لوکل سُپر کلسٹر ہے۔ اس لوکل سُپر کلسٹر میں ۱۰۰ سے زیادہ کلسٹر ہیں۔اور ہماری کائنات میں ایسے ایک کروڑ سے زیادہ سُپر کلسٹر ہیں۔اور اس ساری کائنات کو ایک خدا نے بنایا ہے جو کہ ان سب سے بڑا ہے۔

کیا آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ خدا کتنا بڑا ہے؟

یا کیا آپ اندازہ کرسکتے ہیں کہ ہماری یہ زمین اور ہم خدا اور خدا کی عظیم سلطنت میں کتنے حقیر ہیں؟
بھگوت گیتا میں خدا کی عظمت اور بڑائی ظاہر کرنے والے کچھ شلوک مندرجہ ذیل ہیں۔
سنجے نے دھرت راشٹر سے کہا

● (اسی وقت ارجن نے خدا کی تجلّی کو بھی دیکھا وہ ایسی تھی کہ) اگر آسمان میں ہزاروں سورج ایک ساتھ نکلیں (تو بھی ان کی) روشنی اس عظیم ہستی کی یعنی خدا کی تجلّی کے برابر (روشنی) نہ ہو پائے۔
(۱۱:۱۲)

ارجُن نے خدا کی تعریف میں کہا کہ (اے خدا میں)
● (آپ کو) بغیر شروعات و پیدائش کے بغیر درمیان اور بغیر خاتمے و موت کے (دیکھ رہا ہوں۔) آپ لامحدود قدرت والے ہیں۔ آپ (کی قدرت) کے نا ختم ہونے والے (لامحدود) بازو ہیں۔ چاند (اور) سورج آنکھیں ہیں۔ آپ (کی قدرت) کے منہ سے بھڑکتی ہوئی آگ نکلتے دیکھ رہا ہوں۔ آپ کی اپنی تجلّی سے اس ساری کائنات کو سرگرم (دیکھ رہا ہوں۔) **(۱۱:۱۹)**

● اے عظیم خدا! اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ (آپ) ایک ہیں (لیکن) اس آسمان (سے لے کر) زمین تک (اور) ان کے درمیان آپ (کی قدرت) کا پھیلاؤ (احاطہ) ہے۔ ہر سمت میں آپ کی اس غضبناک اور عجیب و غریب کیفیت کو دیکھ کر تینوں عالم حیران ہیں۔
(۱۱:۲۰)

☆☆☆☆☆

بقیہ صفحہ نمبر ۲۰ سے

● اسی لیے اے خدا! مَیں اپنے جسم کو جھکا کر (رکوع کرتے ہوئے) آپ کو سجدہ کرتا ہوں (تا کہ) آپ کی رحمت۔ پا سکوں۔ اے خدا! جس طرح قابلِ احترام باپ اپنے بیٹے کی، جس طرح دوست اپنے دوست کی، محبت کرنے والے محبت کرنے والوں کی (گستاخیوں کو) برداشت کرتے ہیں، آپ کو بھی چاہئے (کہ میری غلطیوں کو برداشت کرلیں۔ اور مجھے معاف کریں۔)
(۱۱:۴۴)

۸۔شری کرشن جی اور شری رام چندر جی کون ہیں؟

شری کرشن جی نے ارجن سے کہا:

● لیکن، (تم) اُس (خدا) کو لافانی سمجھو، جس کے ذریعے اس تمام (کائنات) کا پھیلاؤ ہے۔اُس لافانی (خدا کو) ختم کرنے کی طاقت کسی میں بھی نہیں ہے۔
(۲:۱۷)

(نوٹ: یہ شلوک اس حقیقت کو ظاہر کرتا ہے کہ خدا ایک الگ ہستی ہے اور شری کرشن جی ایک الگ ہستی ہیں۔اور شری کرشن جی خدا کی بڑائی بیان کر رہے ہیں۔)

شری کرشن جی نے کہا کہ خدا کہہ رہا ہے کہ

● اس طرح موت تک تمام (اعمال) کو (صرف) میرے سہارے پر کرنے والے واسودیو (کرشن) کے جیسا عظیم انسان، بہت سارے پیدا ہونے والے انسانوں اور علماءِ دین (میں سے کوئی ایک) مشکل سے ہوتا ہے۔**(۷:۱۹)**

(نوٹ: اس شلوک میں خدا شری کرشن جی کی ایک عظیم انسان کی حیثیت سے تعریف کر رہا ہے۔یعنی شری کرشن بھی انسان ہی ہیں۔مگر ایک عظیم انسان۔)

ارجن نے شری کرشن کے ذریعے خدا سے پوچھا:

● اے توقع سے بھی عظیم۔اے لامحدود (قدرت والے خدا!) (آپ خلق کا نظام سنبھالنے والے فرشتے) برہما سے بھی پہلے کے خالق ہیں۔اے فرشتوں یعنی دیوتاؤں کے خدا! (آپ) کائنات کو سہارا دینے والے یا ٹھکانہ دینے والے ہیں، کیونکہ آپ قائم نہ رہنے والی دنیا اور اُس قائم رہنے والی آخرت سے بھی پرے جو کچھ ہے ان کے بھی لافانی (خالق ہو، تو پھر) آپ کو عظیم انسان یعنی شری کرشن بھی سجدہ کیوں نہ کرے؟ **(۱۱:۳۷)**

(نوٹ: یہ شلوک بھی اسی حقیقت کو واضح کرتا ہے کہ ارجن بھی اس بات کو اچھی طرح جانتے ہیں کہ خدا ایک الگ اور عظیم ہستی ہے۔اور شری کرشن جی جو کہ خود ایک عظیم انسان ہیں۔مگر ان کو بھی عظیم خدا کو سجدہ کرنا چاہئے۔)

● سنجئے نے دھرت راشٹر سے کہا کہ:

اور اس طرح میں نے عظیم انسان واسودیو (کرشن) کی (اور) پارتھ (ارجن) کی، عجیب وغریب (اور) رونگٹے کھڑے کر دینے والی اس گفتگو کو سنا۔**(۱۸:۷۴)**

● جہاں خدا سے رابطہ رکھنے والے یوگیشور یعنی کرشن ہیں اور جہاں کمان رکھنے والے پارتھ (ارجن) ہیں وہاں (۱) مکمل سکون، امن وسلامتی (۲) فتح (۳) اچھی تقدیر (۴) صحیح اصول ولائحہ عمل اور صبر واستقامت ہے ایسا میرا ماننا ہے۔
(۱۸:۷۸)

اوپر بیان کئے گئے دونوں میں سے ایک شلوک میں خود سنجئے جس نے پوری مہابھارت اپنے آنکھوں سے دیکھی ہے ایک بار شری کرشن جی کو عظیم انسان اور دوسری بار خدا سے رابطہ رکھنے والے کہہ رہیں ہیں۔

شری کرشن جی نے خود کہا کہ

ukg nok u xU/kofu ;{kk u p nkuo%
vg ok ckU/kok tkrh urkfPpU;ferkgU;FkA
¼Jh fo'.k ijk.k 5@13@12½

میں نہ دیو ہوں نہ گندھرو ہوں۔ نہ فرشتہ (یکش) اور نہ شیطان (دانوو) ہوں۔ میں تو تمہارے جیسے دوست (انسان) کے یہاں ہی پیدا ہوا ہوں۔ آپ لوگوں کو اس بارے میں اور کچھ فکر نہیں کرنی چاہیئے۔

شری رام جی کون ہیں؟

● چودہ سال کے ون واس (جنگل میں زندگی گزارنے کے وقفہ) میں ہنومان جی نے شری رام جی سے پوچھا کہ میں خدا کی عبادت کیسے کروں۔ تو شری رام جی نے کہا

iFke% rkjkd% p;okfnfr; nM eP;r rhr;
dMykAdkje prFk v) pUnd ip fcUn
l;Dr vkme feR;T;krh :idA
¼Jh jke rRoker½

iFke پہلے خدا کے سامنے سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔ fnfr; پھر سجدہ کرو۔ rhr; پھر بیٹھ جاؤ۔ prFk پھر چاند کی طرح خدا کے سامنے جھک جاؤ۔ ip پھر سیدھے بیٹھ جاؤ اور اس کی یاد میں دل لگاؤ۔ (شری رام تتوا امریت)

اس شلوک پر غور کیجیئے، شری رام نے یہ نہیں کہا کہ "اے ہنومان میں ہی ایشور ہوں اس لئے تم میری عبادت کرو"۔ نہ یہ کہا کہ آنے والے زمانے میں تمہاری بھی پوجا ہوگی اسی لئے تم کیوں کسی کی عبادت کرنا چاہتے ہو۔ بلکہ شری رام نے ہنومان جی کو بھی ایک نظر نہ آنے والے خدا کی بندگی کرنے کا حکم دیا۔

● مندروں میں صبح سب سے پہلے جو منتر پڑھا جاتا ہے وہ یہ ہے۔

dkly;klijtk jke ijok l/k ;k ijojrrA
mrrf'kB uj"kkj ny djro; noekgufdeAA
¼okfYedh jkek;.k v/;k; u 14] ckyk dUn 1&23&2½

اس کا مفہوم ہے کہ "اے رام! کوشلیہ کے ہونہار بیٹے، مشرق کی طرح افق پر صبح کا اجالا پھیل رہا ہے۔ اے مثالی انسان، خدا کی عبادت کے لئے جاگو۔

شری رام جی کے والدین شری رام جی کو صبح سورج نکلنے سے پہلے خدا کی عبادت کے لئے اٹھا کرتے ہیں۔ یعنی شری رام جی اور ان کے والدین بھی نہ نظر آنے والے

خدا کی عبادت کرتے تھے۔

- شری رام جی نے اپنے ماننے والوں کو ایک منتر (کلمہ) دیا تھا جسے رام تارک منتر کہتے ہیں وہ اس طرح ہے۔

jk&jkek;ue%

(رام تارک منتر نالندہ وشال شبد ساگرکوش صفحہ نمبر ۱۱۷۵)

۔۔کو رام پڑھا جاتا ہے۔ کیوں کے اس کے اوپر جو نقطہ ہے اسے م کی آواز میں پڑھا جاتا ہے۔ اس طرح اس منتر کا مفہوم ہوا کہ "رام کے رام کی عبادت کرو۔"

نالندہ وشال شبد ساگرکوش (صفحہ نمبر ۱۱۷۴) میں رام لفظ کے بارہ مفہوم بیان کئے گئے ہیں۔ اس میں ایک مفہوم ایشور یا خدا بھی ہے۔ یعنی رام کا مفہوم خدا بھی لیا جاتا ہے۔ اس طرح اس منتر کا مفہوم ہوا کہ "رام کے خدا کی عبادت کرو"۔

مذہبی کتابوں میں ناموں کی وجہ سے غلط فہمیاں:

سورۃ توبہ کی آیت نمبر ۱۲۸ کا مفہوم ہے۔

"تمہاری تکلیفیں ان کو گراں معلوم ہوتی ہے اور وہ تمہاری بھلائی کے بہت خواہش مند ہیں اور مومنوں پر نہایت شفقت کرنے والے (رؤف) اور مہربان (رحیم) ہیں"۔

اس آیت میں رؤف اور رحیم یہ نام ایک انسان کے لئے استعمال ہوا ہے۔ رؤف اور رحیم یہ خدا کے نام ہیں اور یہ ایک انسان کے لئے استعمال ہونے کے باوجود ہم اس انسان کو نبی کریم ﷺ یا انسان ہی سمجھتے ہیں۔ خدا نہیں سمجھتے ہیں۔ یہ اس لئے کہ ہمارے پاس احادیث کا ذخیرہ ہے۔ اور مفسرین نے احادیث کی روشنی میں قرآن کی ایسی تفصیر لکھی ہے کہ کسی سے غلطی ہونے کے کوئی امکان نہیں ہیں۔

ویدا اور گیتا میں ایک خدا کے ہونے کا بیان ہے۔ جنت جہنم اور آخرت کا بیان ہے۔ اس لئے اس کے کچھ حصہ جہاں مندرجہ بالا باتوں کا ذکر ہے الہامی ہو سکتے ہیں۔ اور جس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے نام سے سورۃ توبہ میں نبی کریم ﷺ کو مخاطب کیا ہے اس طرح ویدوں میں بھی اپنے نام سے اس زمانے کے پیغمبروں کو مخاطب کیا ہوگا۔ ہم نے قرآن میں خدا کا نام جب انسان کے لئے استعمال ہوا تو اس انسان کو انسان ہی سمجھا۔ مگر چونکہ ہندو مذہب میں احادیث کا کوئی ذخیرہ نہیں ہے اس لئے وہ ان منتروں اور شلوکوں کا مفہوم نہ سمجھ پائے جس میں خدا کا نام انسانوں کے لئے استعمال ہوا تھا۔ اس طرح وہ اس انسان کو خدا کا اوتار ہی سمجھنے لگے۔

اگنی خدا کا ایک نام ہے۔ یہ لفظ نور کا ہم مفہوم ہے اگنی

لفظ رگ وید (۱۔۱۲۔۱) میں نبی کریم ﷺ کے لئے بھی استعمال ہوا ہے۔

برہمہ یہ خدا کا نام ہے اور رحمٰن لفظ کا ہم مفہوم ہے۔

مگر یہ لفظ اتھروید (۱۰۔۲۔۳۳) میں حضرت ابراہیمؑ کے لئے بھی استعمال ہوا ہے۔ مگر ہندو مذہب کے عالم اس طرح کے خدا کے نام جب کسی انسان کے لئے استعمال ہو تو اس کی تشریح کرنے میں سخت مشکل محسوس کرتے ہیں اور اکثر اس سے خدا کا انسانی شکل میں زمین پر آنا ہی تصور کرتے ہیں۔ اس طرح اوتار واد کا نظریہ ان کے دلوں میں اور مضبوط ہو جاتا ہے۔

- رام لفظ کے ساتھ بھی یہی ہوا:

مندرجہ ذیل شلوک میں رام لفظ نبی کریم ﷺ کے لئے استعمال ہوا ہے۔ یعنی رام یہ خدا کا نام تو ہے مگر یہ پیغمبروں کے لئے بھی ویدوں میں استعمال ہوا ہے۔

irn n"khe iFkoku ou i jke okpelj e?koRl A

(۱) rr ¾ rn: وہ اُس (و)
(۲) n"khe : ناقابلِ شکست (و)
(۳) iFkoku: زمینی جنگ
(۴) ou: ناف سے متعلق (م)
(۵) i jke: پرویسی رام یا پرلوک کا رام یعنی روحانی رام
(۶) iokpe: بیان کروں (و)
(۷) lj: رِشی (ن)
(۸) e?k: ایک جزیرہ کا نام جہاں غیر آریہ (ملیچھ) رہتے تھے (ن) یعنی مکّہ
(۹) oRl : بیٹا، سپوت (ن)

(اگر اب بھی نہ جاگے تو، صفحہ نمبر ۱۶۵)

ترجمہ: اس پورے منتر کا ترجمہ اس طرح ہے۔

''(میں) اس ناقابلِ شکست رِشی، ناف زمین مکّہ کے سپوت روحانی شخصیت رام کا بیان کروں۔''

- شری رام چندر کے والد اس رام نام کے معنی سے بہ خوبی واقف تھے۔ یعنی آپ جانتے تھے کہ یہ خدا کا نام ہے۔ اس لئے اپنے بیٹے کا نام رام نہیں رکھا بلکہ رام چندر رکھا۔ چندر یعنی چاند۔ رام چندر یعنی خدا کا چاند۔ اپنے محبوب کو لوگ چاند بھی کہتے ہیں اس طرح رام چندر کا مفہوم خدا کا محبوب بندہ بھی ہوسکتا ہے مگر ہندو مذہب کے علماء اور عام لوگ بھی منتروں میں جہاں بھی رام لفظ آتا ہے اسے خدا کے بدلے شری رام جی ہی تصور کرتے ہیں۔ جب کہ وہ لفظ خدا کے لئے بھی ہوسکتا ہے۔

(بقیہ صفحہ نمبر ۳۶)

۹۔ دیوتا کون ہیں؟

شری کرشن جی نے کہا خدا کہہ رہا ہے کہ

(۱) خواہش پرستی کی وجہ سے (بہت سارے لوگ) خدائی علم سے گمراہ ہو جاتے ہیں اور پھر خدائی قدرت (واختیارات) کو قابو میں کرکے یا اپنے ہاتھ میں لے کر، (اپنی الگ الگ خواہشات کی تکمیل کے لئے ایک خدا کو چھوڑ کر) دوسرے جن جن دیوتاؤں کا سہارا لیتے ہیں، اُن اُن (دیوتاؤں کا) اپنے آپ (خودساختہ) قوانین بنا کر، (ان کی) پیروی واطاعت کرنے لگتے ہیں۔ **(۷:۲۰)**

(۲) جو بندہ جس جس مخلوق یا دیوتا پر ایمان رکھ کر، اُس کی عبادت کی خواہش اور گمان ظاہر کرتا ہے، میں بلاشبہ، اُس کے اُس اُس (گمان کے مطابق اس دیوتا پر) ہی اس کے ایمان کو اور مضبوطی سے قائم کر دیتا ہوں۔ **(۷:۲۱)**

(۳) وہ اُس (دیوتا) پر ایمان رکھ کر، اُس میں اپنے شعور اور گمان کو لگا کر (اس دیوتا کی) عبادت شروع کرکے، اُس سے (اپنی خواہشات کو پورا کرنے کی) توقع کرتا ہے، تو بے شک دیوتا سے مانگی ہوئی ہر چیز حاصل کر لیتا ہے جبکہ حقیقت یہ ہے کہ اُس (دیوتا)) سے خواہش کی گئی چیزیں میرے ذریعے ہی اُس کو دی جاتی ہیں۔ **(۷:۲۲)**

(۴) لیکن یہ بھی سچ ہے کہ دیوتاؤں کی خوشنودی کا عمل کرکے ان کی عبادت کرنے والے، (مرنے کے بعد) دیوتاؤں کے پاس جائیں گے اور ان کم عقل والے **لوگوں** کا اجر اُن کی بربادی ہوگی (اور) میری عبادت کرنے والے (مرنے کے بعد جنّت میں) میرے پاس ہی آئیں گے۔ **(۷:۲۳)**

(۵) (جو لوگ) تینوں ویدوں میں (بتائے گئے) ۱۔ جنّت (میں ملنے) والے (جامِ کوثر) کو پینے کے لئے اور ۲۔ جنّت کی منزلِ حیات کو پانے کے لئے دعا کرتے ہیں، وہ لوگ (دنیا میں) گناہوں سے پاک ہوکر، اعمالِ صالحہ کرتے ہوئے، (صرف) میری عبادت کرتے ہیں اور پھر نیک اعمال کے صلے کے طور پر جنّت میں دیوتاؤں کے عالم میں بادشاہوں کی طرح، دیوتاؤں کے ذریعے دی گئی عیش وآرام کی چیزوں سے روحانی لطف اٹھاتے ہیں۔ **(۹:۲۰)**

(۶) ان (ہدایات) کے مطابق دیوتا (ایک خدا کی) عبادت کرتے ہیں، تو دیوتاؤں (کی طرح) تم بھی عبادت کرو، (انسان اور دیوتاؤں کی) مشترکہ عبادات

سے (خدا کی) اعلیٰ وروحانی پناہ حاصل ہوگی۔

(۳:۱۱)

(۷) خدا کی ہدایات کے مطابق عبادت (وعملِ صالح) کرنے سے بلاشبہ، دیوتا تمھیں بقاوضرورت کی تمام چیزیں فراہم کریں گے۔ ان کے ذریعے دی گئی نعمتوں کو دوسروں کو دیئے بغیر یا دوسروں کی فلاح میں لگائے بغیر، جو انہیں استعمال کرتا ہے، وہ یقیناً چور ہے۔ **(۳:۱۲)**

ارجن نے خدا سے سوال کیا:

(۸) بے شک اے خدا! آپ کی حقیقی شکل کو نہ تو دیوتا جان سکتے ہیں اور نہ ہی شیاطین (جان سکتے ہیں۔) بے شک، اے خدا! آپ اپنے کو از خود جانتے ہیں (کیونکہ) آپ ا۔ سب سے اعلیٰ ہستی ہیں، ۲۔ تمام مخلوقات کے خالق ہیں، ۳۔ تمام مخلوقات کے رب ہو، ۴۔ تمام دیوتاؤں کے حاکم ہیں، ۵۔ تمام کائنات کے بھی حاکم ہیں۔ **(۱۵:۷)**

خلاصہ:

● اوپر بیان کئے گئے آٹھ شلوک کو پڑھ کر جو بات سمجھ میں آتی ہے وہ اس طرح ہے۔

(۱) دیوتاؤں کو پوجنے والے برباد ہوں گے۔

(شلوک نمبر ۲۳:۷)

(۲) دیوتاؤں کا مالک بھی ایک خدا ہے۔ **(۱۵:۱۰)**

(۳) دیوتا بھی ایک خدا کی عبادت کرتے ہیں۔ اور اس کے حکم پر چلتے ہیں۔ **(۳:۱۱)**

(۴) دیوتا آسمانی دنیا میں رہتے ہیں اور جنّت میں جنتیوں کے آرام کا بندوبست کرتے ہیں۔ **(۹:۲۰)**

● بائبل اور قرآن میں خدا کی ایسی مخلوق کو فرشتے کہا گیا ہے۔ اسی لئے بھگوت گیتا میں جسے دیوتا کہا گیا ہے وہ سب کے سب فرشتے ہیں۔

● خدا کا حکم اور آسمانی علم انسانوں کو بتانے والے انسانوں کو بھگوت گیتا میں نام لے کر ذکر کیا گیا ہے جیسے شری رام، شری کرشن جی وغیرہ۔ بھگوت گیتا میں ان کو دیوتا نہیں کہا گیا ہے۔ لوگ خود سے ان کو دیوتا کہتے ہیں۔ ایسے نام لے کر مخاطب ہونے والے شلوک کی ایک مثال مندرجہ ذیل ہے۔

● اس طرح موت تک تمام (اعمال) کو (صرف) میرے سہارے پر کرنے والے واسودیو (کرشن) کے جیسا عظیم انسان، بہت سارے پیدا ہونے والے انسانوں اور علماء دین (میں سے کوئی ایک) مشکل سے ہوتا ہے۔ **(۷:۱۹)**

☆☆☆☆☆

۱۰۔ کیا قیامت ہوگی؟

شری کرشن جی نے کہا کہ:

● اے پارتھ! وہ خدا، انسان ہونے سے پرے ہے، کسی اور (مخلوق یا دیوتا) کی عبادت کے بغیر، اس کی عبادت کرنے سے ہی اسے حاصل کیا جاسکتا ہے۔ (یہ وہ خدا ہے) جس کے ذریعے تمام (مخلوقات کا) یہ پھیلاؤ ہے اور جس کے ذریعے مخلوقات کے خاتمے یعنی قیامت کا قائم ہونا ہے۔ **(۸:۲۲)**

شری کرشن جی نے کہا خدا کہہ رہا ہے کہ:

● اگر میں (کائنات کی اصلاح کا) عمل نہ کروں تو اس کائنات میں فساد اور ہنگامہ برپا ہوجائے گا، (حالانکہ قیامت کے وقت میں کائنات کی تمام چیزوں کو) کوڑا کرکٹ کی طرح ٹکرا کر ملادوں گا اور پھر سب سے پہلے تخلیق کئے جانے والے انسان کی ان تمام (نسلوں کا) خاتمہ کرنے والا ہوجاؤں گا۔ **(۳:۲۴)**

● اے کُنتی کے بیٹے (ارجن)! میں نے کائنات کی شروعات میں، ان تمام (انسانوں) کو تخلیق کیا ہے اور کائنات کے خاتمے یعنی قیامت کے وقت میری مرضی سے، خدائی قدرت کے ذریعے تمام انسان دوبارہ (اٹھائے) جائیں گے۔ **(۹:۷)**

● اسی طرح ان دونوں یعنی دنیا اور آخرت پر تمام انسانی نسلوں کی (کامیابی اور ناکامی کا) انحصار بھی ہے اور میں اکیلا دنیا کی ابتداء اور اس کی قیامت کرنے والا ہوں۔ **(۷:۶)**

● ''(خدا جو) مخلوق سے بالکل الگ ہے۔ وہ نہ ہی کسی کے نیک کاموں کا اور نا ہی گناہ کے کاموں (کا حساب لینے) کا ذمہ دار ہے۔'' جہالت کی وجہ سے (انسان ایسا کہتا ہے) کیوں کہ بلاشبہ انسان کے غرور اور لالچ نے اس کے علم پر (پردہ ڈال کر اس کو) چھپادیا ہے۔ **(۵:۱۵)**

● پوری بھگوت گیتا پڑھنے کے بعد اور خاص کر کے اوپر بیان کئے گئے شلوکوں کو پڑھ کر جو بات سمجھ میں آتی ہے وہ اس طرح ہے کہ (۱) خدا نے اس کائنات کی تخلیق کی ہے۔ (۲) ایک دن وہ سب پھر ختم کردے گا۔ (۳) اور پھر تمام انسان کو ان کے اعمال کے حساب کتاب کے لئے پھر اُٹھائے گا یعنی زندہ کرے گا۔ ((۴) اس کے بعد لوگ اپنے اعمال کے مطابق جنّت یا جہنم میں ہمیشہ کے لئے جائیں گے۔ پھر موت بھی نہیں آئے گی۔ اسے آخرت کہتے ہیں۔ آخرت کے بارے میں ہم اگلے مضمون میں پڑھیں گے۔)

۱۱۔ آخرت کی حقیقت

آخرت کسے کہتے ہیں؟

مرنے کے بعد ہم قیامت کے دن تک عالمِ برزخ (پتر لوک) میں رہیں گے۔ جب خدا آسمان اور زمین سب کو تباہ کردے گا اس دن کو قیامت کہتے ہیں۔ اس دن ہر انسان کو اپنے اعمال کا خدا کے سامنے حساب کتاب دینا ہوگا۔ اعمال کے مطابق خدا بندے کے حق میں جنّت یا جہنم کا فیصلہ کرے گا۔ اس کے بعد کی جو زندگی ہوگی وہ دائمی ہوگی۔ جنّت والے ہمیشہ خدا کی رحمت میں اور جہنم والے ہمیشہ خدا کے عذاب میں رہیں گے۔ اس کو آخرت کہتے ہیں۔

بھگوت گیتا میں آخرت کے بارے میں جو شلوک ہیں ان میں سے کچھ مندرجہ ذیل ہیں۔

شری کرشن جی نے کہا خدا کہہ رہا ہے کہ

● لیکن، اے قوی بازو والے! اس ادنیٰ (دنیا) کے علاوہ (میری) قدرت کی نشانی آخرت کو بھی جاننے کی کوشش کرو، (جو) میری سب سے اعلیٰ (قدرت کی نشانی ہے۔) جس پر اس دنیا کا اور اس دنیا کی تمام مخلوقات (کی کامیابی و ناکامی کا) انحصار ہے۔

(۷:۵)

● پھر اس (آخرت کے) مقام کو تلاش کرنا چاہئیے جہاں جاکر (کوئی بھی) دوبارہ (اس دنیا میں) واپس نہیں آتا اور (جہاں جاکر) بلاشبہ اسے (اس) سب سے اوّل ذات (خدا) کی پناہ مل جاتی ہے۔ (یہ آخرت وہ مقام ہے) جس کی وجہ سے اس قدیم (دنیا کی) شروعات اور پھیلاؤ ہے۔ (۱۵:۴)

● لیکن اس (دنیا) سے پرے آخرت کی تخلیق ہے (جو) نہ دکھائی دینے والوں سے بھی زیادہ نہ دکھائی دینے والی ہے۔ وہ ہمیشہ قائم رہنے والی ہے اسی لئے یہ (آخرت) وہ (تخلیق) ہے جو تمام مخلوقات کے خاتمے پر بھی ختم نہیں ہوگی۔

(۸:۲۰)

● اس (آخرت) کو (خدا) نہ دکھائی دینے والی اور لافانی کہہ رہا ہے۔ اس طرح (خدا) (اسے) سب سے اعلیٰ منزل حیات (بھی) کہہ رہا ہے کہ جسے حاصل کر لینے کے بعد (انسان دنیا میں) واپس نہیں آتے (خدا یہ بھی کہہ رہا ہے کہ) وہ (آخرت کا) سب سے اعلیٰ مقام ہی میرے رہنے کی جگہ ہے۔ (۸:۲۱)

● خدا نہ خود دِکھائی دیتا ہے اور نہ جنّت اور جہنم دِکھائی دیتے ہیں۔ اس کے باوجود خدا ان سب پر یقین رکھ کر نیک عمل کرنے کا حکم دیتا۔ اسی کو ایمان کہتے ہیں۔ اور آخرت میں صرف ایمان والے کامیاب ہوں گے۔

☆☆☆☆☆

۱۲۔ برباد کون ہوگا؟

ارجن نے شری کرشن جی کے ذریعے خدا سے پوچھا کہ (اے خدا)

● ۱۔اس طرح (ظاہری شکل رکھنے والی یا دکھائی دینے والی مخلوق تصور کرکے) جو عابد ہمیشہ مکمل طور پر آپ کی عبادت میں لگا رہتا ہے۔

۲۔اور بے شک، جو (عابد آپ کو) لافانی خدا یعنی اوم (مان کر)، نہ دکھائی دینے والا تصور کرکے، (آپ کی بندگی میں لگا رہتا ہے،) ان (دونوں) میں سے (اے خدا!) کون سا عبادت گزار گمراہ و برباد ہوتا ہے۔(۱۲:۱)

شری کرشن جی نے کہا خدا کہہ رہا ہے کہ

● جو لوگ مجھے مخلوق (مان کر) ایمان رکھتے ہوئے، مجھے من میں قائم کرکے، ہمیشہ میری عبادت میں لگے رہنے والے ہیں، ان لوگوں کا (اس طرح) مجھے مخلوق مان کر (میری) عبادت میں لگنا، گمراہی و بربادی ہے، یہ میرا فیصلہ ہے۔(۱۲:۲)

● میری سب سے اعلیٰ اور نہ تبدیل ہونے والی اور نہ ختم ہونے والی فطرت کو نہ جان کر، بے عقل لوگ مجھ نہ دکھائی دینے والے کو، دکھائی دینے والی، اور غلطی کرنے والی مخلوق یا انسان مانتے ہیں۔(۷:۲۴)

● بے وقوف لوگ یہ نہیں جانتے کہ (میرا) نہ دکھائی دینا یا چھپا ہوا ہونا (انسانوں کا) امتحان لینے سے تعلق رکھتا ہے اور میں ہر ایک کو اپنی تجلّی بھی نہیں (دکھاتا) (اور یہ لوگ) مجھ کو دنیا میں نہ پیدا ہونے والا اور لافانی بھی (نہیں مانتے) (۷:۲۵)

● لیکن یہ بھی سچ ہے کہ دیوتاؤں یعنی فرشتوں کی خوشنودی کا عمل کرکے ان کی عبادت کرنے والے، (مرنے کے بعد) دیوتاؤں کے پاس جائیں گے اور ان کم عقل والے لوگوں کا اجر اُن کی بربادی ہوگی (اور) میری عبادت کرنے والے (مرنے کے بعد جنّت میں) میرے پاس ہی آئیں گے۔ (۷:۲۳)

☆☆☆☆☆

۱۳۔ نیکی کرنے والے بھی جہنم میں کیوں جائیں گے؟

● **شری کرشن جی نے کہا خدا کہہ رہا ہے کہ**

مرنے والے فطری اوصاف کے مطابق جہنم میں (مندرجہ ذیل طریقے سے رکھے جاتے ہیں۔)

(۱) (ایمان کے بغیر) نیکی کو قائم کرنے والے (جہنم میں) اوپر کی طرف (رکھے) جاتے ہیں۔

(۲) بدی کی صفت پر قائم رہنے والے درمیان میں مقام کرتے ہیں۔

(۳) گمراہی کی صفت والے جاہل و منافق اور سرکش لوگ بالکل نیچے کی طرف (رکھے جاتے ہیں۔) **(۱۴:۱۸)**

● اس شلوک میں کہا گیا ہے کہ نیکی کرنے والے بھی جہنم میں جائیں گے۔ مگر نیکی کر کے کوئی جہنم میں کیوں جائے گا؟ جہنم میں تو صرف گناہ کرنے والے جانے چاہیئے۔

اس مضمون کو لکھنے کا مقصد آپ کو یہی بات ذہن نشین کرانا ہے کہ نیکی کرنے والے بھی جہنم میں جائیں گے۔ ہاں وہ سب سے اوپر والے جہنم میں ہوں گے۔ جہاں سزا سب سے ہلکی اور کم ہوتی ہے۔

اور کیا آپ جانتے ہو کہ یہ سب سے ہلکی سزا کیا ہے؟ اس آدمی کو آگ کے جوتے پہنائے جائیں گے۔ جس سے اس کا دماغ ایسے اُبلے گا جیسے پانی ہانڈی میں اُبلتا ہے۔

● **آخر نیکی کرنے والے جہنم میں کیوں جائیں گے؟**

آیئے اس کا جواب ہم بھاگوت گیتا میں تلاش کرتے ہیں۔

شری کرشن جی نے کہا خدا کہہ رہا ہے کہ

● اے طاقتور بازو والے (ارجُن)! جسم رکھنے والے انسان کے جسم کو پیدا کر کے، لافانی خدا کی قدرت نے (جن تینوں) اوصاف (کے ذریعے امتحان لینے کے لیے انسان کو) باندھ دیا ہے، وہ اس طرح ہیں۔

(۱) نیکی

(۲) بدی

(۳) گمراہی یا ضلالت۔ **(۱۴:۵)**

● اے بے گناہ (ارجُن)! اس (خدا) کی طرف سے (عطا کئے گئے اوصاف میں جو) نیکی کی صفت ہے (وہ) (۱) پاک کرنے والی ہے، (۲) روشنی دینے والی

ہے،(۳) (انسان کو) بے گناہ رکھنے والی ہے،(کیونکہ یہ) علمِ دین کے ساتھ (انسان کو) باندھ کر سکون، اطمینان اور امن سے جوڑ دیتی ہے۔ (۱۴:۶)

● اے کنتی کے بیٹے! بدی کی صفت سے جسم رکھنے والے (انسان) کا تعلق لالچ یا ناشکری سے پیدا ہو جاتا ہے (اور) وہ (لالچ) اعمال (کے اجر) سے تعلق پیدا کر کے (انسان کو مخلوق سے توقعات کے بندھنوں میں) باندھ دیتی ہے اور یہ بات اچھی طرح سمجھ لو کہ (جب توقعات پوری نہیں ہوتی تو) انسان کے من میں غصہ، نفرت اور ظلم (پیدا ہو جاتا ہے۔) (۱۴:۷)

● اے بھارت (ارجُن)! لیکن گمراہی کی صفت تمام انسانوں کی پریشانی اور بربادی (کی وجہ) سمجھو، (کیونکہ یہ) جہالت یعنی علم دین کے نہ ہونے سے پیدا ہوتی ہے (اور) وہ (انسان کو) (۱) تن آسانی و آرام پسندی (۲) خام خیالی اور (۳) انجام سے بے پروائی میں پھنسا دیتی ہے۔ (۱۴:۸)

● پہلے اس بات پر غور کریں کے اس مضمون کے شروع میں نیکی کر کے بھی جہنم میں جانے کے بیان والے شلوک نمبر ۱۴:۱۸ میں نیکی کی صفت والوں کا ذکر نہیں ہے۔ بلکے نیکی کرنے والوں کا ذکر ہے۔ یعنی نیکی کی صفت والے جہنم میں نہیں جائیں گے بلکہ نیکی کرنے والے جائیں گے۔ اور یہ وہ نیکی کرنے والے ہیں جو گمراہی کی صفت والے ہیں جنھوں نے خود اپنے آپ طے کر لیا ہے کہ کیا گناہ ہے اور کیا ثواب ہے۔

نیکی کر کے بھی لوگ کیوں جہنم میں جائیں گے۔ اس بات کو سمجھانے کے لئے میں آپ کے سامنے کچھ مثالیں پیش کرتا ہوں۔

● کسی بھی جاندار کو کھانا کھلانا ایک ثواب کا کام ہے۔ اور کسی جاندار کی جان بچانا یہ اس سے بھی بڑے ثواب کا کام ہے۔ یہ دونوں ثواب کے کام ہیں کیا اس میں کوئی شک ہے؟ نہیں!

۱۲-۲۰۱۱ء میں ممبئی شہر میں بی۔ایم۔سی کے رکارڈ کے مطابق تقریباً ستر ہزار (۷۰،۰۰۰) لوگوں کو آوارہ کتّوں نے کاٹا۔ اور مالونی، دھاراوی، گوونڈی اور ایسے ہی جھوپڑ پٹی والے علاقوں میں لوگ کتوں کی وجہ سے رات میں سفر کرنے سے ڈرتے ہیں۔ اور غریبوں کو جو یہ کتوں سے تکلیف ہو رہی ہے وہ ان این۔جی۔او، کی وجہ سے ہو رہی ہے جس نے حکومت کو بھی مجبور کر رکھا ہے کہ وہ آوارہ کتوں کو ٹھکانے نہ لگائیں۔

● یہ کائنات خدا نے انسان کی خدمت اور آرام کے

لئے پیدا کی ہے۔ کتے انسان کے لئے خدا کی ایک بڑی نعمت ہیں۔ یہ انسانوں کے لئے بغیر تنخواہ کے واچ مین ہیں۔ بلکہ یہ ایک واچ مین سے زیادہ وفادار اور مالک کے لئے اپنی جان قربان کرنے والے ہوتے ہیں۔ مگر جب ان سے لوگوں کو تکلیف ہونے لگے تو ان کی تعداد کو کنٹرول کرنا ضروری ہے۔ جو کتوں کی تعداد کو کنٹرول کرنے نہیں دیتے ہیں اور انسانوں کی تکلیف کا سبب بنتے ہیں اور نیکی سمجھ کر کتوں کو کھانا کھلاتے ہیں، ان کی جان بچاتے ہیں ان کی یہ نیکی بھی گناہ ہے۔ کیوں کہ اس نیکی سے لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ تو اس طرح کی نیکی کرنے والے جو انسانوں کے فلاح کے خلاف کام کرتے ہیں۔ نیکی کرنے کے باوجود جہنم میں جلیں گے۔

● اسی طرح دو انسان کی شادی کرا دینا بہت بڑے ثواب کا کام ہے۔ مگر اگر کوئی آدمی کی آدمی سے یا عورت کی عورت سے شادی کرا دے یا ہم جنسوں کے حقوق کے لئے لڑے تو ایسا ثواب کرنے والا ثواب کر کے بھی جہنم میں جائے گا۔ کیوں کہ ایسی انسانوں کی ذاتی آزادی انسانی سماج کو برباد کر دے گی۔

● اسی طرح سبھی مذہب میں ایسے بہت سے لوگ ہوتے ہیں۔ جنھیں اپنے مذہب کی تعلیم میں کوئی دلچسپی نہیں ہوتی ہے بلکہ زمانے سے جو رواج چلا آیا ہے اسی کے مطابق زندگی گزارتے ہیں اور عبادتیں کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو بھی فکر کرنا چاہیئے۔ اگر زمانے سے لوگ غلط عقیدے کے مطابق عبادت کرتے ہوں تو وہ ایسی عبادات اور نیکی کر کے بھی جہنم میں جلیں گے۔

تو نیکی وہی ہے جو خدا کے احکام کے مطابق ہو۔ ورنہ صرف نیکی کرنے سے بھی جنّت نہیں ملے گی۔ بالکل جہنم ہی ملے گی۔ ہاں سزا کچھ ہلکی ہوگی۔

● (کرشن نے کہا، خدا یہ) کہہ رہا ہے کہ اے پارتھ (ارجن)! ایمان کے بغیر کوئی دعائیں، صدقہ وخیرات، (فلاح وامن کی) تمام جدوجہد اور اس طرح جو بھی کام (اس دنیا میں) انجام دیئے جائیں، وہ سب ناحق یا باطل ہیں۔ (یہ تمام کام) نہ اس دنیا میں (امن وسکون دیتے ہیں) اور نہ تو مرنے کے بعد (اس آخرت میں سکون دینے والے ہیں۔) **(۱۷:۲۸)**

اس لئے خدا پر ایمان لانا اور اس کے احکام کو جاننا اور ماننا بہت ضروری ہے۔

☆☆☆☆☆

۱۴۔ مُکتی کیسے ملے گی؟

● **شری کرشن جی نے کہا خدا کہہ رہا ہے کہ:**
اگر کوئی انتہائی گنہگار شخص بھی کسی اور (مخلوق یا دیوتا) کی عبادت کئے بغیر مجھ پر ایمان لے آتا ہے (تو) بلاشبہ اسے نیک انسان ماننا چاہیئے کیوں کہ حقیقت میں وہ مکمل (اور صحیح) ایمان وعقیدے والا ہے۔ (۹:۳۰)

● (صحیح عقیدے وایمان ہونے کی وجہ سے وہ) بہت جلد خدا کے دین (قوانین) پر عمل کرنے والا انسان (بھی) بن جائے گا اور اسے (مرنے کے بعد جنّت کی) دائمی سلامتی حاصل ہوگی۔ (اسی لئے) اے کنتی کے بیٹے (ارجن)! خوب اچھی طرح جان لو کہ میری بندگی کرنے والے عابد کبھی بھی بے سکونی، بربادی، بدامنی اور تناؤ کا شکار نہیں ہوتے۔ (۹:۳۱)

● اے پارتھ (ارجن)! میری پناہ لینے والے یعنی میری عبادت کرنے والے جو بھی (انسان) ہوں (چاہے وہ) (۱) گنہگار کی نسل سے ہوں (۲) عورتیں ہوں (۳) کسان یا تاجر ہوں یا خدمت گار مزدور ہوں بے شک یہ سبھی (جنّت کی) سب سے اعلیٰ منزلِ حیات کو پائیں گے۔ (۹:۳۲)

● پھر (۱) خدا کا علم رکھنے والے برہمنوں (۲) نیک لوگوں (۳) عابدوں اور (۴) وہ رسول جو بادشاہ ہوئے (ان لوگوں کا) کیا کہنا؟ (اسی لئے) اس ہمیشہ نہ رہنے والی سکون نہ دینے والی دنیا کو حاصل کرکے (کیا ہوگا؟) (دائمی سکون والی جنّت کو پانے کے لئے) میری عبادت میں لگ جاؤ۔ (۹:۳۳)

● (۱) مجھے اپنے من میں رکھ کر میرے غلام بن جاؤ (۲) میری خوشنودی کے لئے اعمال صالحہ کرو (۳) مجھ کو ہی سجدہ کرو بے شک اس طرح (۴) اپنے آپ کو عبادت میں لگا کر (۵) میرا سہارا لے کر (تم مجھے) پالو گے۔ (۹:۳۴)

● جو لوگ (مجھے)
۱۔ لافانی خدا (اوم)،
۲۔ بے مثال،
۳۔ نہ دکھائی دینے والا،
۴۔ ہر جگہ حاصل ہونے والا،

۵۔ تصور سے بالاتر مان کر مکمل طور پر عبادت کرتے ہیں اور
۶۔ قلب کو (ایک خدا میں) یکسو رکھ کر،
۷۔ تمام چیزوں سے خواہشات کو یقینی طور پر قابو میں کرکے،
۸۔ پہاڑ کی طرح (ایک خدا پر اپنے آپ کو) جما کر،
۹۔ کسی اور (مخلوق یا دیوتا) کی طرف من کو نہ بھٹکا کر
۱۰۔ تمام مخلوقات کی بھلائی اور ان کی فلاح کیلئے مستقل طور مشغول رہتے ہیں، ایسے لوگ بلا شبہ، مجھے پالیتے ہیں۔ (۴۔۳:۱۲)

● (جو لوگ) تینوں ویدوں میں (بتائے گئے) ۱۔ جنّت (میں ملنے) والے (جام کوثر) کو پینے کے لیے (اور) ۲۔ جنّت کی منزل حیات کو پانے کے لیے دعا کرتے ہیں، وہ لوگ (دنیا میں) گناہوں سے پاک ہوکر، اعمالِ صالحہ کرتے ہوئے، (صرف) میری عبادت کرتے ہیں، اور پھر نیک اعمال کے صلے کے طور پر جنّت میں فرشتوں یعنی دیوتاؤں کے عالم میں بادشاہوں کی طرح، دیوتاؤں (فرشتوں) کے ذریعے دی گئی عیش و آرام کی چیزوں سے، روحانی لطف اٹھاتے ہیں۔ (۹:۲۰)

● جو انسان، کسی اور (مخلوق یا دیوتا) کو خیال میں لائے بغیر، مجھ (ایک خدا) کی مکمل طور پر عبادت کرتے ہیں۔ ان صبر کے ساتھ عبادت میں لگے ہوئے لوگوں کی ضروریات کو پورا کرنے کی اور ان کے جان اور مال کی حفاظت کی ذمہ داری میں لیکر چلتا ہوں۔ (۹:۲۲)

● تمام (خداؤں) کی عبادات کو چھوڑ کر مجھ ایک (خدا) کی پناہ میں آجاؤ۔ (بہت سارے خداؤں کو چھوڑتے وقت) غم و فکر مت کرو (کیونکہ) میں تم کو پچھلے گناہوں سے آزاد کردوں گا۔ (۱۸:۶۶)

ایک خدا کی عبادت کرنا ہی مکتی کا راستہ ہے۔

☆☆☆☆☆

(بقیہ صفحہ نمبر ۲۶)
مگر وہ لوگ اس بات سے غافل رہتے ہیں۔ شری رام جی نے کبھی اپنے کو خدا نہیں کہا بلکہ وہ خود بھی ایک نہ نظر آنے والے خدا کی عبادت کرتے تھے اور اپنے ماننے والوں کو بھی اسی بات کی تعلیم دی ہے۔

۱۵۔بھگوت گیتا کے مطابق عبادت کیسے کریں؟

کرشن جی نے کہا خدا کہہ رہا ہے کہ

● عابد کو چاہیئے کہ وقت کی پابندی کے ساتھ عبادت یعنی ایک خدا میں یکسوی کے لئے ہمیشہ اپنے آپ کو پرسکون مقام پر لے جائے اور تنہائی و یکسوئی والی جگہ میں قیام کرکے اپنے آپ کو (خالق و حاکم اور) مالک نہ مان کر کسی اور مخلوق کی طرف توجہ دیئے بغیر اپنے ذہن اور شعور کو خدا کی یاد میں لگائے۔

(۶:۱۰)

● پاک زمین جو نہ بہت زیادہ اونچی ہو اور نہ بہت زیادہ نیچی ہو (اس پر) گھاس یا پتلا ملائم کپڑا یا ہرن کی کھال بچھا کر اپنے آپ کو مضبوطی سے قائم کرکے بیٹھ جائے۔ (۶:۱۱)

● اس نشت پر بیٹھ کر من کی خواہشات اور اعمال کو قابو میں کرکے ذہن میں (صرف اور صرف) ایک سب سے اعلیٰ خدا کو (رکھتے ہوئے) خدا کی خشنودی کے لئے اور نفس کو (فحش اور منکر سے) پاک کرنے کے لئے عبادت کرے۔(۶:۱۲)

● جسم سر اور گردن کو سیدھا رکھ کر ذہن کو کسی (مخلوق کی طرف) نہ بھٹکا کر ایک خدا کی یاد کو قائم رکھتے ہوئے کسی بھی سمت میں نہ دیکھتے ہوئے اپنی ناک کے اگلے حصے یعنی سجدے کی جگہ پر نظر جما کر۔

(۶:۱۳)

● نفسِ مطمئن کے ذریعے بلا خوف خدا کے مطابق زندگی گزارنے والے کی طرح من میں خدا پر ایمان کو قائم کرکے (اپنے آپ پر) قابو رکھتے ہوئے مجھے ہی سب سے اعلیٰ مان کر مجھ میں ہی اپنے شعور اور ذہن کو لگا کر بیٹھے۔ (۶:۱۴)

● اس طرح عابد ہمیشہ از خود ذہن کو قابو میں رکھ کر وقت کی پابندی کے ساتھ عبادت کرتے ہوئے (دنیا میں) حقیقی سکون (اور مرنے کے بعد) میری (جنّت کے) سب سے اعلیٰ اور پرسکون مقام کو پاتا ہے۔(۶:۱۵)

● اے ارجن! لیکن سچ تو یہ ہے کہ عبادت نہ بہت زیادہ کھانے والا کرسکتا ہے اور نہ بالکل بھوکا رہنے والا کرسکتا ہے اور نہ بہت زیادہ سونے والا کرسکتا ہے اور نہ ہی ہر وقت جاگنے والا کرسکتا ہے۔(۶:۱۶)

● خدا (کے احکامات وقوانین) کی اطاعت میں کھانا کھانے سے (زندگی میں) ہر قدم (خدائی احکامات کے مطابق) رکھنے سے (زندگی کی) تمام جدو جہد اور اعمال

کو خدا کے (احکامات وقوانین کے ساتھ) جوڑنے سے سونے اور جاگنے میں خدائی احکامات کے ساتھ جڑا ہوا ہونے سے حقیقی عبادت واقع ہوتی ہے (اور یہی عبادت) تمام بے سکونی، بے چینی، مصائب اور بربادی کا حل ہے۔(۶:۱۷)

● خدا کہہ رہا ہے کہ بے شک اس طرح جب (عابد) تمام خواہش پرستی پر مبنی کاموں اور ان کے اجر کی توقع کو چھوڑ کر خدا (کے ایمان) پر اپنی عقل کو قائم کر کے خدائی احکامات وقوانین سے جڑ کر اعمال کرنے لگتا ہے تب وہ حقیقی طور پر عبادت میں لگا ہوا (مانا جاتا) ہے۔ (۶:۱۸)

● **کرشن جی نے کہا:**

● خدا یاد دلا رہا ہے کہ جس طرح غیر ہوا دار مقام میں رکھا ہوا چراغ ٹمٹماتا نہیں ہے اسی مناسبت سے عابد جس کا قلب اور ذہن قابو میں ہے اس کا نفس وقت کی پابندی کے ساتھ ایک خدا میں یکسو ہونے کی وجہ سے خدا کی اطاعت سے (ڈگمگاتا نہیں ہے۔) (۶:۱۹)

● بے شک اس یکسوی کی حالت میں انسان خدا کا تجربہ یا اس کی خشیت کا احساس از خود (کرتا ہے) تو وہ بالکل پر سکون اور مطمئن ہو جاتا ہے اور اس حالت میں روحانی مسرت کی وجہ سے اس کے شعور کا خدا (کی یاد) سے جڑنا اس بات کا ذریعہ بن جاتا ہے کہ وہ (اپنے آپ کو) تمام (فحش اور) منکر کاموں سے دور رکھ سکے۔ (۶:۲۰)

● بے شک وہ (عابد) جو شعوری طور پر خواہشات سے دوری اختیار کر لیتا ہے اور سب سے اعلیٰ سکون کو جان لیتا ہے تو پھر وہ (یکسوی کے ذریعے) اس خدا کی یاد کو قائم کرنے سے اور سچائی سے کبھی بھی نہیں ہٹتا۔(۶:۲۱)

● (اور پھر) اس (خدا) کو حاصل کر کے (اس کے مقابلے کسی) دوسری چیز کو اور زیادہ فائدہ مند نہیں مانتا۔ وہ (خدا) جس (کی یاد) کو (یکسوی کے ذریعے) قائم کر کے (وہ عابد) بڑے سے بڑے دکھوں میں بھی گمراہ نہیں ہوتا۔ (۶:۲۲)

● (اسی لئے) اس خدا کی یاد کے ساتھ جڑ کر عبادت کرنے کو تمام دنیاوی دکھوں میں مبتلا ہونے سے نجات جانو۔(۶:۲۳)

● بے شک ہر طرح سے شعوری طور پر تمام خواہشات کو قابو میں کر کے مکمل طور پر خواہش پرستی سے پیدا ہونے والی تمام (خواہشات کو) چھوڑنے کا عہد کر لو۔ عقل اور ذہن کو (ایک خدا کی طرف سے) بھٹکائے بغیر پختہ یقین وایمان کے ساتھ عبادت کرنے میں لگ جاؤ۔

(۶:۲۴)

● عقل کو دنیاوی غیر ضروری کاموں میں نہ لگا کر کسی اور (مخلوق) کے متعلق کچھ بھی نہ سوچتے ہوئے درجہ بہ درجہ پورے یقین و ایمان کے ساتھ من میں (عبادت کے ذریعے ایک) خدا کی یاد کو قائم کرو۔ (۶:۲۵)

● بے شک جب جب بھٹکنے والا نفس (ایک خدا کی یاد کو) قائم نہ کر کے (دنیاوی اشیاء مخلوق اور دیوتاؤں کی طرف) بھٹکنے لگے تب تب اس (نفس کو) خدائی احکامات اصول و قوانین کی پیروی میں لگا کر خدا کے سپرد کر دینا چاہیئے۔ (۶:۲۶)

● کیونکہ ایک خدا کی (عبادت کرنے والا) انسان اپنی بدی کی صفت کو دبا کر فحش و منکر سے چھٹکارا پا لیتا ہے (اور پھر) ایسا عابد مطمئن نفس اور اعلیٰ ترین (جنّت کے) سکون کو حاصل کرتا ہے۔

(۶:۲۷)

● اس طرح اپنے آپ کو ہمیشہ وقت کی پابندی کے ساتھ ایک خدا میں یکسوئی والی عبادت میں لگانے والا عابد خدا کی خشیت کا احساس پا لیتا ہے اور پھر تمام فحش کاموں اور منکرات سے چھٹکارا پا کر پر سکون اور مطمئن ہو جاتا ہے اور (موت کے بعد جنّت کے) سب سے اعلیٰ سلامتی و سکون (والے مقام) کو حاصل کرتا ہے۔ (۶:۲۸)

عبادت کا عمل کیسے کریں؟

● آپ نے بھگوت گیتا کے شلوک سے عبادت کا درسی علم حاصل کیا۔ اب میں آپ کو اس کو عملی طور سے کیسے کریں اس کی معلومات دیتا ہوں۔

(۱) صبح سورج نکلنے سے ایک گھنٹہ پہلے اٹھ جائیں۔

(۲) غسل کریں۔ غسل سے پہلے غرارہ کریں۔ ناک کو نرم ہڈی تک اچھی طرح پانی سے صاف کریں۔ اور پورا جسم اچھی طرح دھوئیں۔ جسم کا کوئی حصہ ایک بال کے برابر بھی سوکھا نہ رہے۔

(۳) اگر غسل کرنے کی حاجت نہ ہو تو چہرہ دھوئیں، کہنی تک ہاتھ دھوئیں، گیلا ہاتھ کر کے بالوں کے اوپر سے پھیریں۔ پھر ٹخنوں تک پیروں کو دھولیں۔ کم از کم اتنی صفائی لازمی ہے۔ اگر اور زیادہ کرنا ہے تو کلی کریں ناک بھی صاف کر لیں اور ہر عضو کو تین بار دھولیں۔

(۴) پھر کوئی صاف کپڑا بچھا کر مغرب کی طرف منہ کر کے بیٹھیں۔ (اس مضمون میں جو کچھ کہہ رہا ہوں اس کی وجہ اس مضمون کے آخر میں بتاؤں گا۔)

(۵) اس کمرے میں کوئی تصویر نہ ہو۔ نہ کسی انسان کی یا کسی مذہبی رہنما کی نہ کسی دیوی دیوتا کی۔ نہ کوئی مجسمہ

ہو۔

(۶) عبادت شروع کرنے سے پہلے اتھر وید کے اس شلوک کو پڑھیں۔

vfXu% ikr% lou ikRoLeku oÜpkujk

foÜo'kHk%A ¼vFkon 06%47%01½

’’ اے سارے انسانوں کے محبوب خدا۔ ساری کائنات کے خالق و مالک ۔ ہر مخلوق کا بھلا کرنے والے۔صبح کی عبادت میں ہماری حفاظت فرما۔‘‘

اگر سنسکرت میں یاد نہ ہو تو اپنی مادری زبان میں اس کا مفہوم پڑھیں۔

(۷) پھر جیسا اوم کہنے کے لئے آپ کو سکھایا گیا ہے ویسے اوم کہیں۔ یعنی آہستہ آہستہ سانس باہر نکالتے ہوئے ہلکی آواز کے ساتھ اوم کہیں۔

ایک بات ذہن میں یاد رکھیں کہ اپّو پنشد کے مطابق اوم یہ خدا کا نام ہے۔ اوم کہنا یعنی ’’اے میرے خدا‘‘ کہنا ہے۔

(۸) پھر تقریباً ۲۰ منٹ تک گائتری مہامنتر کو آہستہ آہستہ آواز میں پڑھیں۔منتر کو پڑھنے سے پہلے ایک گہری سانس لیں۔ پھر پڑھتے ہوئے آہستہ آہستہ سانس باہر چھوڑیں۔ اگر پورا منتر ختم ہونے کے پہلے سانس ختم ہو جائے تو رک کر پھر اندر سانس کھینچ لیں۔ پھر سانس چھوڑتے ہوئے منتر کو پڑھیں۔

(سانس کو اندر لیتے ہوئے منتر کو نہ پڑھیں۔)

گائتری منتر اس طرح ہے۔

Å ÒÒo% Lo%

rRlforojU;

Òx" noL; /khefg

/kh;" ;" u% Áp"n;kr AA

گائتری منتر کا مفہوم اس طرح ہے۔

تعریف کے لائق وہ خدا ہے۔

جو عالمِ دنیا، عالمِ جنّت اور عالمِ دوزخ کا خالق و رب ہے۔

ہم قلب اور شعور (دل اور دماغ) کے ساتھ تیری عبادت کرتے ہیں۔

کیوں کہ تو ہی مدد کرنے والا حقیقی سہارا ہے۔

(ایسے خدا ہمیں سیدھے راستے کی) ہدایت دے۔

(۹) منتر کو پڑھتے وقت آنکھیں بند رکھیں اور پرنایام میں جیسے بیٹھتے ہے ویسے بیٹھیں۔ یعنی اچھا ہے کہ دو زانو بیٹھیں اور اگر مشکل ہو تو مانڈی ڈال کر بیٹھیں۔ پیٹھ سیدھی رکھیں۔ سر کو سیدھا رکھیں۔ اور اپنی ناک کے سرے پر ذہن کو روکے رکھیں۔ یعنی مراقبہ کرنے کی کوشش کریں۔

(۱۰) تقریباً ۲۰ منٹ اسی طرح پڑھنے کے بعد پھر اوم

کہیں اور آنکھیں کھول دیں۔ اس کے بعد اپنے لئے اپنے خاندان ملک اور ساری دنیا کے لئے دعا کریں۔ (دعا کے شلوک اس مضمون کے آخر میں لکھے ہیں۔ دعا سنسکرت میں یاد نہ ہو تو مادری زبان میں کریں۔

(۱۱) ''گائتری منتر'' اس لفظ کا مفہوم ہے کہ یہ وہ منتر ہے جسے دن میں تین بار گایا جاتا ہے۔ (گائے یعنی گایا جانے والا، تر ی یعنی تین پہر اور منتر یعنی مذہبی کتاب کی ایک آیت) یعنی تینوں پہر گایا جانے والا منتر۔ اس لئے ایسی عبادت دن میں تین بار کریں۔

(۱۲) منتر پڑھتے وقت منتر آہستہ آہستہ پڑھیں اور اس کے مطلب کو ہمیشہ یاد رکھیں۔ یعنی آپ خدا سے اس منتر کے ذریعے جو مانگ رہے ہیں وہ سمجھ کر مانگیں۔

عبادت کا جو طریقہ میں نے آپ سے بیان کیا اب اس کی وجہ بتاتا ہوں۔

- **عبادت کرنے کی وجہ:**

شری کرشن جی نے کہا، خدا کہہ رہا ہے کہ

اس طرح عابد ہمیشہ از خود ذہن کو قابو میں رکھ کر وقت کی پابندی کے ساتھ عبادت کرتے ہوئے (دنیا میں) حقیقی سکون (اور مرنے کے بعد) میری (جنّت کے) سب سے اعلیٰ اور پر سکون مقام کو پاتا ہے۔ (۶:۱۵)

یعنی ہم اپنی دنیا و آخرت کی کامیابی کے لئے عبادت کرتے ہیں۔

عبادت کے اختتام پر اس طرح خدا سے دعا مانگیں۔

(۱) vouk oftuk f'k'kh fg ¼_xon 10%105%8½

اے خدا ہم سے ہمارے گناہوں کو دور کر دے۔

(رِگ وید،۸۔۱۰۵۔۱۰)

(۲) vo'kIk fu%'kIk ;r ijk'kIkikfje tkxrk

;r LoiUr%A ¼vFkoon06%45%2½

جو گناہ ہم نے دھوکہ بازی اور نفرت کے جذبہ سے کئے، خدا ہمارے ایسے گناہ معاف فرما۔ اور جو گناہ ہم نے جاگتے اور سوتے میں کئے اے خدا ان کو بھی ہم سے دور کر دے۔ (اتھر وید،۲:۴۵:۶)

(۳) 'ku% d: itkH;% ¼;tjon- 7%89%03½

اے خدا ہماری اولاد کو بھی کامیاب کر۔

(یجُر وید،۳۔۸۹۔۷)

(۴) ;=kuUnk'kp eknk'kp en% ien vkIrA

dkeL; ;=kIrk% dkekLr= ekeer d/khAA

¼_xon- 9%113%11½

اے خدا! جہاں امن اور پیار محبت ہمیشہ رہو۔ جہاں دل کی مرادیں دل میں پیدا ہوتے ہی پوری ہوجاتی ہیں۔ ایسی لافانی (جنت) میں مجھے ٹھکانا دو۔(رِگ وید،۱۱۔۱۱۳۔۹)

(۵) l Jru xeefg ¼vFkon 01%01%4½

اے ہمارے خدا ہمیں دین کا علم دو۔

(اتھروو ید،۴۔۱۔۱)

(۶) _Ro% legnhurk irhi txek 'kp eyk

l{k= ey;AA ¼_xon- 7%89%03½

اے عظیم خدا! ہم اپنی جہالت سے صراطِ مستقیم سے بھٹک جاتے ہیں۔ہم پر مہربانی کیجیئے ۔(اور سیدھے راستے پر چلایئے۔) (رِگ وید،۳۔۲۹۔۴)

ایسے ہی بہت سارے دعا کے شلوک آپ میری کتاب ''پوتر وید اور اسلام دھرم'' کے باب نمبر ے میں پڑھ کر یاد کرلیں۔

(اس عبادت کے عمل کے بارے میں جو کچھ میں نے لکھا یہ میرا تجربہ اور عقیدہ ہے۔ یہ میں نے علم دانوں سے سکھا ہے اور سُنا ہے۔)

داعی حضرات کے لئے ایک نوٹ :۔ جو ہم وطن اسلام کو پسند کرتے ہیں اور داعی کی باتیں سن کر عمل کرتے ہیں۔ان سے اللہ تعالیٰ کے دو نام (یاھادی اور یا رحیم) کا وِرد کرنے کے لئے کہا جاتا ہے۔تا کہ اللہ تعالیٰ ان پر کرم کرے اور ہدایت دے۔مگر وہ ہم وطن جو اللہ تعالیٰ کے نام کا وِرد تو کیا اسلام کی بات بھی سُننا نہیں چاہتے ہیں۔ان کے لئے یہ کتاب لکھی گئی ہے۔اور عبادت کا ایسا طریقہ بتایا گیا ہے۔کہ کم از کم وہ سنسکرت میں ایک خدا کے نام کا وِرد کریں۔ مجھے اُمید ہے کہ اگر وہ بُت پرستی کو چھوڑ کر کسی بھی طرح ایک خدا کی عبادت کی طرف راغب ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ضرور انھیں ہدایت دیں گے۔

☆☆☆☆☆

(بقیہ صفحہ نمبر ۶۳)

اگر اس میں کچھ سچائی ہوتی تو آپ اس پر بھی ایک پران لکھ چکے ہوتے۔مگر آپ نے اس بارے میں کچھ نہ لکھا۔ چاندوگیہ اُپنشد اور برح دار نِک اُپنشد کے مصنف یہ دونوں حضرات وید ویاس جی کے شاگرد ہیں۔تو جو عقیدہ اور تعلیم استاد کے ہوتے ہیں وہی شاگرد کے بھی ہوتے ہیں۔اس لئے دونوں مصنفوں کے عقیدہ بھی پنرجنم کے خلاف اور ویدوں کے موافق ہوں گے۔اس لئے پنرجنم کے خلاف اور ویدو کی موافقت والے شلوک جو ان دونوں کے لکھے ہوئے اپنشدوں میں ہیں وہی مصنف کی اصلی تعلیم ہیں اور پنرجنم کے موافقت والے شلوک جو ان دونوں اپنشدوں میں ہیں وہ مصنف کے نہیں ہیں۔وہ غلط ہیں اور بعد میں شامل کئے گئے ہیں۔

حصّہ دوّم

پُنر جنم کی حقیقت

بھگوت گیتا کی تعلیم کے ساتھ پُنر جنم کا موضوع اس کتاب میں کیوں شامل کیا گیا ہے؟

پُنر جنم کا موضوع اس کتاب میں اس لئے شامل کیا گیا ہے کہ یہی پُنر جنم کا وہ عقیدہ ہے جس کی وجہ سے لوگ مذہبی تعلیم کو زیادہ اہمیت نہیں دیتے ہیں۔اور بے فکر ہو کر گناہ کرتے ہیں۔کیوں کہ وہ سوچتے ہیں کہ گناہ کرنے سے زیادہ سے زیادہ کیا ہوگا؟ پھر کسی پیڑ پودے یا جانور کی شکل میں جنم لینا ہوگا۔تو کوئی بات نہیں۔دوسرا جنم پھر لے لیں گے۔اور پھر کئی جنموں کے بعد جب ہمارا جنم پھر انسان کی طرح ہوگا۔اس وقت نیکی کا کام کر کے مکتی حاصل کر لیں گے۔اب اس زندگی میں تو عیش کرنے دو۔

جب کہ پُنر جنم نظریہ کی تعلیم ویدوں میں نہیں ہے۔یہ بعد میں مذہب میں شامل کیا گیا ہے۔اگر ویدوں کی صحیح تعلیم لوگوں کو معلوم ہو جائے تو وہ مرنے کے بعد کیا ہوگا اس کا بھی صحیح علم لوگوں کو ہو جائے اور وہ سنجیدگی کے ساتھ اپنی آخرت بنانے کی فکر اور کوشش کریں اور اس دنیاداری کی زندگی میں گناہ اور گمراہی سے بچتے رہیں۔اس لئے پُنر جنم کے موضوع پر روشنی ڈالنا میں نے بہت اہم سمجھا۔

۱۶۔ پُنر جنم کی حقیقت

● پُنر جنم کی حقیقت:

پنر جنم دو لفظوں سے بنا ہے۔ پنر اور جنم۔ پنر یا پنہ iu% کے معنی ہے دوبارہ یا دوسری مرتبہ۔ اس طرح پنر جنم کا مطلب ہے دوبارہ زندگی یا دوسری زندگی۔ اس پنر جنم لفظ سے ہی یہ مفہوم سمجھا جاسکتا ہے کہ یہ لفظ مذہبی کتابوں میں صرف دوسری بار زندگی ملنے کے لئے استعمال ہوا ہے نہ کی بار بار جنم لینے کے لئے۔ یعنی مرنے والے کو مرنے کے بعد پھر ایک زندگی ملے گی مگر ایسا صرف ایک بار ہوگا۔ بار بار نہیں۔ اس کے باوجود لوگ پُنر جنم کا مفہوم مرنے کے بعد پھر بار بار پیدا ہونے کا لیتے ہیں۔ اور اسے وہ آواگون بھی کہتے ہیں۔

چونکہ لوگ پنر جنم کا مفہوم آواگون کے مفہوم میں ہی لے لیتے ہیں۔ جو کہ غلط ہے۔ مگر زیادہ رائج یہی غلط مطلب ہے۔ اسی لئے اس مضمون میں ہم جب بھی پنر جنم کا لفظ استعمال کریں گے تو وہ یہی غلط مفہوم کا ہوگا یعنی آواگون کا مفہوم ہی ہوگا۔

● پُنر جنم کے مختلف نظریات اس طرح ہیں

(۱) گناہ گار مرنے کے بعد پھر اسی دنیا میں دوبارہ پیدا ہوگا۔ اس کی دوسری پیدائش اس کے گناہوں کے مطابق ہوگی۔ جتنا زیادہ گناہ ہوگا اتنی ذلت بھری نئی زندگی ملے گی۔

(۲) مرتے وقت سورج اگر جنوب میں ہو تب ایک نیک انسان بھی مرنے کے بعد جنّت کا راستہ نہیں حاصل کر پاتا ہے۔ بلکہ پھر اسے دنیا میں پیدا ہونا پڑتا ہے۔ مرتے وقت اگر سورج شمال میں ہوا تب ہی ایک نیک انسان کو جنّت کا راستہ حاصل ہوتا ہے۔

(۳) برح دار نِک اپنشد میں لکھا ہے کہ وہ جو جنگل میں رہ کر خدا کی عبادت کرتا ہے صرف وہی جنّت حاصل کر سکتا ہے۔ اس دنیا میں رہنے والے تمام انسان بار بار اسی دنیا میں زندگی اور موت کے چکر میں پھنسے رہیں گے۔

ان نظریات کے علاوہ بھی اور بہت سے نظریات ہیں۔ مگر سب کا یہاں لکھنا مشکل ہے۔

پُنرجنم کا نظریہ کیوں غلط ہے؟

ہندو مذہب کی سب سے مستند مذہبی کتابیں وید ہیں۔اور ویدوں میں بار بار جنم لینے کا ذکر بالکل نہیں ہے۔بلکہ اس کی مخالفت کی گئی ہے۔

● پُنرجنم کا نظریہ تین کتابوں میں لکھا ہے۔

(۱) مہابھارت %egkHkkjr%

(۲) چھاندوگیہ اُپنشد %NknkX; mifu'kn%

(۳) برح دار نِک اُپنشد %ojgnkj.;kd mifu'kn%

● مہاراج وکاس نند برہمچاری ہندو مذہب کے ایک مشہور عالم ہیں۔انھوں نے جب گہرائی سے اوپر بیان کی گئی تینوں کتابوں کا مطالعہ کیا تو پایا کہ ان کتابوں میں دونوں طرح کے بیان ہیں۔یعنی ویدوں کی تعلیم کی طرح پنرجنم نہیں ہونے کا بھی بیان ہے۔اور پنرجنم ہونے کا بھی بیان ہے۔اور پنرجنم کے ہونے والے بیانوں میں بہت تضاد یا ٹکراؤ ہے یا وہ بار بار بدلتے رہتے ہیں۔جب کہ سچ ہمیشہ ایک جیسا اور مستحکم رہتا ہے اور جھوٹ ہی بدلتا رہتا ہے۔اس لئے مہاراج کہتے ہیں کہ وید ہی سب سے مستند کتابیں ہیں۔اس لئے جو تعلیم ویدوں کے مطابق اور مستحکم ہے وہی سچ ہے۔یعنی پنرجنم یا آوا گون نہیں ہوتا ہے اور یہی تعلیم سچ ہے۔

● مہاراج وکاس آنند برہمچاری نے ایک کتاب لکھی ہے جس کا عنوان ہے ''پنرجنم ایک رہسیہ''۔اس کتاب میں انھوں نے،مہابھارت، چھاندوگیہ اُپنشد اور برح دار نِک اُپنشد %ojgnkj.;kd mifu'kn% میں موجود دونوں طرح کی تعلیم کا ذکر کیا ہے۔یعنی پُنرجنم کے بارے میں ویدوں کے مطابق تعلیم اور ویدوں کے مخالف تعلیم کا ذکر ہے۔

ہم نے مہاراج وکاس آنند برہمچاری جی کی کتاب پُنرجنم ایک رہسیہ کو پڑھ کر ہی اس پُنرجنم کے موضوع پر اس کتاب میں کچھ ابواب لکھے ہیں۔

پہلے ہم مہابھارت سے شروع کرتے ہیں کیوں کہ یہ سب سے مشہور کتاب ہے۔مگر اس سے پہلے یہ نظریہ کہ جب سورج جنوب کی سمت ہو تو ایک نیک انسان کو بھی جنّت کا راستہ نہیں مل پاتا ہے۔اس نظریہ کی حقیقت آپ کو بتا دیں۔

۱۷۔ سورج کے شمال میں ہونے کا کیا مفہوم ہے؟

مہابھارت کی جنگ کے وقت سورج جنوب کی سمت تھا۔ اس جنگ میں شدید طور سے زخمی ہونے کے باوجود بھیشم پیتامہ نے اپنی موت کو اس وقت تک ٹالے رکھا جب تک سورج شمال کی طرف نہ ہو گیا۔ تو اس مضمون میں ہم اس بات کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں کہ سورج کے شمال میں ہونے کا کیا مفہوم ہے۔

- ہزاروں سال سے ہندوستان کے لوگوں کو شمالی دنیا کے بارے میں پوری معلومات تھی۔ شمالی دنیا یعنی شمالی قطب اور اس کے آس پاس کے علاقے جیسے روس کا شمالی علاقہ وغیرہ۔

اورنگ آباد میں پن چکی کے قریب ایک بزرگ کا مزار ہے جسے روس والے ولی کہتے ہیں۔ یعنی روس کے علاقے سے لوگ بھی ہندوستان میں آ کر بسے ہیں۔ اس لئے وہاں کے موسموں کا ہندوستان کے لوگوں کو علم تھا۔ یعنی وہاں دن اور رات جو بڑے اور چھوٹے ہوتے ہیں اس کا لوگوں کو علم تھا۔

جب کہ جنوبی قطب اور آسٹریلیا وغیرہ کے بارے میں دنیا کو سولہویں صدی کے بعد معلومات ہوئی۔

- زمین اپنے محور پر ۲۳ ڈگری جھکی ہوئی ہے۔

اس لئے جب سورج شمالی قطب کی جانب ہوتا ہے تو شمالی قطب پر ۲۴ گھنٹے کا دن ہوتا ہے۔

ہمارے ہندوستان کے شمالی علاقوں میں بھی گرمیوں میں جب سورج شمال کی جانب ہوتا ہے تو دن بہت بڑے اور راتیں چھوٹی ہوتی ہیں۔ چونکہ ایسے وقت یعنی سال کے چھ مہینے سورج شمال کی طرف ہوتا ہے۔ اور دن بہت بڑے اور روشن ہوتے ہیں اسی لئے ویدوں میں مثال دی گئی ہے کہ جنّت کے راستے ایسے روشن ہیں جیسے سورج شمال کی طرف ہو۔

تو سورج کا شمال کی طرف ہونا یہ صرف ایک روشن ہونے کی مثال ہے۔ سورج کا شمال میں ہونے سے جنّت کے راستوں کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

- ایسے شلوک جن میں جنّت کے راستوں کا ذکر ہے مندرجہ ذیل ہیں۔

- ہم سب (مرنے کے بعد جنّت یا جہنم میں) کس راستے سے جائیں گے وہ یم دوت (موت کا فرشتہ) پہلے دکھا دیتا ہے۔ وہ راستہ کبھی برباد نہ ہوگا۔ جس راستے سے پہلے کے لوگ گئے ہر ایک اپنے اپنے اعمال کے مطابق اس راستے سے گزرے گا۔

(رگ وید منڈل۱۰۔سوکت۱۴۔منتر۲۔بحوالہ پنر جنم صفحہ ۲۶)

● جو علم رکھتے ہیں وہ دوسروں سے پہلے زندگی عطا کرنے والی سانس لے کر اس جسم سے نکل کر آسمان میں پہنچ کر اپنے تمام ساتھیوں کے ساتھ رہتے ہیں۔ جن راستوں سے دیوتاؤں (فرشتوں) نے سفر کیا تھا۔ ان سے گزرتے ہوئے جنّت پہنچ جاتے ہیں۔

(اتھروید 5.34.2 بحوالہ اگر اب بھی نہ جاگے تو صفحہ نمبر ۱۳۸)

● پاک کرنے والوں کے ذریعے پاک ہو کر ایسے جسم کے ساتھ جس میں ہڈیاں نہ ہوں گی۔ وہ درخشاں اور منور ہو کر روشنیوں کی دنیا میں پہنچتے ہیں۔ ان کے مسرور جسموں کو آگ نہیں جلاتی ہے۔ جنّت کی دنیا میں ان کے لئے بڑی لذتیں ہیں۔

(اتھروید 1.34.4، بحوالہ اگر اب بھی نہ جاگے تو صفحہ نمبر ۱۳۸)

● خدا کو جاننے یا ایمان رکھنے والے انسان مرنے کے بعد خدا (کی طرف) نور کے راستے کے ذریعے (اس طرح) جائیں گے کہ وہاں (ایسا لگے گا جیسے) چھ مہینے سورج شمال کی جانب ہو گیا ہے۔ (جس کی وجہ سے) دن ہے، اجالا ہے اور نور ہے،

(بھگوت گیتا 8:24 بحوالہ ترجمہ ڈاکٹر ساجد صدیقی۔صفحہ نمبر ۲۴)

● (خدا کہہ رہا ہے کہ) میرے ذریعے ویدوں میں بھی (مرنے کے بعد) اس دنیا سے (جانے کے لئے دو) راستے (بتائے گئے ہیں) ان دونوں راستوں میں بے شک ایک نور کا راستہ ہے اور دوسرا تاریکی کا راستہ ہے۔

(بھگوت گیتا 8:26 بحوالہ اردو ترجمہ ڈاکٹر ساجد صدیقی صفحہ نمبر ۸۴)

اوپر بیان کئے گئے شلوک سے آپ سمجھ سکتے ہیں کہ مرنے کے بعد یم دوت (فرشتہ) جنّت اور جہنم کا راستہ پہلے ہی بتا دیتا ہے اور وہ اعمال کے مطابق طئے ہیں۔ اور جنّت کے راستے روشن ہیں اور اس روشنی کی مثال یوں دی گئی ہے کہ جیسے سورج جب شمال میں ہوتا ہے تو دنیا کے شمالی حصہ جیسے روشن ہوتا ہے ایسے ہی جنّت کے راستے روشن ہیں۔ سورج کے شمال اور جنوب میں ہونے سے جنّت کے راستوں کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

● سورج کے شمال اور جنوب میں ہونے سے جنّت اور جہنم کے راستے کا کوئی تعلق نہیں۔ اسی نظریہ کو بہت سے ہندو مذہب کے علماء بھی مانتے نہیں ہیں۔ مثال کے طور پر مہاتما گاندھی جی نے اپنی کتاب ''گیتا کا گیان'' کے صفحہ نمبر ۸۱ پر بھگوت گیتا کے شلوک نمبر ۸:۲۴ کی تفصیر میں لکھا ہے کہ '' جسے گیان ہو چکا ہے وہ چاہے جب مرے مُکتی پاتا ہے''۔

آچاریہ شنکر نے ویدانت درشن میں سورج کے شمال اور جنوب میں ہونے سے اس وقت مرنے والے کا جنّت اور جہنم میں جانے کے کسی بھی تعلق سے انکار کیا ہے۔ آپ نے اپنی کتاب ویدانت درشن کے چوتھے ادھیائے (باب) دوسرے حصہ ۲۱۔۱۸ شوتروں میں جو

تشریح کی ہے وہ اس طرح ہے۔

چھاندوگیہ اپنشد کے ادھیائے ۸، منڈل ٦ اور منتر نمبر ۵ میں لکھا ہے کہ ''روح سورج کی روشنی کے ذریعے اوپر کی طرف سفر کرتی ہے''۔ مگر اگر آپ کہو کہ رات میں سورج کی کرن نہیں ہوتی ہے تو ایسا کہنا صحیح نہیں ہے۔ کیوں کہ سورج کی شعاعیں انسان کے نبض (ناڑی) کے حرارت کے ساتھ جُڑی ہوئی ہیں۔ یا انسان جب تک زندہ رہتا ہے اور اس کی نبض چلتی رہتی ہے تو وہ اس کی نبض کی حرارت سے نکلنے والی شعاعیں سورج سے مسلسل رابطے میں رہتی ہیں۔ اس لئے کسی بھی وقت موت ہو ایک نیک انسان کو سورج کی دنیا (نیک لوگوں کے عالم برزخ) میں پہنچنے میں کوئی مشکل نہیں ہوتی۔

اس لئے جب سورج جنوب میں ہو یا رات ہو تب بھی ایک نیک انسان کے لئے جنّت کے روشن راستہ حاصل کرنے میں کوئی مشکل نہیں ہوتی ہے۔ (پُنر جنم ایک رہسّیہ صفہ نمبر ۱۱)

قرآن کریم میں جنّت کے راستے کا بیان

قرآن کریم کی دو آیتیں اس طرح ہے۔

- جس دن تم ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو دیکھوں گے کہ ان کا نور ان کے آگے اور ان کے داہنے دوڑتا ہے۔ ان سے فرمایا جار ہا ہے کہ آج تمہاری سب سے زیادہ خوشی کی بات وہ جنّتیں ہے جن کے نیچے نہریں بہیں۔ تم ان میں ہمیشہ رہو یہی بڑی کامیابی ہے۔ (سورۃ الحدید آیت نمبر ۱۲)
- جس دن منافق مرد اور منافق عورتیں مسلمانوں سے کہیں گے کہ ہمیں ایک نگاہ دیکھو ہم تمہارے نور سے کچھ حصّہ لیں۔ کہا جائے گا اپنے پیچھے لوٹو وہاں ڈھونڈو۔ وہ لوٹیں گے جبھی ان کے درمیان ایک دیوار کھڑی کر دی جائے گی جس میں ایک دروازہ ہے اس کے اندر کی طرف عذاب۔ (سورۃ الحدید آیت نمبر ۱۳)

ان آیتوں کا ایسا مفہوم ہے کہ وہ جو جنّت میں جانے والے ہوں گے۔ ان کے جنّت کے راستے میں ان کے آگے روشنی ہوگی جو ان کے ایمان کی وجہ سے ہوگی۔

اور جو گنہگار ہیں ان کے راستے تاریک ہوں گے۔ وہ کچھ روشنی نیک لوگوں سے مانگیں گے۔ مگر فرشتے انھیں ایسا نہیں کرنے دیں گے۔ بلکے نیک اور گنہگار لوگوں کے درمیان دیوار بنا دیں گے۔ کے کوئی گنہگار جنّت کے راستے پر نہ آ جائے۔

تو جنّت اور جہنم کے روشن اور تاریک راستوں کا بیان قرآن میں بھی ہے۔ مگر ان راستوں کا سورج سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ کیوں کہ قیامت کے بعد سورج کا وجود نہ ہوگا اور وہ اور چاند ستارے تو بے نور ہو جائیں گے۔

☆☆☆☆☆

۱۸۔مہابھارت میں پُنر جنم کی حقیقت کا بیان

● مہابھارت کے مصنف ویدویاس جی نے خود کہیں پر بھی مہابھارت میں پنر جنم ہوتا ہے ایسا صاف طور پر نہیں لکھا ہے۔مگر مہابھارت میں بھیشم پتامہ کی کہانی پُنر جنم کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ اب ہم یہ پتہ کرتے ہیں کہ بھیشم پتا کی کہانی میں کتنی سچائی ہے۔

● **بھیشم پتامہ کی مختصر کہانی اس طرح ہے۔**

مہابھارت کی جنگ میں آپ کورو بھائیوں کے سپہ سالار تھے۔ جنگ کے شروع کے دس دنوں میں آپ بہت بہادری سے لڑے اور پانڈووں کے لاکھوں فوجیوں کو ہلاک کر دیا۔آپ کو شکست دینے کی کسی میں طاقت نہ تھی۔

● شیکھنڈی نام کا ایک زنخہ تھا۔ جو بھیشم پتامہ سے کسی بات کا بدلہ لینا چاہتا تھا۔تو وہ مہابھارت کی جنگ کے دوران ارجُن کے رتھ پر سوار ہو گیا اور عین مقابلہ کے وقت وہ ارجن کے سامنے دیوار کی طرح کھڑا ہو گیا۔ بھیشم پتامہ عورتوں اور بچوں پر وار نہیں کرتے تھے۔ اس لئے شیکھنڈی کو ارجن کے سامنے دیکھ کر انھوں نے وار کرنا روک دیا۔ارجُن نے موقع پا کر بھیشم پتامہ پر تیروں کی بارش کر دی اور ان کا جسم تیروں سے چھلنی کر دیا۔ بھیشم پیتامہ جب زخمی ہو کر رتھ سے گرے تو ان کے جسم میں ارجُن نے اتنے تیر پیوست کر دیئے تھے کہ جب وہ زمین پر گرے تو جیسے کوئی چار پائی پر لیٹتا ہے ایسے وہ جسم میں دھنسے تیروں کی وجہ سے زمین سے اوپر ہی رہے (ان کے جسم نے زمین کو نہ چھوا۔ بلکہ جیسے کوئی چار پائی پر لیٹتا ہے ویسے وہ تیروں پر لیٹے رہے۔)

مہابھارت جنگ کے وقت سورج جنوب کی طرف تھا۔ پُنر جنم والوں کا نظریہ یہ ہے کہ ایسے وقت میں اگر نیک آدمی بھی انتقال کر جائے تو اسے جنّت کا راستہ نہیں ملتا ہے۔ اسی لئے بھیشم پتامہ نے اپنے والد شانتنو سے اپنی موت کو آگے بڑھانے کی اجازت مانگی اور اجازت ملنے کے بعد سورج کے شمال کی طرف آنے تک اسی تیروں سے زخمی حالت میں انتظار کرتے رہے اور پھر انتقال کیا۔

● مہاراج وکاس آنند برہمچاری جی کی تحقیق کے

مطابق مہا بھارت میں بھیشم پتا مہ کی موت کے واقعے میں تحریف کی گئی ہے کیونکہ بھیشم پتا مہ اسی دن انتقال کر گئے تھے جب وہ تیروں سے زخمی ہو کر رتھ سے گرے تھے۔

اور مہاراج کی تحقیق کے مطابق سورج جب جنوب میں ہو گا تو جنّت کا راستہ نہیں ملتا ہے یہ نظریہ بھی غلط ہے۔

مہاراج وکاس آنند نے ان دونوں کے غلط ہونے کی جو وجوہات ویدوں اور خود مہا بھارت کتاب سے بتائی ہے وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

● بھیشم پتامہ کے واقعہ میں کیا تحریف ہوئی ہے؟

● مہاراج وکاس آنند برہمچاری کے مطابق بھیشم پتامہ کے والد ساتنوں کو موت کو آگے بڑھانے کا حق حاصل نہیں تھا کیوں کہ شانتنوں کے دو بیٹے پہلے فوت ہو چکے تھے۔ اگر شانتنوں کو موت کو آگے بڑھانے کا حق حاصل ہوتا تو وہ دونوں بیٹے فوت نہ ہوتے۔

● مہا بھارت کو نظم کی شکل میں وید ویاس جی نے لکھا تھا جو کہ انتہائی ذہین اور عالم انسان تھے۔ انھوں نے سترہ (۱۷) پُران بھی لکھا ہے جس میں بھویشیہ پُران بھی ایک ہے۔ بھویشیہ پُران میں انھوں نے نبی کریم ﷺ کی پیشین گوئی بھی کی ہے۔ اور آپؐ کو سچا پیغمبر لکھا ہے۔

وید ویاس جی نے مہا بھارت کے صرف ۲۴۰۰۰ شلوک لکھے تھے۔ مگر بعد میں لوگوں نے بڑھا کر ایک لاکھ سے زیادہ کر دیا۔

● مہابھارت کے اٹھارہ (۱۸) پروؤں (iOk) میں سے ایک پرو کا نام بھیشم پرو (Hkh'e io) ہے۔ اس پرو کے چار اُپ پرو (mi io) ہیں۔ جن کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) ¼tEc[k.M fofuek.k io½

(۲) ¼Hkfe io½

(۳) ¼Jhen Hkxon xhrk io½

(۴) ¼Hkh'e o/k io½

● زخمی ہوتے ہی اسی وقت اگر بھیشم پتامہ انتقال نہ کر جاتے تو اس بھیشم پرو کے چوتھے اُپ پرو کا نام ¼”kj”k¸;k io½ شرشیہ پرو (تیروں کا بستر پرو) ہونا چاہئے تھا۔ مگر ایسا نہیں ہے۔ بلکہ چوتھے اُپ پرو کا نام

بھیشم ودھ یعنی بھیشم کا قتل ہے۔ تیروں کے بستر پر انتظار کرنے کا واقعہ ایک بہت انوکھا واقعہ ہے۔ اگر یہ واقعی ہوتا تو مُصنف وید ویاس بھی اسے کبھی نظر انداز نہ کرتے۔ مگر ایسا ہوا ہی نہیں۔ اس لئے مصنف نے بھی اس پر کچھ نہ لکھا۔

● مہا بھارت کے شروع کے دو ابواب کا نام پروسنگرہ ¼io lxg½ ہے۔ ان میں مہا بھارت کتاب کے مضامین کی صرف فہرست ہے۔ جس میں تفصیل سے سارے واقعات کا ذکر ہے۔

● مہا بھارت کے شروع میں ابواب کی فہرست والے دوسرے باب کے شلوک نمبر ۲۵۳۔۲۵۲ کے مطابق بھیشم پرو میں کل ۱۱۷ ابواب ½;k;/v¼ اور ۵۸۸۴ شلوک ہونے چاہیئے تھے۔ مگر ان ابواب میں ملاوٹ اور تحریف ہوئی ہے اس لئے ابواب ½;k;/v¼ کی تعداد اب ۱۲۲، ہے اور شلوک کی تعداد ۶۱۰۰، ہے۔ (پُنر جنم ایک رہسّیہ۔ صفحہ ۶)

(نوٹ: یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ وید ویاس جی کے بعد میں بہت سی باتیں مہا بھارت میں لکھی گئی ہیں۔)

● بھیشم پرو کے باب نمبر ۱۳، اور ۱۴، میں سنجئے دھرت راشٹر کو بھیشم پتامہ کے قتل کے بارے میں جانکاری دے رہے ہیں۔ تو ہونا تو یہ چاہیئے تھا کہ ان دونوں باب میں صرف بھیشم پتامہ کے تیروں کے بستر پر ہونے کا ذکر ہوتا۔ مگر باب ۱۳ میں ۴ بار اور باب ۱۴ میں ۱۳ بار بھیشم پتامہ کی موت کا ذکر ہے۔

مثال کے طور پر باب ۱۳ میں اس طرح ذکر ہے۔

fugr Hkh'e Hkjrkuk firkeg 11 ¼13@2½
grk Hkh'e% “kkUruok Hkjrkuk firkeg% 11 ¼13@3½
l”kr fugrk jktu l[; Hkh'e% f”k[kf.Muk 11 ¼13@5½
u grk tke nXU;u l gukgn; f”k[kf.Muk 11 ¼13@2½

● اسی طرف مہا بھارت کے شروع کے فہرست والے پہلے باب میں دھرت راشٹر کے کردار کو نظر میں رکھتے ہوئے مہا بھارت کے واقعات کا تذکرہ ہے۔ اس کے ۱۸۳، اور ۱۸۴، شلوک میں بھی بھیشم پیتا مہا کی موت کا ذکر ہے نہ کہ تیروں کے بستر پر لیٹنے کا۔ وہ شلوک اس طرح ہیں۔

Lo; eR; fofgr ?kkfedeA ¼egk% vkfn io&1@183½
;FkkJko Hkh'eeR;kUr”kj gr ikFk ukg o'c i/k”;eA ¼vkfn&1@84½

● مہاراج وکاس آنند ہرہمچاری جی کہتے ہیں کہ مہا بھارت میں صرف تین جگہوں پر بھیشم کے تیروں کے بستر پر لیٹنے کا ذکر ہے وہ ہے۔

(۱) بھیشم پرو (شلوک نمبر۱۴۔۱۳)

(۲) فہرست کے ابواب میں شلوک نمبر۱۸۵

(۳) ادی پرو(vkfn io) کے شلوک نمبر۲۵۱

مہاراج جی اپنی کتاب ''پنرجنم ایک رہسیہ'' کے صفحہ نمبر (۸) پر کہتے ہیں کہ یہ سب تحریف شدہ ہے یعنی ملاوٹ ہے یا بعد میں جوڑا گیا ہے۔

اس کی وجہ مندرجہ ذیل ہے۔

● مہابھارت کے مصنف ویدویاس جی نے اس جنگ میں بھیشم پتامہ کے ساتھ ہلاک ہونے والے تمام لوگوں کے جنّت میں جانے کا ذکر کیا ہے۔ یہ ذکر انھوں نے (Loxk jkg.k io] v/;k; 5&e= u 27&29) سورگ روحن پرو ادھیائے ۵ شلوک نمبر ۲۹۔۲۷ اور ادھیائے ۴ اور شلوک ۱۷، ۱۸، ۱۹ اور ۲۱ میں کیا ہے۔ مہابھارت کی جنگ جب ہو رہی تھی تب سورج جنوب میں تھا۔ اس کے باوجود جب سارے ہلاک ہونے والوں کو جیسے درون آچاریہ، کرن، ابھیمنیو وغیرہ ان سب کو جنّت ملی تو مہاراج کہتے ہیں کہ پھر بھیشم پیتامہا کو چھ مہینے تیروں کے بستر پر تکلیف اٹھانے کی کیا ضرورت تھی۔ اور چونکہ ویدویاس جی نے پورے مہابھارت میں کہیں پنرجنم کا ذکر نہیں کیا ہے اس لئے بھیشم پتامہ کا پنرجنم والا واقعہ یہ مہابھارت میں بعد میں ملایا گیا ہے۔ یہ مہابھارت کتاب میں تحریف ہے۔ اور غلط ہے۔

● اور چونکہ یہ بھیشم پتامہ کا اپنی موت کو پنرجنم کے ڈر سے آگے بڑھانے کا واقعہ غلط ہے۔ اور پورے مہابھارت میں ویدویاس جی نے کسی کا بھی دوسری بار جنم لینے کا ذکر نہیں کیا ہے۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ پنرجنم کا نظریہ ویدویاس جی کا نہیں ہے اور نہ ہی انھوں نے اس کا ذکر اپنی کتاب مہابھارت میں کیا ہے۔

☆☆☆☆☆

۱۹۔ چاندوگیہ اُپنشد میں پنر جنم کی حقیقت کا بیان

● وید ویاس جی کے ایک شاگرد کا نام ویشم پاین (o"kEik;u) تھا۔ اور ویشم پاین کے شاگرد کا نام تانڈ (rk.M) تھا۔ تانڈ نے سام وید کی ایک شاخ ("kk[kk") یا حصہ پر تحقیق کیا پھر اس کی تشریح کیا جسے تانڈ شاخ (rk.M "kk[kk) کہا جاتا تھا۔

● اس تانڈ شاخ کے ایک حصہ ckEg.k کا نام چھاندوگیہ برہمن NkUnkX; ckEg.k ہے۔ اس چھاندوگیہ برہمن میں دس ابواب ہیں ۔ جس میں کے آٹھ ابواب کو ایک کتاب کی شکل دی گئی جسے چاندوگیہ اُپنشد کہتے ہیں۔

● چاندوگیہ اُپنشد میں ۸ ادھیائے، ۱۵۴ کھنڈ اور ۶۲۸ منتر ہیں۔ اس اپنشد میں دو جگہ پرلوک (عالم برزخ) کے راستوں اور پنر جنم کی تفصیل ہے۔

(ا) ادھیائے ۵ کھنڈ ۱۰ کے سبھی دس منتروں میں پرلوک کے راستوں کی تفصیل ہے۔

(۲) ادھیائے آٹھ کے کھنڈ ۶ کے پانچویں منتر میں بھی پرلوک کے راستوں کی تفصیل ہے۔

● چاندوگیہ اُپنشد کے ادھیائے ۵، اور کھنڈ ۱۰، کے آٹھ شلوکوں کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

(ا) eU= u-1 ^^r| bRFk fon; pegj.; Jn/kk ri b0;ikIr gfp'kefe IHkoUrpfpikgj,r vki;ek.k&i{kek i;ek.k i{kk /kkU"k M nM Mfr ekIkLrkuAA**

جو (iUpkfXu) پنچا گنی کے علم کو حاصل کر کے جنگل میں رہتے ہوئے عقیدت سے عبادت اور ریاضت کرتے ہیں وہ مرنے کے بعد تیز روشنی کی کرنوں پر سواری کرتے ہیں۔ کرنوں سے دن، دن سے شُکل پکش پھر شُکل پکش سے اُترا ین mRrjk;.k کے چھ مہینے کو پالیتے ہیں۔ (ادھیائے ۵، کھنڈ ۱۰، شلوک نمبر ایک)

(پنچا گنی آگ کے ذریعے عبادت کرنے کا طریقہ ہے۔)

(۲) eU= u- 2 ^^ekIH; IoRIj IoRIjk nkfnR; ekfnR;kPpUneI pUneIk fo|r rRi:'kk gekuo% I bukUcã xe;R;"k no;ku% iUFkk bfrAA**

اُترا ین کے چھ مہینوں کے بعد سن وتسر IoRIj کو پالیتے ہیں۔ سن وتسر سے آدیتیہ، پھر آدیتیہ vfnR; سے چندرما۔ پھر چندرما سے وِدھیوت fo|r کو پاتے ہیں۔ وہاں پر ایک بزرگ ہستی ہے جو اس روح کو ijcã سے ملا دیتی ہے۔ وہیں پر جنّت کا راستہ یعنی no;ku ہے۔ (شلوک نمبر ۲)

(خلاصہ: جنّت کا راستہ انھیں کو ملے گا جو جنگل میں

پنچاگنی علم کے ذریعے عبادت کرتے ہیں۔)

eU= u- 3 ^^vFk ; be Hkke b'Vkir **(۳)**
nUrfe0;ikIr r /keefHkI HkofUr /keknf= jk=j ij
i{ke iji{kk|kU'k mnf{k.kfr ekIkLrkUur IoRIj
efHk ik;ofUrAA**

اور جولوگ شہروں اور گاؤں میں رہتے ہیں اور جو خدا کی عبادت کے ذریعے یا خدمت خلق کے ذریعے یاصدقہ خیرات کے ذریعے عبادت کرتے ہیں۔ وہ مرنے کے بعد دھویں پر سواری کرتے ہیں۔ دھویں سے رات میں۔ رات سے قمری مہینوں کی چودہ تاریک راتوں کو حاصل کرتے ہیں۔ جسے کرشن پکش.ki{k'– کہتے ہیں ان لوگوں کو سنوتسر نہیں ملتا۔(شلوک نمبر۳)

eU= u- 4 ^^ekIH;% firykd firykdknkdk"k **(۴)**
ekdk"kkPpUneIe'k Ikek jktk rnnokuk eUu r nok
Hk{;fUrAA

کرشن پکش سے وہ دکشینا ین.k;kk.k{fn

کو حاصل کرتے ہیں۔(دکشینا ین یعنی جب سورج جنوب میں ہوتا ہے) پھر وہ پترلوک کو حاصل کرتے ہیں پھر پترلوک سے آسمان، آسمان سے چاند کو پالیتے ہیں۔ یہ چاند ہی سوم راجا ہے۔ وہ سبھی کی غذا ہے سارے فرشتےk.noxاسی کو کھاتے ہیں۔

(شلوک نمبر۴)

eU= u- 5 rfLeU;k oRI ikr ef'kRok Fkr **(۵)**
eok/;ku iufucrUr ;Fkrekdk"kekdk"kk }k; ok;HkRok
?kek ?kek Hkofr ?kek HkRokHk HkofrAA

جب تک اچھے اعمال کے بدلے اچھے دن گزارنے کا وقفہ ہوتا ہے۔ وہ چندر منڈل میں رہتے ہیں۔ پھر اس کے بعد پہلے بیان کئے ہوئے راستے سے لوٹ آتے ہیں۔ پہلے وہ آسمان پر آتے ہیں پھر ہوا پر سوار ہوتے ہیں۔ پھر دھویں پر سوار ہوتے ہیں پھر دھویں سے بادل بن جاتے ہیں۔(شلوک نمبر۵)

eU= u- 6 vHk HkRok e/kk Hkofr e/kk HkRok **(۶)**
io'kfr r bg ohfg;ok vk'kf/k ouLir ;fLr ykHkk'kk bfr
tk;Ur grk o [ky nfu"iirj ;k ;k |UuHkfUr ;k jr%
fIUpfr r); ,o HkofrAA

پھر بادلوں سے بارش کی شکل میں برستے ہیں۔ اس وقت وہ سبھی روحیں اس دنیا میں چاول، جو، دوائیں پیڑ پودے اُرد کی دال، اور تل وغیرہ بن کر ظاہر ہوتے ہیں۔ پھر ان سب چیزوں کو جاندار کھاتے ہیں۔ اور جب وہ بچہ دیتے ہیں تو وہ سب روحیں انھیں جانداروں کے بچوں کی شکل میں پیدا ہوتی ہیں۔ ایسے آواگون سے نکلنا مشکل ہوتا ہے۔(شلوک نمبر۶)

eU= u- 7 ^^r| bg je.kh;pj.kk vH;k"kk g **(۷)**
;Ur je.kh;k ;kfuekki?kjUcã.k;kfu ok {kf=;;kfu ok
o";;kfu okFk ; bg dijpj.kk vH;k"kk g ;Rr di;k
;kfueki|ju J;kfu ok Idj;kfu o p.Mky;kfu okAA**

ان سبھی روحوں میں جو اچھے اعمال والے ہوتے ہیں وہ جلد ہی پھر سے اچھا جنم لیتے ہیں۔ جیسے برہمن، چتری ویش وغیرہ۔ اور جو بد اعمال والے ہوتے ہیں وہ جلد ہی اور بھی بُرے شکل میں پیدا ہوتے ہیں جیسے کُتا، سُور، چنڈال وغیرہ۔

(شلوک نمبر ۷)

(۸) eU= u- 8 ^^vFkr;k% iFkku p u rkuhekfu
{k}k.; ldnkorhfu Hkrkfu Hkofur tk;Lo
fe;LoR; rRrrh; Lfkku ruklk ykdk u li;r
rLHkkTtxllr rn'k "ykd% AA** ¼Nk%&5@10@8½

جو روحیں ان دونوں راستوں (یعنی تاریک اور روشن راستوں) کو نہیں پاتی ہیں۔ ان کو تیسرا راستہ ملتا ہے جسے ترتیہ مارگ rrh; ekxZ کہتے ہیں۔ اس راستے کو پانے والے کیڑوں مکوڑوں کی شکل میں پیدا ہوتے ہیں جن کی زندگی میں مرنا اور جینا بس یہی دو کام ہوتے ہیں۔ اس لئے دنیا داری سے نفرت کرنا چاہیئے۔ اور جنگل کی زندگی اپنانا چاہیئے۔ (شلوک نمبر ۸)

● اوپر بیان کئے گئے شلوک کے ترجمے کو اگر ہم پھر سے پڑھیں تو تین باتیں سمجھ میں آتی ہیں۔

(۱) انسان پنچاگنی کا جاننے والا ہونا چاہیئے۔

(۲) انسان پنچاگنی کو جان کر جنگل میں رہنے والا ہو۔

(۳) انسان پنچ اگنی کو جان کر جنگل میں رہتے ہوئے عقیدت کے ساتھ، ریاضت اور عبادت کرنے والا ہو۔ ایسا ہی انسان مرنے کے بعد دیویان یعنی جنّت کے راستے کو حاصل کر پائے گا۔

● مہاراج وکاس آنند برہمچاری جی کہتے ہیں کہ جنّت کا راستہ حاصل کرنے کی جو تین شرائط ہیں وہ کیا بھیشم پتامہا میں تھیں؟

اس لئے یا تو بھیشم پتامہ کو بھی جنّت کا راستہ نہیں ملا اور اگر بھیشم پتامہ کو جنّت کا راستہ مل گیا تو یہ تین شرطیں غلط ہیں۔

● مہاراج جی کہتے ہیں جو لوگ سماج میں رہ کر خدا کی عبادت کرتے ہیں۔ اور خدمت خلق کا کام کرتے ہیں اور صدقہ خیرات کا کام کرتے ہیں۔ انھوں نے کیا غلط کام کیا جو انھیں جنّت کا راستہ نہ ملے۔ کیا سماج میں رہ کر نیک کام کرنا گناہ ہے؟

اگر اس کائنات کے خالق و مالک نے نجات کا راستہ صرف جنگل میں رہ کر عبادت کرنے کے ذریعے رکھا ہوتا تو آج انسان پیدا نہ ہوتے اور نہ ہم اور آپ ہوتے۔

● جنگل میں رہنا ویدوں کی تعلیم نہیں ہے۔ اس لئے پرانے زمانے کے علماء بھی گاؤں اور شہروں میں رہتے

تھے۔اوران کی زندگی میں بھی بیوی اور بچوں کا ذکر ملتا ہے۔ (مثال کے طور پر رِگ وید کے دوسرے منڈل کے سبھی منتر میں اسی کا ذکر ہے۔)

● اسی طرح رِگ وید کے چھٹے منڈل کے ۶، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۴، ۱۷، ۲۴ تک سبھی سُکتوں کے آخر میں لکھا ہے کہ ''ہم لوگ اپنے بیٹوں کے ساتھ سو سال تک سکھ کی زندگی گزاریں۔'' یعنی بیوی بچوں کے ساتھ خوشحال زندگی گزارنا یہ خدا کی ایک نعمت ہے جس کے لئے دعا کی جاتی ہے۔

تو وید ہی سچے ہیں۔ اور جو کچھ ویدوں کی تعلیم کے خلاف لکھا ہے وہ سچ نہیں ہوسکتا۔ اس لئے جنگل میں رہ کر عبادت کرنے پر ہی جنّت ملے گی یہ بات سچ نہیں ہے۔

● چاندوگیہ اُپنشد (۸۔۱۰۔۵) میں ہم نے پڑھا کہ دیویان اور پِرت یان ان دو راستوں کے علاوہ بھی ایک تیسرا راستہ ہے۔ یہ بات بھی اس اُپنشد میں غلط ہے۔ کیوں کہ ویدوں اور بھاگوت گیتا میں صرف دو ہی راستوں کا ذکر ہے۔ مثال کے طور پر بھگوت گیتا۔ میں لکھا ہے۔

میرے ذریعے ویدوں میں بھی (مرنے کے بعد) اس دنیا سے (جانے کے لیے دو) راستے (بتائے گئے ہیں۔) ان دونوں راستوں میں بے شک ایک ''روشنی کا راستہ'' ہے اور دوسرا'' تاریکی کا راستہ'' ہے۔ ایک راستہ (پیدائش اور موت کی بار بار) واپسی یا گردش نہ ہونے والے (جنّت کے) مقام کی طرف جاتا ہے اور دوسرا (تاریکی کا راستہ ہے جو کہ) بار بار (پیدائش اور موت کی) واپسی یا گردش والے (جہنم کے) مقام کی طرف جاتا ہے۔ (۸:۲۶)

جب تیسرے راستے کا ذکر کسی وید میں نہیں تو اس اپنشد میں کہاں سے آ گیا۔

ویدوں کی تعلیم کی حمایت والا شلوک

● چاندوگیہ اُپنشد میں اب تک ہم نے جو پڑھا ان سب میں ویدوں کی تعلیم کے خلاف والی باتیں تھیں۔ اب ہم اسی اُپنشد میں پرلوک (عالمِ برزخ) کی کچھ اور باتیں پڑھتے ہیں جو ویدوں کی تعلیم کے مطابق ہیں۔ وہ باتیں مندرجہ ذیل ہیں۔

vUo;%& vFk l= ,or vLekr Hkkjhje mRdkefr vFk ,r% ,o jf"efHk% m)e vkØer] l% vke bfr o }mr ok eh;r] l ;kor f{kI;r] eu% rkor vkfn0;e xPNfrA ,rr o [ky ykd }kje fon'ke iinue fujk/k vfon'kkeA¼Nk-¾ 8@6@5½

● اسی چاندوگیہ اُپنشد میں ادھیائے ۸، منڈل ۶ اور منتر ۵ میں لکھا ہے کہ جب روح جسم سے نکلتی ہے تو روشنی کے ذریعے اوپر کی طرف سفر کرتی ہے۔ اگر اس انسان کی

موت خدا کو یاد کرتے ہوئے ہوئی ہوگی تو ضرور اوپر کی طرف سفر کرتی ہے وہ آدیتیہ نام کی دنیا میں اتنی ہی جلدی پہنچ جاتی ہے جتنی دیر میں دل ایک خیال سے دوسرے خیال کی طرف جاتا ہے۔ (یعنی بہت جلدی) یہ آدیتیہ لوک ہی جنّت کا دروازہ ہے۔ جس میں سے صرف عالم اور عابد ہی داخل ہوتے ہیں۔ اس میں جاہل داخل نہیں ہوسکتے ہین۔

(پُنرجنم ایک رہسّیہ، صفحہ نمبر۲۲)

● اب چاندوگیہ کی اس تعلیم پر غور کیجئے یہ تعلیم ویدوں سے ملتی جلتی ہے۔ ایک ہی اُپنشد میں دو طرح کی تعلیم کیسے ہوسکتی ہے۔ ابھی ہم نے اس اُپنشد میں پڑھا کہ پنچ اگنی کے علم اور جنگل میں رہ کر عبادت کے بغیر جنّت نہیں ملے گی۔ اور مرتے وقت سورج شمال کی طرف نہ ہوا تو جنّت کا راستہ نہیں ملے گا۔ اور زمین پر پھر جنم لینا پڑے گا۔ اور ابھی ہم پڑھ رہے ہیں کہ اگر نیک انسان ہے اور خدا کا نام لیتے ہوئے دم نکلے تو فوراً جنّت کے دروازے تک پہنچ جاتا ہے۔ کیا ایک ہی اُپنشد میں دو طرح کی تعلیم سے آپ کو تعجب نہیں ہوتا ہے۔ واقعی یہ تعجب والی بات ہے۔ اور یہ اس لئے کہ اس میں ایک صحیح اور ایک غلط ہے۔ صحیح تعلیم وہ ہے جو ویدوں سے ملتی جلتی ہے۔ یعنی انسان کی روح مرنے کے بعد اوپر کی طرف سفر کرتی ہے اور بہت جلدی عالمِ برزخ میں پہنچ جاتی ہے۔ جب کہ پُنرجنم والا اور سورج سے تعلق رکھنے والا جنّت کا راستہ ویدوں کی تعلیم نہیں ہے اس لئے وہ سب تعلیم اس اُپنشد میں بعد میں شامل کی گئی یا وہ تحریف شدہ۔ اور من گھڑت ہے۔

☆☆☆☆☆

(بقیہ صفحہ نمبر۶۰)

● بار بار پیدا ہونے کا ذکر شیطان کی طرح قدیم زمانے (کے لوگوں کے ذریعے) کیا جاتا (رہا) ہے۔ گناہگاروں کی طرح عقیدہ رکھنے والوں کو مغلوب کرو۔ مرنے والوں کی دیوی عمر کو جلاتی ہے۔ (یعنی جلدی کرو زندگی کی مہلت ختم ہوتی جارہی ہے)۔

(رگ وید ا۔۹۲۔۱۰ بحوالہ رسالہ کانتی ۸، جولائی ۱۹۶۹ء)

اوپر بیان کیا گیا ترجمہ پنڈت دُرگا شنکر ستیارتھی کا ہے جو انھوں نے رسالہ کانتی میں ۸ جولائی ۱۹۶۹ کو شائع کیا تھا۔ اس ترجمہ میں صاف طور پر کہا گیا ہے کہ وید نے پنر جنم کے نظریہ کو گناہ والا نظریہ بتایا ہے۔ اور ایسے نظریہ کو سماج سے مٹانے کی ترغیب دی ہے۔

۲۰۔ برح دار نِک اپنشد میں پُنر جنم کی حقیقت کا بیان

برح دار نِک اُپنشد:

برح دار نِک اُپنشد کو رِشی یگ ولکیہ (;kKoYD;) نے لکھا تھا۔ رِشی یگ ولکیہ رشی ویشم پاین (f'k_ o"kEik;u) کے شاگرد میں اور رِشی ویشم پاین رِشی وید ویاس جی کے شاگرد ہیں۔

- برح دار نِک اُپنشد یجُر وید کی شُکلا شاخ کے برہمن شت پے کے ۱۴، ادھیائے کو لے کر بنا ہے۔ اس اُپنشد میں ۶، ادھیائے ہیں۔ ان ادھیائیوں میں کل ۴۷ برہمن ہیں۔ اور کل ۴۳۵ منتر ہیں۔

- اس اُپنشد میں کل تین جگہوں پر پرلوک کا ذکر ہے۔

(۱) چوتھے ادھیائے کے چوتھے برہمن میں۔
(۲) پانچویں ادھیائے کے دسویں برہمن میں۔
(۳) چھٹے ادھیائے کے دوسرے برہمن میں۔

- چوتھے ادھیائے کے چوتھے برہمن میں شلوک نمبر۳، اس طرح ہے۔

^^r|Fkk r.ktyk;dk r.kkL;kUr xRok gU;kek deekdE;kRekueil gj0; oe ok;ekRen Hkkjhj fugR;kg fo|k xef;RokgU;ek deekdEikReku Hkil gjfrAA** ¼o-vk-¾4@4@03½

جیسے گھاس پر چلنے والا کیڑا گھاس کے ایک تنکے سے دوسرے تنکے پر جانے کے لئے اپنے جسم کو پہلے سیکوڑتا ہے پھر دوسرے تنکے کا سہارا لینے کے بعد پہلے تنکے کو چھوڑ دیتا ہے۔ اسی طرح روح پہلے جسم کا سہارا چھوڑ کر اپنے گناہ اور جہالت کو چھوڑ کرکے اپنے آپ کو سنوارتے ہوئے دوسرے نئے جسم کی پناہ لیتی ہے۔

^^r|Fkk i"kLdkjh i"kl k ek=kiiknk;kU;Uuorj dY;k.krj :i rur ,oeok;ekRen Hkkjhj fugO;k gfo|k xefeRok gU;kUuorj gU;kUuorj dY;k.krj :i d:r fiJ ok xkU/ko ok no ok ckã okgU;"kk o HkrrkukeAA ¼c- vk-¾ 4@4@4½

- چوتھا شلوک کہتا ہے کہ جس طرح سُنار سونے کو نئے نئے روپ دیتا ہے۔ اسی طرح روح پرانے جسم کی تمام یادداشتوں کو بھلا کر جہالت سے نجات پا کر یا دوسرے جانداروں کی نئی شکل کو اختیار کرتی ہے۔ یا نئے روپ کی تخلیق کرتی ہے۔

- مہاراج وکاس آنند جی کہتے ہیں کہ بردار نِک اُپنشد کے اوپر بیان کئے گئے دونوں شلوکوں کی تعلیم ویدوں کے مندرجہ ذیل منتروں کی تعلیم سے مختلف ہیں۔ وید کے دونوں منتر اس طرح ہیں۔

- (عالمِ برزخ) پرلوک میں روح کو نیا جسم ملے گا۔

پرلوک میں سبھی روحوں کو دیوتاؤں (فرشتوں) کی نسل میں رہنا ہوگا۔ پرلوک میں روحیں آزاد نہیں ہوں گی اوران روحوں کو اپنے اعمال کا پھل بھی چکھنا ہوگا۔ (رگ وید۲۔۱۶۔۱۰)

● روحیں کس راستے سے پرلوک (عالمِ برزخ) جائیں گی وہ یم دوت (موت کا فرشتہ) پہلے ہی بتا دیتا ہے۔ وہ راستہ کبھی برباد نہ ہوگا۔ جس راستے سے پہلے کے لوگ گئے ہیں۔ اپنے اپنے اعمال کے مطابق لوگ اسی راستے سے جائیں گے۔

(رگ وید۲۔۱۴۔۱۰)(پنرجنم کارہسیہ صفحہ نمبر۲۶)

تو دونوں شلوک سے ظاہر ہوتا ہے کہ روح اپنی مرضی سے کسی بھی روپ میں پھر جنم لینے کے لئے آزاد نہیں ہے۔ بلکہ

(۱) پُنر جنم نہیں ہوگا بلکہ مرنے والے کو پرلوک میں ایک نیا جسم ملے گا۔

(۲) اسے کس راستے سے جنّت یا جہنم میں جانا ہے۔ یہ یم دوت بتائے گا۔اور اعمال کے مطابق جنّت یا جہنم کا راستہ ملے گا۔

(۳) پرلوک میں ہی اسے اپنے اعمال کی سزا ملے گی۔

● اس اُپنشد کے چھٹے شلوک کا مفہوم ہے کہ جن لوگوں کا دل خواہشات سے بھرا ہوتا ہے وہ اگر نیک کام بھی کریں تو مرنے کے بعد وہ اپنے نیک عمل کے مطابق کچھ دن پرلوک میں آرام سے رہتے ہیں مگر وہ مختصر وقفہ ختم ہونے کے بعد پھر اسی دنیا میں بار بار جنم لینے لوٹ آتے ہیں۔اور جو مخلص ہیں جنہیں کسی چیز کی خواہش نہیں۔اور جو ہر کام صرف خدا سے بدلے کی امید سے کرتا ہے۔اس کا پنرجنم نہیں ہوتا ہے وہ تو برہم کی طرح ہوکر برہم میں ہی سما جاتا ہے۔

● اوپر بیان کئے گئے شلوک کے مطابق سبھی خواہش والے انسان جہنم میں جائیں گے۔مہاراج وکاس آنند جی کہتے ہیں کہ ایسا کون سا انسان ہے جس کے دل میں کوئی تمنا نہ ہو۔صرف تمنا اور خواہش کرنے سے اگر جہنم ملنے لگے تو اس طرح تو کوئی انسان کامیاب ہو ہی نہیں سکتا ہے۔

تو جو کچھ ہم نے اوپر برح دار نِک اُپنشد کے تین شلوک پڑھے وہ وید کی تعلیم کے خلاف تھے۔

● اب ہم برح دار نِک کا ایک شلوک پرلوک کے بارے میں پڑھتے ہیں جو ویدوں کے مطابق ہے۔

^;nk o i :'kk gLekYykdkifr l ok;ekxPNfr rLe l rr foftgfr ;Fkk jFkpØL; ,o ru l m/o vkØer l pUne lkxPNr rLe l rr foftgr ;Fkk nUnHkh [k ru

l m/o vkØer l ykd ekxPNR; Hkkdefge rfLeuolfr Hkk"orh lek%AA ¼o-vk- mi- 5@10@1 eU=½

جب انسان مرنے کے بعد پرلوک کی طرف سفر کرتا ہے تو وہ سب سے پہلے ہوا کے جہاں میں داخل ہوتا ہے۔ وہاں پر ہوا اپنی ہوا کی چادر میں سوراخ کر کے اسے راستہ دیتی ہے۔ یہ سوراخ رتھ کے پہیئے کی شکل کا ہوتا ہے۔ اس راستے سے وہ اُپر کی طرف اٹھتا ہے۔ اس کے بعد وہ سورج کے جہاں میں داخل ہوتا ہے۔ اس دنیا میں بھی ممبر نام کے ہتھیار کی شکل کے سوراخ کی طرح اس کا راستہ ہوتا ہے۔ وہاں سے وہ اوپر کی طرف اٹھتا ہے۔ اور چاند کی دنیا میں پہنچ جاتا ہے۔ وہاں سے اس کے لئے دُن دُبھے کے شکل کی طرح سوراخ کا راستہ دیا جاتا ہے۔ اس دنیا سے وہ اوپر اٹھتا ہے اور وہ اشوک (جہاں ذہنی تناؤ نہیں) اور ہم (جہاں جسمانی تکلیف نہیں) ایسی دنیا میں پہنچ جاتا ہے اور وہاں لمبے عرصے کے لئے قیام کرتا ہے۔

اس منتر میں مرنے کے بعد کا سفر کچھ کچھ ویدوں کی تعلیم کی طرح ہے۔ یعنی مرنے والے کے عالمِ برزخ میں جانے کے راستے کا سورج سے کوئی تعلق نہیں۔ نہ ہی وہ اپنی خواہشات وغیرہ کی وجہ سے یا اور کوئی وجہ سے پنر جنم کے لئے زمین پر واپس آتا ہے۔ بلکے اوپر چڑھتے ہی چلا جاتا ہے۔

- جب ایک ہی اُپنشد میں دو مختلف تعلیم ہو تو وہ تعلیم جو ویدوں سے ملتی جلتی ہے اسے ہی اپنایا جائے گا۔ چونکہ اوپر بیان کی گئی تفصیل ویدوں سے ملتی ہے۔ اس لئے اسے اپنا کر پہلے کے تمام شلوکوں کو جس میں پنر جنم کا ذکر ہے اور مُکتی ملنے کی بہت ساری دشواریاں ہیں ہم ان سب کو چھوڑ دیتے ہیں۔

- مہاراج وکاس آنند برہمچاری جی کہتے ہیں سچ ہمیشہ ایک جیسا اور قائم رہتا ہے۔ اور جھوٹ بار بار بدلتا رہتا ہے۔

ایک ہی اُپنشد میں اس طرح مرنے کے بعد کا اور پنر جنم کا دو یا تین طرح کا بیان اس بات کا ثبوت ہے کہ یہ پنر جنم کا عقیدہ بعد میں ملایا گیا ہے۔ اور یہ اصل وید کی تعلیم کے مطابق نہیں ہے۔ اور غلط ہے۔

- اس طرح یہ ثابت ہوا کہ مہابھارت، چاندوگیہ اُپنشد اور برح دارنک اُپنشد میں جو پنر جنم کا نظریہ ہے یہ ویدوں کی تعلیم نہیں ہے۔ بلکہ بعد میں تحریف کی گئی ہے یا ملایا گیا ہے۔

رگ وید کا مندرجہ ذیل شلوک صاف طور پر یہ بات کہتا ہے کہ پنر جنم کا نظریہ بالکل غلط ہے۔

(بقیہ صفحہ نمبر ۵۷ پر)

۲۱۔ کیا بھگوت گیتا میں پنر جنم کی تعلیم ہے؟

● اگر پنر جنم کا عقیدہ غلط ہے تو بھگوت گیتا کے مندرجہ ذیل شلوک کا کیا مفہوم ہے جس میں کہا گیا ہے کہ ''اے ارجن! خدا کے مقام کے اطراف میں جتنے بھی عالم ہیں وہاں بار بار (زندگی اور مرنے کا) چکر چلتا رہتا ہے۔ لیکن اے کُنتی کے بیٹے مجھ کو پانے کے بعد بار بار پیدائش نہیں ہوتی۔''

(۸:۱۶)

● ایسے شلوک کی تشریح عام طور پر اس طرح کی جاتی ہے کہ لوگ گناہ کرتے ہیں اور اپنے گناہوں کی سزا پانے کے لئے پھر اس دنیا میں جنم لیتے ہیں۔ پھر گناہ کرتے ہیں۔ پھر جنم لیتے ہیں۔ اس طرح مرنے اور پیدا ہونے کا سلسلہ اس وقت تک چلتا رہتا ہے جب تک انسان اپنے آپ کو گناہ سے ایک دم پاک نہ کرلے۔ جب وہ گناہ سے پاک ہوجاتا ہے۔ پھر وہ ایشور میں سما جاتا ہے۔

● ایشور میں سمانے کا ان کا نظریہ اس طرح ہے کہ ساری کائنات ایشور کا ہی حصہ ہے۔ ایشور ایک سمندر کی طرح ہے۔ اور جس طرح زمین پر جو کچھ بھی پانی ہے وہ سمندر سے بادل کی طرح نکل کر برسا ہوا پانی ہے۔ اور ایک دن وہ واٹر سائکل (Water Cycle) پوری کر کے پھر سمندر میں مل جائے گا۔ اسی طرح ہماری روحیں یہ ایشور سے نکلی ہوئی ہیں۔ اور انسان اپنی روح کو پاک صاف کر کے پھر ایک دن ایشور سے مل جاتا ہے یا ایشور میں سما جاتا ہے۔

● یہ دو نظریات کتنے صحیح ہیں اس کا اب ہم جائزہ لیتے ہیں۔

بھگوت گیتا کے تین شلوک اس طرح ہیں۔

● میری نہ دکھائی دینے والی مورتی، (جسم یا شکل) کے ذریعے، اس ساری دنیا کا پھیلاؤ ہے۔ تمام مخلوقات مجھ سے قائم ہیں اور مَیں ان سے قائم نہیں ہوں۔ (9:4)

● اور (میں) مخلوقات میں موجود نہیں ہوں اور مخلوقات مجھ میں موجود نہیں ہیں۔ (ثبوت کے طور پر) میری قدرت سے جُڑی ہوئی (مخلوقات) کو دیکھو (تو معلوم ہوگا کہ) میں از خود تمام مخلوقات کا (اکیلا) خالق اور تمام مخلوقات کو پالنے والا ہوں۔ (9:5)

● اے کُنتی کے بیٹے! میری تخلیقی قدرت کے حکم سے ہی جاندار اور بے جان چیزیں پیدا ہوئی ہیں۔ اسی وجہ سے

اس دنیا یا ارض کو تبدیل کرنا بھی (میری قدرت کے قبضے میں ہے۔) (9:10)

ان تینوں شلوک کی تعلیم سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ خدا نے سب کو بنایا ہے۔ خدا کی قدرت سے سب جیتے مرتے ہیں اور نہ خدا کسی میں سماتا ہے اور نہ کوئی روح خدا میں سماتی ہے۔

اس طرح یہ نظریہ کہ انسان اپنی روح کو پاک کر کے ایشور میں سما جاتے ہیں یہ نظریہ غلط ہے۔

● اب ہم بار بار مرنے اور جینے کے نظریے کی تحقیق کرتے ہیں۔ شلوک نمبر ۸:۱۶ میں لکھا ہے کہ خدا کے مقام کے نزدیک جینے مرنے کا سلسلہ مسلسل چلتا رہتا ہے۔ تو یہ خدا کا مقام کیا ہے؟

خدا کا مقام جنّت ہے۔

تو جنّت کے نزدیک کیا ہے؟

کیا یہ ہماری زمین ہے؟

نہیں۔

جنّت کے نزدیک ۸۴ لاکھ جہنم ہیں جو خدا کے مقام کے چاروں طرف ہیں۔

خدا کا مقام جنّت ہے۔ جنّت یہ وسیع اور پھیلا ہوا اونچا مقام ہے۔ رِگ وید میں جنّت کے بارے میں ایک شلوک اس طرح ہے۔

''تم وہاں اپنی صداقت کی وجہ سے اس مقام کو دیکھنا جو انتہائی وسیع المنظر ہے۔''

(رِگ وید ۱-۲۱-۶، ''اگر اب بھی نہ جاگے تو''، صفحہ نمبر ۱۳۸)

آچاریہ سائن نے اس وسیع المنظر مقام کو جنّت کہا ہے۔

● جیسے کسی مضبوط قلعہ کے چاروں طرف گہری خندق ہوتی ہے۔ اسی طرح جنّت کے چاروں طرف گہری جہنم ہے اور جنّت میں جانے والے کو جہنم کے اوپر سے پُل صراط سے گزرنا ہی ہوگا۔

جہنم کے گہرے مقام کو وید میں اس طرح کہا گیا ہے۔
جو لوگ گنہگار ہیں ان کے لئے یہ اتھاہ گہرائی والا مقام وجود میں آیا ہے۔ (رِگ وید ۴-۵، ''اگر اب بھی نہ جاگے تو'' صفحہ نمبر ۱۳۹) آچاریہ سائن نے اس گہرے مقام کو جہنم لکھا ہے۔

● بھگوت گیتا میں جہنم میں جانے کا صاف صاف بیان مندرجہ ذیل شلوک میں ہے۔

''(ایسے گمراہ لوگ) خواہش پرستی (کی وجہ سے ساری زندگی) مادّی چیزوں سے لطف اٹھانے میں لگے رہتے ہیں (اور) ناشکری و لالچ کے جال میں پھنس کر بے شمار

الجھنوں اور پریشانیوں کے نتیجے میں گمراہ ہوجاتے ہیں۔ (اور پھر آخر کار مرنے کے بعد) گندگی و آلودگی سے بھری ہوئی جہنم میں گر جاتے ہیں۔" (۱۶:۱۶)

اگر پنرجنم کا نظر صحیح ہوتا تو یہاں جہنم میں گرنے کے بدلے پھر دوسری بار پیدا ہونے کا ذکر ہوتا مگر یہاںؐ گنہگار کا صاف طور پر جہنم میں جانے کا بیان ہے۔

● گروڑ پران میں جہنم اور جہنم میں دی جانے والی سزاؤں کا تفصیل سے بیان ہے۔ان میں سے کچھ تفصیل ہم اگلے مضمون میں پڑھیں گے۔

● گروڑ پران کے مطابق جہنم کی سزا میں گناہ گار کے جسم کو بار بار سانپ نگل لیتے ہیں یا وہ پہاڑ سے گر کر ٹکڑے ٹکڑے ہوجاتا ہے۔ یایم دوت اسے ہتھیار سے کاٹ کاٹ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیتے ہیں۔تو جب ایک بار جسم سزا دینے کے لائق نہیں رہتا تو خدا پھر گناہ گار بندے کو دوسرا جسم عطا کر دیتا ہے تاکہ سزا کا سلسلہ مسلسل چلتا رہے۔

شلوک نمبر ۸:۱۶ کا یہی مفہوم ہے کہ خدا کے مقام یعنی جنّت کے اطراف میں جو جہنم ہے وہاں زندگی اور موت کا سلسلہ چلتا رہتا ہے۔اور جو خدا کے مقام (یعنی جنّت) کو پا لیتا ہے پھر اسے موت نہیں آتی یعنی اس کا جسم لافانی ہوجاتا ہے۔

تو بھگوت گیتا میں جہاں اس طرح بار بار گردش یا بار بار پیدائش والے الفاظ استعمال ہوئے ہیں وہ جہنم میں بار بار پیدائش کے لئے استعمال ہوئے ہیں اس دنیا اور اس زمین کے لئے نہیں۔

تو بھگوت گیتا میں بھی پنرجنم کا نظریہ نہیں ہے کیوں کہ یہ سرے سے غلط نظریہ ہے۔اور اس کے غلط ہونے کی مہر مندرجہ ذیل شلوک ہیں۔

● پھر اس (آخرت کے) مقام کو تلاش کرنا چاہیئے جہاں جا کر (کوئی بھی) دوبارہ (اس دنیا میں) واپس نہیں آتا اور (جہاں جا کر) بلاشبہ اسے (اس) سب سے اول ذات (خدا) کی پناہ مل جاتی ہے۔(یہ آخرت وہ مقام ہے) جس کی وجہ سے (اس) قدیم (دنیا کی) شروعات اور پھیلاؤ ہے۔

(۱۵:۴)

● پنرجنم کے بارے میں ساری تحقیق اور تحریف کو پڑھنے کے بعد جو بات ذہن میں آتی ہے وہ اس طرح ہے کہ وید ویاس جی ہندو مذہب کے سب سے بڑے عالم تھے۔ انھوں نے مہابھارت اور ۱۷ پُران لکھے۔ بھگوت گیتا کو بھی آپ نے ہی کتابی شکل دی ہے۔ پنرجنم ایک انتہائی اہم موضوع ہے۔(بقیہ صفحہ نمبر۴۲ پر)

۲۲۔ گروڈپُران میں جہنم کا بیان

(۱) جو انسان نیکی کو چھوڑ کر گناہ کے اعمال میں ہمیشہ لگا رہتا ہے وہ ایک جہنم سے دوسرے جہنم میں جاتا ہے۔ تین دروازوں سے نیک لوگ یم پور (عالمِ برزخ) کو جاتے ہیں۔ اور گنہگار جنوبی دروازے سے (عالمِ برزخ) یم پور کو جاتے ہیں۔ اسی انتہائی تکلیف دینے والے راستے پر ویترنی ندی ہے۔ اس میں جو گنہگار جاتے ہیں وہ ہمیشہ اسی میں رہتے ہیں۔

(۲) اس جہنم کی دنیا میں خدا کے فرشتے اس کے حکم سے اپنے کارندوں (nrk) کے ذریعے وہاں لائے گئے مردہ لوگوں کو ان کے گناہوں کے مطابق گناہوں کی سزا دیتے ہیں۔

(۳) (rkfeL= ujd) تامِتر جہنم میں کھانا پانی نہیں دیا جاتا ہے۔ ڈنڈوں سے پیٹا جاتا ہے۔ ڈرایا جاتا ہے اور کئی طریقوں سے اِیذائیں دی جاتی ہیں۔ ان سب تکلیفوں سے وہ اچانک بے ہوش ہو جاتا ہے۔

(۴) (vU/krfeL ujd) اندھت مِسر جہنم میں مرنے والا گنہگار وہاں کی سزاؤں کی تکلیف سے جڑ سے کٹے ہوئے درخت کی طرح گر جاتا ہے اور اپنے ہوش کھو بیٹھتا ہے۔

(۵) (jk[k ujd) روکھ جہنم میں سانپ سے بھی زیادہ خوفناک ایک جانور ہے جس کا نام دودو ہے۔ اس جہنم میں دودو اس کا کچّا گوشت نوچ نوچ کر کھائیں گے۔

(۶) (;enr dEHkhikd ujd) یم دوت کُم بھی پاک جہنم میں گنہگار کو کھولتے ہوئے تیل میں تلا جاتا ہے۔

(۷) (dkyl= ujd) کال سوتر جہنم کا دائرہ ایک لاکھ میل ہے۔ اس کی زمین تانبے کی ہے۔ یہ ایک گرمی سے تپتا میدان ہے۔ جس کے اوپر سورج اور نیچے آگ جلتی رہتی ہے۔ وہاں جو گنہگار جاتا ہے وہ بھوک پیاس سے بے چین ہو جاتا ہے۔ اور اس کا جسم اندر اور باہر سے جلنے لگتا ہے۔ وہ اس قدر بے چین ہو جاتا ہے کہ کبھی بیٹھتا ہے۔ کبھی کھڑا ہوتا ہے۔ کبھی تڑپنے لگتا ہے۔ کبھی ادھر اُدھر بھاگنے لگتا ہے۔ اس طرح کسی جانور کے جسم پر جتنے بال ہوتے ہیں اتنے ہزار سال اس کی ایسی بُری حالت رہتی ہے۔

(۸) (vfli=ou ujd) آسی پترون جہنم: اس جہنم میں گنہگار جب سزا سے بچنے کے لئے بھاگتا ہے تو تاڑ کے پتوں کی طرح پتے جو بھالوں کی طرح نوکدار اور تلوار کی طرح دھار والے ہوتے ہیں۔ ان سے گنہگار کے جسم ٹکرا کر ٹکڑے ٹکڑے ہونے لگتے ہیں۔ تب وہ انتہائی درد سے چیختا

ہے کہ ''ہائے میں مرا''۔اس طرح چیخ کر وہ قدم قدم پر بے ہوش ہوکر گرتا ہے۔اپنے صحیح مذہب کو چھوڑ کر دوسری گمراہ کن راہ پر چلنے سے اسے یہ سزا ملتی ہے۔

(۹)(ldje[k ujd)سُو کر مُکھ جہنم میں جب طاقتور فرشتے گنہگار کے جسم کو کچلتے ہیں تب اس کی حالت کولہو میں نچوڑے جانے والے گنّے کی طرح ہوجاتی ہے۔ اس وقت وہ اس طرح چیختا ہے جس طرح اس کے ظلم ڈھانے سے مظلوم دنیا میں چیخا کرتے تھے۔تو وہ گنہگار کبھی چیختا ہے اور کبھی بے ہوش ہوجاتا ہے۔

(۱۰)(vU/kdi ujd)اندھ کُوپ جہنم میں سارے جانور، پرندے، سانپ اور رینگنے والے کیڑے جیسے جوں، کھٹمل اور بچھو وغیرہ گنہگار کو ہر طرف سے کاٹتے رہتے ہیں۔جس کی وجہ سے گنہگار گھرے اندھیرے میں ادھر اُدھر اس طرح دوڑتا پھرتا ہے جس طرح بیمار انسان بیماری کی وجہ سے تڑپتا ہے۔

(۱۱)(–fe Hkktu ujd) کرمی بھوجن نام کے جہنم میں دس لاکھ میل لمبا چوڑا ایک کیڑوں کا گھوسلا (d.M) ہے(کیڑوں کی بستی ہے)۔وہاں اسے کیڑا بنا کر رکھا جاتا ہے۔وہاں کیڑے اسے نوچتے ہیں اور وہ کیڑوں کو کھاتا ہے۔

(۱۲) (lUn"k ujd) سندیش نام کے جہنم میں تپتے ہوئے گولے سے گنہگار کو داغتے ہیں اور نوچنے کے اوزار سے گنہگار کی کھال نوچتے ہیں۔

(۱۳)(rlrlfe uked ujd)تپست سورمی نام کے جہنم میں گنہگار کو کوڑوں سے پیٹتے ہیں۔اور زانی مرد کو تپتے ہوئے لوہے کی عورت سے اور زانی عورت کو لوہے کے مرد سے مباشرت کراتے ہیں۔

(۱۴) (ot d.Vd "kkYeyh ujd)وجر کنٹک شالملی جہنم میں گنہگار کو سیمر کے درخت پر چڑھاتے ہیں جس کے کانٹے بھالوں کی طرح ہوتی ہیں۔پھر اسے نیچے کھینچتے ہیں۔

(۱۵) orj.kh unh ویترنی ندی:۔یہ ندی جہنم کی کھائی (یا گڑھ) کی طرح ہے۔ اس میں پاخانہ ،پیشاب، پیپ، خون، بال، ناخن، ہڈی، چربی، گوشت اور تمام گندی چیزیں بھری پڑی ہیں۔اس ندی میں گرنے پر اس ندی کے جانور اس گنہگار کو نوچنے لگتے ہیں۔مگر اس گنہگار کو موت نہیں آتی ہے۔

(۱۶) (i;kn uked len)پویود نام کے سمندر میں بھی پیپ، پاخانہ، پیشاب، بلغم اور گندگی بھری ہوئی ہے۔اس سمندر میں گرنے کے بعد گنہگار اسی گندگی کو کھاتے ہیں۔

(۱۷) (ik.kjk/k ujd) پُران رودھ جہنم میں یم دوت

(فرشتے) گنہگار کو نشانہ بنا کر تیروں سے نشانہ لگاتے ہیں۔

(۱۸) (o"kl ¼fojklu½ ujd) ویشن جہنم کے فرشتے بہت تکلیف دے کر کاٹتے ہیں اور نطفے کے سمندر میں غوتا دے کر نطفہ پلاتے ہیں۔

(۱۹) (lje;knu ujd) سرمیادن جہنم میں بھالوں کی طرح دانتوں والے سات سویم دوت (فرشتے) کتّا بن کر اس گنہگار کو نوچنے لگتے ہیں۔

(۲۰) (vohfpeku ujd) آوی چی مان جہنم میں گنہگار کو ۱۰۰۰ میل اونچے پہاڑ کی چوٹی پر لے جا کر نیچے گرایا جاتا ہے۔ اس جہنم کی پتھر کی زمین پانی کی طرح دکھائی دیتی ہے۔ مگر اس پر گنہگار جب گرتا ہے تو ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے۔ اس کی جان نہیں نکلتی۔ اور اسے اسی طرح اوپر لیجا کر بار بار گرایا جاتا ہے۔

(۲۱) (v;%iku ujd) آئے پان نام کے جہنم میں گنہگار کے سینے پر پیر رکھ کر اس کے منہ میں پگھلایا ہوا لوہا ڈالا جاتا ہے۔

(۲۲) ({kkjdne ujd) چھادکردم جہنم میں گنہگار کو سر کے بل گرایا جاتا ہے اور بہت تکلیف دی جاتی ہے۔

(۲۳) (j{kkx.k Hkktu ujd) راکشوگن بھوجن جہنم میں گنہگار کا کلہاڑی سے کاٹ کاٹ کر خون پیا جاتا ہے۔

(۲۴) ("kyikr ujd) شول پروت نام کے جہنم میں گنہگار کے جسم سے نیزوں کو پار کیا جاتا ہے۔ اور تیز نوک والے بیٹر کی طرح شکل کے خطرناک پرندے اسے نوچتے ہیں۔ تب اسے اپنے کئے ہوئے سارے گناہ یاد آجاتے ہیں۔

(۲۵) (nUn "kd ujd) دندشوک نام کے جہنم میں پانچ پانچ منہ والے سانپ گنہگار کو پورا نگل جاتے ہیں۔

(۲۶) (voV fujk/ku ujd) آوٹ نیرودھن جہنم میں یم دوت (فرشتے) گنہگار کو تنگ جگہ پر ڈال کر ذہریلا دھواں دیتے ہیں۔

(۲۷) (i;koru ujd) پاریاورتن جہنم میں تیز نوک والے پرندے گنہگار کی آنکھیں نکال لیتے ہیں۔

(۲۸) (lphe[k ujd) سوچی مُکھ جہنم میں یم راج کے دوت (فرشتے) جیسے درزی کپڑا سیتا ہے ویسے وہ گنہگار کے جسم کو سیتے ہیں۔

(بحوالہ ''اور ہم دونوں مر گئے'' صفحہ نمبر ۳۶۔۳۳)

(بقیہ صفحہ نمبر ۶۹ پر)

۲۳۔ایسے سوال جن کا پُنر جنم میں یقین رکھنے والے جواب نہیں دے سکے۔

● پنر جنم کے نظریے والے کہتے ہیں کہ جو بچہ بھی پیدا ہوتا ہے وہ اپنے گناہوں کی سزا بھگتنے کے لئے پیدا ہوتا ہے۔ جب انسان کے سارے گناہ ختم ہو جائیں گے اور کوئی سزا باقی نہ ہوگی تو اسے موکش یا مکتی مل جائے گی۔

اس انسانی سماج کو خدا نے ایک مرد اور ایک عورت سے پھیلایا ہے۔ ہمارا پنر جنم میں عقیدہ رکھنے والوں سے سوال ہے کہ جب اس جوڑے کے یہاں پہلا بچہ پیدا ہوا تو وہ کس کا پنر جنم تھا۔ (یعنی کس گناہ گار نے مرنے کے بعد دوبارہ اس بچہ کی شکل میں جنم لیا تھا؟)

● پنر جنم والوں کا نظریہ ہے کہ گناہ گار مرنے کے بعد پیڑ پودے اور جانوروں کی شکل میں پیدا ہوتے ہیں۔

یہ کل یُگ ہے یعنی اس یُگ میں 25% نیکی اور 75% بدی ہے۔ اس طرح مرنے والوں کی اکثریت گناہ گاروں کی ہے۔ تو ہونا یہ چاہئے تھا کے روز بہ روز جانوروں اور پیڑ پودوں کی تعداد میں اضافہ ہو۔ کیوں کہ مرنے والوں میں نیک لوگوں سے زیادہ تعداد گناہ گاروں کی ہے مگر اس کے اُلٹ ہو رہا ہے۔

اس زمانے میں جانور اور پیڑ پودے زمین سے کم ہوتے جا رہے ہیں اور انسانوں کی آبادی اور تعداد بڑھتی جا رہی ہے۔ ایسا کیوں؟

● پنر جنم والے کہتے ہیں کہ کئی بچوں کو بچپن میں پہلی والی زندگی کی باتیں بھی یاد رہتی ہیں۔ اسے (جاتیسمر) کہا جاتا ہے۔

اس کی وجہ ایسی ہے کہ جنّات، آسیب وغیرہ یہ ناسمجھ بچوں پر یا پانچ سال سے کم عمر بچوں پر اثر ڈالتے ہیں۔ اس وجہ سے بچہ ایسی باتیں کہتا ہے۔ جو عجیب وغریب ہوتی ہیں ۔مگر وہی بچہ چھ سال کا ہو جائے یا سمجھدار ہو جائے تو پھر اپنے پچھلے جنم کی کوئی بات نہیں کرتا۔

اگر پنر جنم کی وجہ سے بچہ کچھ باتیں پانچ سال کی عمر میں یاد رکھ سکتا ہے تو پھر اسے زندگی بھر یاد رہنا چاہئے ۔ مگر ایسا نہیں ہوتا ہے۔ وہ بچہ سب کچھ بھول کر عام انسان کی طرح ہو جاتا ہے۔ جب کہ بچپن میں جو باتیں یاد ہوتی ہیں وہ عمر بھر یاد رہتی ہیں۔ اس کی وجہ پنر جنم نظریے پر یقین رکھنے والے نہیں بتا سکتے۔

● پنرجنم کے نظریہ والوں کا ایسا ماننا ہے کہ انسان کی آخری منزل تو ایشور میں سما جانا ہے ۔جنّت اور جہنم تو سب کچھ دنوں کے لئے انعام یا سزا دینے کے لئے ہیں۔اس کے بعد پھر جنم لے کر کرم کر کے مکتی پا کر ایشور میں سمانا ہے۔اگر بچوں کو پہلی جہنم کی باتیں یاد رہتی ہیں تو کیا کسی بچے کو اپنے جہنم کی سزا بھی یاد آئی ہے۔اگر کسی کو جہنم کی سزا یاد آ جائے تو کیا وہ اس دنیا میں ایک عام انسان کی زندگی گزارے گا؟ کیا کوئی ایسا بھی واقعہ ہوا ہے کہ کسی نے اپنے جہنم کی سزا پیدا ہونے کے بعد لوگوں کو سنائی ہے؟ میں نے تو کوئی ایسا واقعہ نہیں سنا؟

● اس زمانے میں اگر عدالت کسی مجرم کو جیل کی سزا سنا دے۔اور اگر آپ کسی طرح اس مجرم کی مدد کرنا چاہو گے۔جیسے اُسے جیل سے بھگا کر آزاد کر دینا چاہو۔تو آپ کے عمل کو بھی جرم مانا جائے گا۔

ایک انسان اپاہج ہے یا غریب ہے۔اگر اس کی اس حالت کو پچھلے جنم کے جرم کی وجہ سے مانا جائے تو اس جنم میں وہ مجرم ہے۔ اور کسی بھی مجرم کو مدد کرنا قانون کے مطابق جرم ہے۔ اس لئے مذہبی طور سے تو ایسے لوگوں کی مدد کرنے سے دور رہنے کے احکام ہونے چاہئیں۔مگر ہر مذہب کی مذہبی کتابوں میں اپاہج اور غریبوں کی مدد کو ثواب کہا گیا ہے۔ایسا کیوں؟

● پنرجنم والے پیدائشی نقص کو پچھلے جنم کے گناہوں کی سزا بتاتے ہیں۔

مہاراج وکاسا نند جی کہتے ہیں کہ(اَیتر یہ اپنشد ۲۔ا۔ا۔۲)میں لکھا ہے کہ یہ سب) گن سُتر
=x.kl کی وجہ سے ہے یعنی کروموزوم،اور جینیٹیک سائنس کی وجہ سے ہے، نہ کہ پچھلے جنم کے گناہ کی وجہ سے۔

● mifu'kn ;rj, ایتر یہ اپنشد کا نظریہ پنرجنم سے بھی ایک قدم آگے ہے۔اس نظریہ کے مطابق باپ کی روح نطفے کے ذریعے ماں کے بطن میں داخل ہوتی ہے اور اس طرح نطفے کا رحم میں داخل ہونا انسان کا پہلا جنم ہے ۔جب وہ پیدا ہوتا ہے تو وہ اس کا دوسرا جنم ہے۔اور جب وہ مرتا ہے تو اس کے بعد اس کا تیسرا جنم ہوتا ہے۔

اگر اس نظریہ کو سچ مانا جائے تو جس کے یہاں لڑکی پیدا ہوئی اس میں کس کی روح ہے۔جس کے یہاں اولاد نہیں ہوتی اس کی وجہ کیا ہے؟اور سب سے اہم کہ جب باپ کی روح ہی بیٹے میں ہوتی ہے تو ہر باپ کے ایک بیٹا ہونا چاہیئے ۔مگر ایسا نہیں ہوتا۔
کسی کے یہاں ایک سے زیادہ بیٹے ہوتے ہیں اور

کسی کے یہاں ایک بھی نہیں ہوتا۔ ایسا کیوں؟

● پنرجنم والوں کا ایسا بھی کہنا ہے کہ کائنات اپنے آپ ہی چل رہی ہے اسے چلانے والا کوئی نہیں ہے اور جینے مرنے کا سلسلہ بھی اپنے آپ چلتا رہتا ہے۔

اگر یہ سچ ہے تو جس طرح یہ کائنات پرفیکٹ Perfect طریقے سے چل رہی ہے ویسے پرفیکٹ Perfect طریقے سے دنیا میں استعمال ہونے والی تمام چیزیں اپنے آپ کیوں نہیں بن جاتیں اور چلنے لگتیں ہیں۔ جیسے کاریں، گھر، ہوائی جہاز وغیرہ؟

● پنرجنم کے نظریے والے ہمارے کسی سوال کا جواب نہیں دے سکتے۔ کیوں کہ جو نظریہ بنیادی طور پر غلط ہے اسے آپ کس طرح سچ ثابت کریں گے؟

(بقیہ صفحہ نمبر ٦٦ سے)

اس مضمون کے شروع میں ہم نے پڑھا کہ جو انسان نیکی کے عمل کو چھوڑ کر گناہ کے عمل میں ہمیشہ لگا رہتا ہے وہ ایک جہنم سے دوسرے جہنم میں جاتا ہے۔ ٨٤ لاکھ جہنم ہیں۔ اس لئے وہ ٨٤ لاکھ بار سزا کی جگہ بدلتا ہے۔ اس حقیقت کو لوگوں نے ایسا سمجھا کہ مرنے کے بعد انسان ٨٤ لاکھ بار پیڑ پودے اور دوسری طرح کی مخلوق کی شکل میں پیدا ہوگا پھر انسان کی طرح پیدا ہوگا۔ پھر نیکی کر کے موکش پائے گا اور ایشور میں سما جائے گا۔ یہ ان کی غلط فہمی ہے اور بھگوت گیتا کے شلوک ٤:١٥ کے مطابق انسان مرنے کے بعد واپس نہیں آتا۔ اور شلوک نمبر ٥:٩ کے مطابق کوئی روح خدا میں نہیں سماتی۔

اس لئے یہ نظریہ کہ انسان بار بار پیدا ہوکر اسی دنیا میں سزا کاٹتا ہے اور پھر نیک عمل کرکے اس کی روح خدا میں سما جاتی ہے یہ نظریہ بھگوت گیتا کی تعلیمات کے مطابق نہیں ہے۔

۲۴۔مہابھارت اوراپنشد میں تحریف کن لوگوں نے کی

● مہاراج وکاسانند برہمچاری جی اپنی کتاب پُنر جنم ایک رہسّیہ میں صفحہ نمبر۳۰ پر لکھتے ہیں کہ ویدوں کی تعلیم کے زمانے کے بعد لوگوں کے فلسفوں میں کچھ تبدیلیاں آئیں اورلوگ کرم واد(deokn)اور گیان واد(Kkuokn)ان دونوں مکتبِ فکر میں بٹ گئے۔

کرم واد کے لوگ اعمال کو زیادہ اہمیت دیتے تھے اور گیان واد کے لوگ علم کو زیادہ اہمیت دیتے تھے۔اور دونوں ہمیشہ ایک دوسرے پر اپنی برتری ثابت کرنے کی کوشش کرتے تھے۔

● کرم واد کے لوگوں کا گروہ دیوواد(دیوتاؤں کو مانتے تھے)(; Kokn)یگیہ واد(یعنی وہ یگیہ کے ذریعے عبادت کو اہمیت دیتے تھے)۔(Hkkxokn) بھوگ واد یعنی جو سماجی زندگی اور شادی بیاہ والی زندگی کو اہمیت دیتے تھے اور وید واد(onokn)یعنی جو ویدوں کی تعلیم کو ہی اہمیت دیتے تھے۔

● گیان واد کے لوگوں کے گروہ (R;kxokn) تیاگ واد یعنی آرام کی زندگی کو چھوڑنے کو زیادہ اہمیت دیتے تھے۔اور(I U ; k I okn) سنیاس واد جو دنیا کو چھوڑ کر جنگل یا ویرانے میں رہ کر علم حاصل کرنے اور عبادت کو زیادہ اہمیت دیتے تھے۔

● بعد میں ان دونوں گروہ میں سمجھوتا کرادیا گیا اور بیچ کا راستہ نکالا گیا جیسے برہمچاریہ cEgp; ، وان پرستھ okuiLFk سنیاس I U ; k I وغیرہ کی بنیاد رکھی گئی۔اوراس بیچ کے راستے میں دونوں کی عزت واحترام کا خیال رکھا گیا۔

● پھر بھی علم کو زیادہ اہمیت دینے والے گیان واد کے لوگوں نے اپنے گروہ کے خیالات کو زیادہ مضبوط کرنے کے لئے اپنشد میں ایسی باتوں کا اضافہ کیا کرتے تھے جو سنیاس لینے اور جنگل میں رہنے کو ہی مکتی اور موکش کا راستہ بتاتے تھے۔اور ایسا نہ کرنے والے کے اعمال برباد ہوں گے اور دوبارہ پُنر جنم لے کر زندگی پھر سے شروع کرنا ہوگا یہ کہہ کر ڈرایا کرتے تھے۔اور چونکہ یہ مذہبی علم سے زیادہ جُڑے ہوئے تھے اس لئے اپنے مقصد میں کامیاب رہے۔

تو اُپنشد اور مہابھارت میں جو تحریف ہوئی ہے اور پُنر جنم لینے کے جو شلوک ملائے گئے ہیں وہ انھیں لوگوں کے کام ہیں۔ (پنر جنم ایک رہسیہ صفحہ نمبر۳۰)

۲۵۔خلاصہ

(۱) خدا کون ہے؟

شری کرشن جی کہتے ہیں کہ

● لیکن (تم) اس (خدا) کو لافانی سمجھو جس کے ذریعے اس تمام (کائنات) کا پھیلاؤ ہے۔اس لافانی (خدا کو) ختم کرنے کی طاقت کسی میں بھی نہیں ہے۔ (۲:۱۷)

(۲) ہم کیوں اس سنسار میں ہیں؟

شری کرشن جی نے کہا کہ خدا کہہ رہا ہے کہ

● بلاشبہ میرے ذریعے (تخلیق کردہ) ان (تینوں) روحانی وفطری صفات (پر مبنی) میرے امتحان کو پار کرنا بہت مشکل ہے، (لیکن) جو لوگ میری پناہ میں آجاتے ہیں یعنی میری عبادت کرنے لگتے ہیں وہ اس آزمائش یا امتحان کو بلاشبہ پار کر جاتے ہیں۔ (۷:۱۴)

یعنی ہم اس سنسار میں اپنے اعمال کے ذریعے امتحان دینے کے لئے آئے ہیں۔

(۳) کیا کبھی انسان کا خاتمہ ہوگا؟

شری کرشن جی نے کہا خدا کہہ رہا ہے کہ

● جسم رکھنے والی مخلوق (انسان) کا جسم یقیناً ختم ہونے والا ہے۔ (لیکن) اس (جسم) میں لافانی (روح) ہمیشہ ایک ہی شکل میں قائم رہنے والی اور نا قابل پیائش ہے۔ (۲:۱۸)

(یعنی جو پیدا ہوا اس کا مرنا اٹل ہے۔مگر روح فنا نہیں ہوگی۔بلکے باقی رہے گی۔اس زندگی کے بعد ایک لامحدود زندگی اور ہے جسے آخرت کہتے ہیں۔جس کے لئے ہمیں فکر کرنا چاہیئے۔)

(۴) کیا قیامت ہوگی؟

شری کرشن جی نے کہا

● اے پارتھ! وہ خدا انسان ہونے سے پرے ہے لیکن کسی اور (مخلوق یا دیوتا) کی عبادت کے بغیر اس کی عبادت کرنے سے ہی اسے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ (یہ وہ خدا ہے) جس کے ذریعے تمام (مخلوقات کا) یہ پھیلاؤ ہے اور جس کے ذریعے مخلوقات کے خاتمے یعنی قیامت کا قائم ہونا ہے۔ (۸:۲۲)

(یعنی خدا جس نے اس کائنات کی تخلیق کی ہے وہ اسے ایک دن ختم بھی کر دے گا۔اور وہ دن قیامت کا ہوگا۔)

(۵) قیامت کے بعد کیا ہوگا؟

شری کرشن جی نے کہا خدا کہہ رہا ہے کہ

● ”(خدا جو) مخلوق سے بالکل الگ ہے۔وہ نہ ہی کسی کے نیک کاموں کا اور نا ہی گناہ کے کاموں (کا حساب لینے) کا ذمہ دار ہے۔“ جہالت کی وجہ سے (انسان ایسا کہتا ہے) کیوں کہ بلاشبہ انسان کے غرور اور لالچ نے اس کے علم پر

(پردہ ڈال کراس کو) چھپا دیا ہے۔ (۵:۱۵)
(یعنی جولوگ ایسا کہتے ہیں کہ ہم کوخدا کے سامنے اپنے اعمال کا حساب نہیں دینا ہے وہ جہالت کی وجہ سے کہتے ہیں قیامت کے دن خدا ہر انسان سے اس کے اعمال کا حساب لیگا۔)

(۶) خدا فیصلہ کیسے کرے گا؟

شری کرشن جی نے کہا خدا کہہ رہا ہے کہ

● مرنے والے فطری اوصاف کے مطابق جہنم میں (مندرجہ ذیل طریقے سے رکھے جاتے ہیں) (۱) (ایمان کے بغیر) نیکی کو قائم کرنے والے (جہنم میں) اوپر کی طرف (رکھے) جاتے ہیں۔(۲) بدی کی صفت پر قائم رہنے والے درمیان میں مقام کرتے ہیں۔(۳) (اور) گمراہی کی صفت والے جاہل منافق اور سرکش لوگ بالکل نیچے کی طرف (رکھے جاتے ہیں۔) (۱۴:۱۸)

● (اس طرح) مجھے حاصل کرکے عظیم انسان (۱) ہمیشہ قائم رہنے والے تکالیف اور دکھوں سے بھرے ہوئے (جہنم کے) مقام میں بار بار پیدا نہیں ہوتے (بلکہ) مکمل طور پر میری عبادت میں لگ کر (جنّت کی) سب سے اعلیٰ منزل حیات حاصل کرتے ہیں۔ (۸:۱۵)

(یعنی ویدوں کی تعلیم کے خلاف اپنے بنائے ہوئے عقیدوں کے مطابق جو کوئی نیک کام کرے گا وہ جہنم میں اوپر یعنی ہلکی سزا والی جگہ ہوگا۔ اور جو بدی اور گمراہی میں زندگی گزارے گا وہ سب کے درمیان اور جہنم کے نیچے کی طرف ہوگا۔ صرف ایک خدا میں عقیدہ رکھنے والا اور اس کی عبادت کرنے والا جنّت میں جائے گا۔)

(۷) خدا کی خشنودی کیسے حاصل کریں؟

● (۱) مجھے اپنے من میں رکھ کر میرے غلام بن جاؤ (۲) میری خوشنودی کے لئے اعمال صالحہ کرو (۳) مجھ کو ہی سجدہ کرو بے شک اس طرح (۴) اپنے آپ کو عبادت میں لگا کر (۵) میرا سہارا لے کر (تم مجھے) پالو گے۔ (۹:۳۴)

● جولوگ (مجھے)

۱۔ لافانی خدا (اوم)،

۲۔ بے مثال،

۳۔ نہ دکھائی دینے والا،

۴۔ ہر جگہ حاصل ہونے والا،

۵۔ تصور سے بالاتر مان کر مکمل طور پر عبادت کرتے ہیں اور

۶۔ قلب کو (ایک خدا میں) یکسو رکھ کر،

۷۔ تمام چیزوں سے خواہشات کو یقینی طور پر قابو میں کرکے،

۸۔ پہاڑ کی طرح (ایک خدا پر اپنے آپ کو) جما کر،

۹۔ کسی اور (مخلوق یا دیوتا) کی طرف من کو نہ بھٹکا کر

۱۰۔ تمام مخلوقات کی بھلائی اور ان کی فلاح کیلئے مستقل طور (پر) مشغول رہتے ہیں، ایسے لوگ بلا شبہ، مجھے پالیتے ہیں۔ (۴۔۱۲:۳)